سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق

چکیدۂ قلم حقیقت رقم

زبدۃ السالکین سلطان العاشقین حضرت خواجہ حاجی سید قاسم علیشاہ صاحب

کلیمی مدظلہ العالی

مسمی بہ

ارشادات کلیمی

بار سوم سنہ ۱۳۴۷ھ

حسب فرمایش جناب مولوی حاجی محمد جان خانصاحب چشتی

رئیس دادون ضلع علیگڈھ

در مطبع مفید عام واقع [illegible] مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، تَعَالٰی شَانُہٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ ؁

اللہ اکبر این چہ بزرگی و کبریاست
کان برتر از احاطۂ وہم و خیال ماست

معبود لم یزل متعالی ز ابتدا
موجود لایزال منزہ ز انتہاست

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی

محمد آفتاب آفرینش
سہ افلاک عشق چشم بینش

زمین و آسمان در رحمت او
دو عالم روزگار دولت او

وَعَلٰی اٰلِہِ الْعِظَامِ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ اما بعد عرض خدمت ناظرین یہ کہ برادران طریقت و اہل عقیدت نے خواہش کی کہ مکتوبات چکیدۂ قلم حقیقت رقم زبدۃ العارفین قدوۃ الکاملین خواجہ سیّد قاسم علیشاہ صاحب کلیمی چشتی دہلوی ادام اللہ برکاتہ جو قبل ازین ۱۳۲۹ھ مین بسعی وافر فاضل اجل مولوی محمد معز اللہ خانصاحب چشتی رامپوری طبع ہوئے تھے مابعد کے مکتوبات کے ساتھ ملحق و مربوط کر کے ایک مجموعہ علیحدہ مرتب اور طبع کرایا جائے تو طالبان مقصد حقیقی کے لیے ترغیب و تحریص و رہبری راہ طریقت کا موجب ہوگا۔ لہذا حسب فرمان حضرت مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ العالی خادم حضور محرر سطور سید انصار علی چشتی تعلقہ دار حیدرآبادی نے اس مجموعہ کو مرتب کیا واضح ہو کہ بنظر اختصار اس مجموعہ مین وہی مکتوبات درج کیے گئے ہین جو منبع ہدایت و تعلیم ہین اور حضرت پیر و مرشد قبلہ مدظلہ العالی کے انتخاب سے ممتاز ہو چکے ہین۔ قبل از سواد ملفوظات و مکتوبات یہ مناسب نظر آیا کہ حضرت قبلہ کے حالات زندگی

بھی ایک مختصر پیرایہ مین درج کئے جائین تاکہ ناظرین کو لطف حاصل ہو۔ وہو ہذا

حضرت خواجہ کلیمی شاہ صاحب کا اصلی وطن دہلی ہے۔ رمضان ۱۲۷۳ھ مین جب انگریزی فوج نے غدر کیا اور دہلی پر چڑہائی کی آپ کے والدین دہلی چھوڑ کر قصبہ فریدآباد مین جو دہلی کے قریب ہے آپ کے خالو قاضی سید اولاد علی صاحب مرحوم کے یہان جا پہونچے اور عرصہ تک وہین قیام کیا چنانچہ فریدآباد ہی مین تباریخ ۱۱- ربیع الثانی ۱۲۷۴ھ آپ نے عالم شہود مین قدم رکھا آپ حضرت سید شمس الدین گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہین جن کو سلطان شمس الدین التمش نے ولایت سے طلب کرکے اپنی لڑکی عقد مین دی تھی اُن کے صاحبزادے کا عقد شیخ احمد نہاجی رحمۃ اللہ علیہ خلف حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضہ کی لڑکی سے ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی نانی امانی بیگم مرحومہ اپنے والد کی طرف سے حضرت خواجہ ابو الانوار عثمان ہرونی رضہ کی اولاد سے ہین اور اپنی والدہ کی طرف سے سلسلہ اُنکا حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضہ تک پہونچا ہے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ سید محفوظ علی صاحب شہید برادر خورد مولوی سید محبوب علی صاحب مرحوم اور آپ کے والد مولوی حافظ سید مبارک علی صاحب مرحوم جامع شرافت سیادت و علم و کمال تھے۔ آپ نے اپنے قبیلہ ہی مین پہلے مرتبہ عقد کیا۔ اُس مُخدَّرہ سے دو صاحبزادے عالم وجود مین آئے ایک سید محمد احمد صاحب کلیمی رحمۃ اللہ علیہ جنھون نے عالم شباب ہی مین انتقال فرمایا دوسرے مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ جنکو اپنی والدہ کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے اولاد مین سب سے قریب تر واسطہ ہے اس وقت علم ظاہر و باطن سے آراستہ ہو کر سر پر آرائے سند خلافت و ارشاد ہین اور صاحب اولاد ظاہری و باطنی ہین حضرت خواجہ مدظلہ نے دوسری مرتبہ غیر کفو مین عقد فرمایا جن کے بطن سے دو صاحبزادے ایک سید محمد اکرم صاحب کلیمی جو بفضلہ تعالیٰ بارہ سال کے ہین اور دوسرے سید محمد اسلم صاحب کلیمی جنکی عمر پانچ سال کی ہے اور دونون صاحبزادے مشغول تعلیم ہین علاوہ ان کے دو صاحبزادیان بھی ہین جن کا عقد ہو چکا ہے۔

آپ نے بر بنا ارشاد پیر باطنی ۲۹ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ترک وطن فرمایا اور قصبۂ میران جی

مین سکونت اختیار کی جو شاہجہانپور کے قریب واقع ہے جس طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت و حکمت کے اظہار کے لیے ایک درشت طبع قوم مین ظاہر اور مبعوث فرمایا اس کے مصداق پر حضرت خواجہ مدظلہ کو نزاع پسند باشندگان میران پور کٹرہ مین سکونت اختیار کرنا پڑی آپ نے ابتدا و زمانہ سکونت مین جفا و تفاخر خلق بہت برداشت کی ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے علم مین ایک جانب سے آپ کے بعض کمالات معنوی کی ترقی اسی جفا و ستم کے برداشت پر موقوف تھی اور دوسری جانب سے اس نواح کے بعض تشنہ کامان وادی طلب کو آپ کے فیضان صحبت سے سرفراز کرنا بھی مقصود تھا چنانچہ اُس نواح کے بعض حضرات اِس وقت صاحبِ خلافت و دعوت وارشاد ہین۔

لڑکپن ہی کے زمانے سے آپ مشغول تعلیم بھی تھے اور فقرا و مجاذیب کی خدمت مین حاضر بھی ہوا کرتے تھے اور جو وہ بتاتے تھے اُس پر عمل بھی فرماتے - ۱۲ یا ۱۳ برس کی عمر مین آپ اکثر بزرگونکے مزارات پر حاضر ہوتے تھے جب زیادہ شب گذر جاتی اور گھر کے سب لوگ استراحت فرماتے آپ حضرت سلطان المشائخ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے اور قبل از وقت نماز ۶ میل کا فاصلہ طے کرکے اپنے مکان پر واپس ہوتے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ نماز صبح مین شریک ہوجاتے ایک عرصہ دراز تک یہ طرز عمل رہا۔ پندرہ یا سولہ برس کی عمر مین شغول مجاہدہ سخت ہو چکے تھے نیب کے پتون مین نمک دے کے جو کی روٹی کے ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے بالآخر آپ کو اپنے بہنوئی حضرت قاضی سید شاہ محمد زبیر جیلانی رحمۃ کی خدمت مین تشفی باطنی حاصل ہوئی جو اپنے وقت کے مقتدائے طریقت تھے خانوادۂ چشتیہ مین جن کا سلسلہ حضرت مولانا فخر صاحب تک پہونچتا ہے انھین سے آپکو خلافت و اجازت وسند دعوت و ارشاد عطا ہوئی آپ کی توجہ سے بالآخر آپ کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا کہ آپ کے خلفا رکے خلفا اور اُن کے بھی خلفا اس وقت موجود ہین اور سرگرم تعلیم طریقت ہین - اہلِ ارادت و عقیدت کا تو حساب و شمار نہین۔

وضع و قطع آپ کی نہایت سادہ ہے۔ جبہ و دستار عمامہ و تسبیح ازرق و اسود سے آپ کو پرہیز ہے سادہ ملکی لباس زیب بدن فرماتے ہین آپ کا قول ہے ؎

طریقت بجز خدمت خلق نیست		بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

آپ کا ارشاد ہے کہ کسی زمانے میں لباس فقر ایۂ فخر و ناز تھا اور اب معدن رعونت و دغا و فریب ہو گیا ہے لہذا اس کا ترک اولی ہے۔ امور شریعت کے نہایت پابند ہیں اور بدعات سے آپ کو سخت پرہیز ہے اور اپنے متوسلین کو بھی یہی تاکید فرماتے ہیں۔ عجز و انکسار و کسر نفسی آپ کا شعار ہے تکلف سے بری ہیں وضعداری کو ترک نہیں فرماتے جس سے جس طرح ملاقات ہوئی عمر بھر اسی طرح ملتے ہیں اگر کوئی ملنے والا وضعداری کو ترک کرے تو ناراض ہوتے ہیں اپنے ملنے والوں میں کوئی ناراض ہو جائے تو اس سے صفائی درویشانہ کرنے میں تقدیم فرماتے ہیں۔ خطا معاف کرنے میں نہایت سخی ہیں زبان اور دل متحد ہوتے ہیں۔ جو بات دل میں ہوتی ہے وہی زبان پر لائی جاتی جو آپ کا وجود مبارک مایہ صدق و اخلاص ہے ہر کام میں صدق و اخلاص کو مقدم رکھتے ہیں صاحب فوائد سعدیہ نے لکھا ہے۔ این طائفہ را فتوح شدن وقتے درست باشد کہ از ہوائے نفس و تکلف خوردن و پوشیدن بکلی بیرون آمدہ بمقام اخلاص کہ از نازک ترین مقامہا است ترقی کردہ باشد مدح و ذم یکسان باشد بلکہ در ذم خوشتر باشد ہر چہ گوید از حق گوید ہر چہ گیرد از حق گیرد ہر چہ ستاند باحق ستاند چیزے کہ از عالم غیب رسد آنرا ذخیرہ نگرداند۔ آپ کا ہمیشہ یہی حال رہا اور اسی طریق پر آپ کا عمل ہے تلخ و شیریں کی آپ کو پرواہ نہیں۔ توحید مر کسے را رسید کہ از زبان او تلخ و شیریں برخیزد۔ ایسا ہی آپ کا حال ہے جس نے نہیں دیکھا وہ دیکھ لے اور تجربہ حاصل کرلے۔

آپ کے سینۂ بے کینہ کو اللہ تعالی نے علم ظاہر و باطن سے مالا مال کر دیا ہے۔ بکمال انکسار آپ اکثر فرماتے ہیں کہ میں بے علم ہوں نحو و صرف بھی نہیں پڑھی مگر جب اہل علم کے جلسے میں کسی آیۃ کریمہ یا حدیث شریف کی نسبت گفتگو ہوتی ہے تو آپ ایسے نکات بیان فرماتے ہیں کہ علما متحیر ہو جاتے ہیں۔

بیعت لینے میں آپ نہایت منکسر ہیں حضرت شیخ کے نام پر سلسلۂ اسمار کو ختم کر دیتے ہیں طالب کی حالت خلاف شرع ہو تو سے

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران | گفتہ آید در حدیثِ دیگران

پرعمل فرماتے ہین تنبیہ وتادیب کا طریقہ نہایت خوش اسلوب ہوتا ہو قصص وحکایات مین
مضمون ادا کر جاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اللہ کا نام بتا یا گیا ہے اگر عمل کرے تو وہ جملہ کروات
پر غالب آجائیگا۔ چنانچہ اکثرون نے اشغال باطلہ کو ترک کر دیا اور اُن کا راز فاش بھی نہین ہوا۔
آپ بفضلہ تعالیٰ مشرف القلوب ہین۔ دلی خیالات وخطرات سے واقف ہوتے ہین ان کے ظاہر
کرتے ہین جلدی نہین فرماتے تربیت وتعلیم مریدین مین ایک عرصہ کے بعد کسی دوسرے پیرایے مین
اُن خطراتِ باطلہ سے اُن کو آگاہ فرماتے ہین تاکہ راہ راست سے وہ برگشتہ نہ ہوجائین تعلیم
وتربیت راہ طریقت مین نہایت سخی ہین۔

جس کو مے دی اُسے دل کھول کے سیراب کیا | تیری بخشی کا نہین ہو کوئی شاکی ساقی

اکثر فرماتے ہین کہ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ برسون مین ایک ایک بات بتائی جاتی تھی۔ عمرین قصیر ہین
اور طلب محدود ہے سچا طالب مل جائے تو اُس کو اپنی نسبت سے مستفید فرمانے مین حریص ہوتے
ہین اور اپنے خلفاء کو صاحب سلسلہ ہین اکثر تاکید فرماتے ہین کہ سچا اور درد مند طالب مل جائے
تو اُس کی تربیت وپرورش مین کوتاہی نہ کرو ممکن ہے کہ کل کسی طالب وردمند کی بدولت تمھارا اور میرا
مُنھ اُجالا ہو جائے۔ آپ کی تعلیم توحید ہی تشبیہ مع التنزیہ وتنزیہ مع التشبیہ ہین ہر آن ڈوبے ہوئے
رہتے ہین مشرب آپ کا ہو الکل اور نسبت آپ کی عشقیہ ہے۔ مظاہر صوری سے آپ کو ایک قوی تعلق ہے
جو نہایت ہی بے لوث ہے اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ آپ کی عمر پندرہ یا سولہ برس کی تھی پانی پت
شریف مین حاضر ہوئے تھے حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحنے آپ سے عالم باطن مین بیعت لی
اور اپنی نسبت سے مستفیض فرما کے ارشاد فرمایا کہ اس کو خواب وخیال نہ سمجھنا بطریق اویسیت آپ سے
بیعت لی ہے اور ہماری نسبت کی نگہداشت واجبی ہے چنانچہ وہ نسبت ہر دم ترقی پر ہے مظاہر صوری
مین جمال معنوی کے مشاہدہ کی نسبت حضرت محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہ کا قول ہو کہ اس عالمی دیگر است
نمی دانم کہ کرا دست دہد چندین کس را دیدہ ام بو علی شاہ قلندر رحمہ مردے دیگر است ہر کہ نظر کش

براہ فنا دیجوف درین وادی قدم نہاو۔ آپ کی نظر میں ایک عجیب و غریب قوت متوزع ہے جس کو چاہتے ہیں ایک ہی نظر میں سرفراز فرماتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ اس نظر کا اثر بعضوں پر بدیر بعض قلوب پر جلد ہوتا ہے جو اہل طلب کے حوصلہ و ظرف پر موقوف ہے۔ مگر وہ نظر رائگاں نہیں جاتی رفتہ رفتہ طالب کے دل میں ایک شعل روشن ہوتی ہے جو قیامت کے دن بھی بجھنے والی نہیں۔ آپ کا قول ہو کہ جس بیعت سے کوئی فائدہ ہی نہو وہ بیعت ہی نہیں۔ مسئلہ فقہ کے بموجب جبتک لقا بعض البدلین منوبیت صحیح نہیں ہوتی۔ باوجود بعد مسافت اپنے متوسلین کو ایک عجیب طریقہ سے تربیت فرماتے ہیں خطوط لکھتے ہیں جس میں قصص و حکایات میں مسائل تصوف ہوتے ہیں اس کا جواب طلب کرتے ہیں جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے کچھ عمل بھی کیا یا نہیں اور پھر اس کے حوصلے کے موافق اس کو ترقی دی جاتی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جو ٹوٹ کے ہم سے ملتا ہے وہ جلد کامیاب ہوتا ہے جب تل اپنی اصل سے ٹوٹ کر موتیا چنبیلی سے جا ملتی ہیں تو پھولوں کی خوشبو سے مالا مال ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ جب تیل نکالا جاتا ہے تو اس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے ؎

گلی خوشبوئے در حمام روزے
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
بگفتا من گل ناچیز بودم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد

رسید از دست محبوبے بدستم
کہ از بوئے دلاویز تو مستم
ولیکن مدتی با گل نشستم
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

غرور اور تکبر و نخوت سے آپ کو سخت نفرت ہو اپنی اولاد اور خلفاء کو اس کی سخت تاکید فرماتے ہیں کہ یہ حجاب نہایت سخت ہوتا ہے نماز و روزہ ذکر و شغل کا مقصود یہ ہو کہ شکستگی نفس میسر ہو جب یہ نہو تو کچھ نہ ہوا پیرزادگی سجادگی کا خیال تک پاس آنے پائے یا مانع ترقی مراتب ہوتا ہے

گر تو خواہی کہ سر صحبت ایشاں گیری
خاک پائے ہمہ شو تا کہ بیابی مقصود

سینکڑوں نے دیکھا ہے کہ تعمیر مسجد و خانقاہ ہو رہی ہو راج مزدور کو مٹی اور اینٹ پہونچاتے ہیں آپ بھی شریک ہیں جو کچھ آپ کا کام ہوتا ہے وہ اخلاص و محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

آپ مُولعِ بسماع ہین صاحب ذوق وشوق وسُکرحال ہین۔ آپکا وجد وحال سماع ہی پر موقوف نہین ہو آپ کی زبان پر کلماتِ ذوق وشوق ہمیشہ جاری رہتے ہین بمصداق لِیْ مَعَ اللّٰہِ وقت چندے آپ پر عالمِ جذبہ غالب ہوتا ہو اور چندے سر بیآرائے وساوہ تمکین ہوتے ہین آداب سماع کے آپ سخت پابند ہین مجلس مین حتی الامکان آداب سماع پیش نظر رکھتے ہین غزلین بطریق تحویل ساعت فرماتے ہین اور مجلس مین بلا تفرقہ آداب اگر کوئی سچا طالب قریب ہو تو اشعار کے معنی اُس کے کان مین آہستہ بیان فرما دیتے ہین جو بطریق وارد وغیبی آپ پر منکشف ہوتے ہین۔

آپ کی عقیدت ومحبت واخلاص کا حال قابل دید ہو۔ آپ سفر حجاز کو نکلے احمد آباد مین حضرت محمود میان صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے چونکہ وہ پیرزادے تھے جسقدر خرچ سفر آپ کے پاس تھا آپنے اُن کی خدمت مین نذر کر دیا۔ آپ دست افشان وہان سے چلے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب کام پورے کر دیے ایک بندۂ خدا اچانک آپہنچا جو تمام اخراجات کا کفیل ہو گیا۔ مکہ معظمہ مین جب قافلہ مدینہ منورہ کو جانے کے لیے تیار ہوتا آپ بیمار ہو جاتے یوانہی حالت تین بار ہوئی آخر بارگاہ رسالت سے ایسا کرم ہوا کہ آپ وہین سے ہندوستان واپس ہوئے اس واقعہ کی صراحت بیان نہین ہو سکتی علالت کے زمانے مین داروغہ رباط ایک دہلوی شخص تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا اور اکثر عربون کی اور اہل مکہ کی شکایت کرتا آپ فرماتے ہین کہ مرض کی تکلیف سے زیادہ اس کی شکایت بری معلوم ہوتی تھی اُس کو آپنے بارہا منع کیا کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ عربی النسل تھے تم عربون کی شکایت مت کرو مگر وہ نہین مانتا تھا۔ غرض وہ خود بیمار ہو گیا اور چند ہی روز مین اُسکا آخری وقت آن پہنچا اور احتضار کی حالت مین چلاتا تھا کہ میر صاحب مجھے مکے سے نکال دیا ہے وہین لیچلیے اسی حالت مین اس کا انتقال ہو گیا نعُوذُ باللّٰہ مِن ذٰلک آپ کی محبت وعقیدت کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چارزانو نہین بیٹھے آپ ہمیشہ دوزانو نشست فرماتے ہین۔ سُؤرُ المومنین شفاء پر آپ کا ایسا مضبوط اعتقاد ہے کہ حالت بخار مین آپ نے حاضرین سے پانی جھوٹا کروا کے استعمال کیا بخار اتر گیا صحت

وَيَخْرُجُ مِن بطونها شراب مختلفٌ الوانه فيه شِفَاءٌ للنّاس پر آپ کا وہ عقیدہ ہے کہ مرض طاعون میں آپنے ایک مریض کو شہد میں پانی شامل کر کے عنایت کیا مریض رات بھر پیاس کی شدت میں اسی کا استعمال کرتا رہا دوسرے ہی دن اُس کو آرام ہو گیا۔ بنا بر رسم وعادت اہل غرض حاضر ہو کے التماس دُعا کرتے ہین آپ اکثر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھکو دُعا کرنا نہین آتا درحقیقت جب کسی کے پر درد حالات سے آپ کے دلکو صدمہ پہنچتا ہے تو اُس کا کام ضرور ہو کر رہتا ہے شکایت تنگی رزق و آفات و صدمات سے ناراض ہوتے ہین اور فرماتے ہین الظانین باللہ ظن السوء علیہم دائرۃ السوء اور کبھی فرماتے ہین کہ ہتیار ڈال دو تو دشمن جان دوست بنجاتا ہے ہمارے مالک ہمارے آقائے حقیقی نے جو مان باپ سے بھی زیادہ کرم کرنے والا ہے ہمارے لیے یہی تکلیف مناسب سمجھی ہے اُسکے مقابل مین ہتھیار ڈال دو تو وہ ضرور کرم فرمائیگا اکثر مریدون نے شدت مرض یا تکلیف کی حالت مین آپ کو بچشم باطن اور بعضون نے بچشم ظاہر دیکھا ہے اُن کی تکلیف رفع ہو گئی اور صحت حاصل ہو گئی بعضون نے عالم احتضار مین آپ کو دیکھا ہے اور اسی دید مین انتقال کیا ہے ہر حالت مین امداد کے لیے مستعد رہتے ہین بوجہ اختصار کے تفصیل اسما و اوقات کے ساتھ ان واقعات کا بیان ذکر نہین کیا گیا مگر جو واقف ہین وہ جانتے ہین کہ وہ خرق عادات مین داخل ہین غرض آپ کی ذات منبع فیض و برکات ہے۔

آپ کے مکان پر پیرانِ عظام کا سالانہ عرس ہوتا ہے آپ نہایت خلوص و محبت سے عرس شریف کرتے ہین۔ ہندوستان۔ بنگال۔ بہار۔ پنجاب۔ پیشاور۔ دکن۔ مارواڑ غرض ہر سمت سے مرید و معتقد جمع ہوتے ہین۔ ہر ملک کے لوگون کے لیے اُن کی خواہش کی اشیاء فراہم کرتے ہین خانقاہ کلیہ کے اطراف مہمانان عرس شریف کے لیے متعدد مکانات بنے ہوئے ہین ہر حصۂ مکانات کے لیے طہارت خانہ و گرمابہ علیحدہ بنا ہوا ہے مسافرون و مہمانون کی خبرگیری مین آپ اور آپ کے اور خلفاء رخاص مصروف رہتے ہین مہمانون کی تعداد ختم ایام عرس کے قریب ہزار سے

گذر جاتی ہے سب کو بڑے اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے نذر و نیاز کا تمام روپیہ عرس شریف میں صرف ہو جاتا ہے اور آپ مقروض ہو جاتے ہین اور یہان تک کہ تمام سال اُس قرضے کی ادائی مین ہمہ تن مصروف ہو جاتے اور خانگی آخراجات مین تخفیف فرما دیتے ہین ۔ عرس سات یوم تک ہوتا ہے۔

بعض علما نے آپ کے دستِ مبارک پر بوجوہ خاص بیعت کی ہو مولوی محمد معز اللہ خانصاحب رامپوری چشتی آپکے بد اعتقاد تھے اور اکثر آپ پر سخت سخت اعتراضات کرتے اور آپ ہنسی ہنسی مین ایسے جوابات دیتے کہ باوجود تبحر علمی مولوی صاحب دنگ رہجاتے ایک مرتبہ مجلس سماع گرم تھی مولوی صاحب شریک ہوئے آپکے مریدین کو دیکھا کہ مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہین دل ہی دل مین دعا کی الٰہی تو ہی اپنی طرف وسیلۂ ہدایت پیدا کرنے والا ہے اگر اس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلے مین میری بہتری ہے تو میری رہبری فرما اس کے بعد اُنھون نے ایک خواب دیکھا کہ مجلس منعقد ہے آپ تشریف فرما ہین مجلس ختم ہوئی مولوی صاحب چلے اپنے مکان کا قصد فرمایا راستہ نظر نہین آتا تھا رات نہایت تاریک تھی آپ نے آواز دی کہ مولوی صاحب شب تاریک ہے اور راستہ پرخطر ہے مین تمھین گھر پہونچائے دیتا ہون چنانچہ آپ کے ساتھ ایک قندیل روشن تھی آپ نے مولوی صاحب کو اس قندیل کی روشنی مین منزل مقصود تک پہنچا دیا اس کے بعد مولوی صاحب موصوف حاضر ہو کے بیعت ہوے اور آپ صاحب خلافت و اجازت ہین مولوی الٰہی بخش صاحب عرفان رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ماذون خاندان نقشبندیہ تھے اپنے پیر کی اجازت سے حاضر بارگاہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ ہوئے، اور خواہش یہ تھی کہ چشتیہ خاندان مین بھی کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلون دو مرتبہ ارشاد ہوا کہ تم میران پور کٹرہ جاؤ اور کلیمی کے ہاتھ پر بیعت کرلو مولوی صاحب نے چندان خیال نہین کیا تیسری مرتبہ وہی حکم اور پیار ارشاد ہوا کہ وہ مجھ مین اور مین اُن مین ہون مولوی صاحب اسی دم اجمیر سے میران پور پہونچے بیعت کی مدت تک حاضر خدمت رہ کر خلافت و اجازت حاصل کی ان کا سلسلہ بہت وسیع ہوا اُن کے خلفا موجود

ہین مولوی محمد امین ساکن شہر عرفہ۔ ملک شام سے ایام حج مین ملاقات ہوئی مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آپ شیخ الہند ہو تو بتاؤ روح انسانی وحیوانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہین کہ جس کے لیے تم پوچھتے پھرتے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مین نے اکثر فقرا و علماء سے پوچھا کسی نے نہین بتایا آپ نے فرمایا اب دن کے تین بجے کا وقت ہے آپ اور ہم سایہ مین کھڑے ہین۔ یہ کس طرح کہ سکتے ہو کہ یہان پر آفتاب موجود ہے انھون نے کہا کہ بس مین سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے کہا بس مین سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت و اجازت حاصل کی آپ نے تشریحاً ارشاد فرمایا کہ آفتاب حسی اور دھوپ اور چھاؤن مین جو فرق ہے وہی آفتاب حقیقی اور روح انسانی اور روح حیوانی مین فرق ہے۔

اسمای گرامی خلفا حضرت پیر جی کلیمی شاہ صاحب مدظلہ العالی

۱ حضرت صاحبزادہ سید حامد محمود صاحب کلیمی مجددی چشتی سجادہ نشین مدظلہ
۲ صاحبزادہ سید محمد اکرم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالی
۳ صاحبزادہ سید محمد اسلم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالی
۴ صاحبزادہ سید محمد حسین چشتی حیدرآبادی سلمہ اللہ تعالی
۵۔ صاحبزادہ سید مظہر علی کلیمی چشتی جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ
۶۔ مولانا شیخ احمد جی چشتی ساکن ضلع ہزارہ۔ صوبہ سرحدی
۷۔ شاہنچی خان صاحب چشتی رئیس کوہ گنگر ضلع ہزارہ
۸۔ شاہ محمد عباس علیخان صاحب چشتی رئیس جلال آباد ضلع شاہجہان پور۔
۹۔ مولانا محمد امین صاحب چشتی۔ ضلع مرشدآباد۔ بنگال۔
۱۰۔ حاجی کالے لال محمد صاحب چشتی۔ ضلع مرشدآباد۔ بنگال۔
۱۱۔ منشی محمد حسین صاحب چشتی ضلع مرشدآباد۔ بنگال

۱۲۔ منشی مرزا محمد عبدالرشید صاحب چشتی حیدرآباد دکن۔

۱۳۔ مولوی محمد حاجی صاحب چشتی۔ ضلع ہزارہ۔

۱۴۔ مولوی حاجی سید بشارت حسین صاحب چشتی وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن۔

۱۵۔ حافظ سید ظفر حسین صاحب چشتی دارالترجمہ حیدرآباد دکن۔

۱۶۔ حبیب عبداللہ صاحب مکی چشتی ساکن مکہ معظمہ۔

۱۷۔ مولانا مفتی محمد معز اللہ خان صاحب چشتی مدرسۂ عالیہ رام پور۔

۱۸۔ مولوی حکیم منشی سید فقیہ الدین صاحب چشتی وکیل ریاست رام پور

۱۹۔ مولوی حاجی جان خان صاحب چشتی رئیس دادون۔ ضلع علیگڈھ

۲۰۔ مولوی حاجی سید محب اللہ شاہ صاحب چشتی۔ ضلع پشاور

۲۱۔ حافظ محمد یوسف علیخان صاحب چشتی رئیس تلہر۔ ضلع شاہجہان پور

۲۲۔ منشی عبدالوحید صاحب چشتی ساکن ضلع ہزارہ ممالک متوسط

۲۳۔ میاں محمد بخش صاحب ساکن شہر رائے پور ممالک متوسط

۲۴۔ مرزا محمد علی بیگ صاحب چشتی انسپکٹر پنشنر رائے پور۔ ممالک متوسط

۲۵۔ مولوی محمد حاتم صاحب چشتی ضلع چھپرہ بنگال۔

۲۶۔ سید یٰسین علی صاحب۔ بام گڈھ۔ ضلع بلاس پور ممالک متوسط

۲۷۔ مولوی محمد معین الدین صاحب چشتی ضلع بوکترا۔ بنگال

۲۸۔ مولوی حسین احمد صاحب ساکن ضلع ہزارہ

۲۹۔ سید علی قاسم شاہ صاحب بخاری ساکن شہر بریلی۔

۳۰۔ منشی احمد علی صاحب ساکن شاہجہان پور

یہ وہ اخوان طریقت ہیں کہ جنکو حضرت قبلہ نے اجازت دی ہے اور بقید حیات ہیں خلفا سے یا خلفا کے خلفا سے اجازت دی ہو ان کا شمار نہیں۔

ملفوظات مُبارک

مولوی معز اللہ خاں صاحب ناقل ہیں کہ

ایک جلسہ میں بہت سے صوفی باصفا بھی تشریف رکھتے تھے پیری مریدی کا ذکر چھڑا ایک صوفی صاحب نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ آیت کریمہ یاایھا الذین اٰمنوا واتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ بیعت کا کافی ثبوت ہے

میں نے صوفی صاحب سے عرض کیا کہ مفسرین نے وسیلہ سے مراد اعمال صالحہ لکھے ہیں پھر اس سے بیعت و پیر طریقت کا ثبوت کیونکر ہو سکتا ہے وہ ساکت ہو گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مولوی صاحب اعمال صالحہ تو (واتقوا) میں داخل ہیں پھر وسیلے سے مُراد اعمال صالحہ کیونکر ہو سکتے ہیں بلکہ (اٰمنوا) سے عقاید اور (واتقوا) سے اعمال صالحہ کا ذکر آچکا پس وسیلے سے مراد رہبر ہے یعنی پیر طریقت جو تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ خداوند کریم حکم دیتا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو جو تم کو راہ راست پر چلا کر مجھ تک پہونچائے اس سے بڑھ کر بیعت طریقت کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے پس تلاش رہبر تم پر فرض و واجب ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر سنکر مولوی معز اللہ خانصاحب نے تفاسیر کی ورق گردانی شروع کی تفسیر روح البیان کو دیکھا تو بعینہ یہی مضمون اُس میں بھی درج پایا۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ میرا خیال تفسیر کے مطابق ہوا۔

مولوی صاحب موصوف ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جلسۂ سماع میں میں نے عرض کی حضور کوئی نعت کی غزل گوائی جائے حضور نے قوال سے ارشاد فرمایا کہ کوئی نعت ہی کی غزل گاؤ قوال نے یہ غزل شروع کی

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

حضور نے فرمایا کہ یہ غزل تو نعتیہ نہیں ہے اس مضمون تو یہ ہے کہ جب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پتلا خاکی بنکر تیار ہوا اور اس میں روح جلوہ افروز ہوئی تو آپ نے فرمایا اشرق البدر علینا

یہ کلام آدم علیہ السلام کی زبان سے سننا چاہیے پھر عرض کی کہ حضور۔

واختفت منه البدور

کے کیا معنی ہوں گے فرمایا کہ اس کے معنی تو ظاہر ہیں یعنی ملائکہ تو سربسجود ہو گئے الغرض جو شعر پڑھا جاتا تھا اس کو توحید کی جانب لیجاتے۔

ایک مرتبہ خدا سے دعا مانگنے کا تذکرہ آیا ارشاد ہوا کہ ایک غلام جاڑے کی سبب سے تھرتھراتا ہوا اپنے آقا کے ساتھ برہنہ جا رہا تھا اور آقا کے پاس ہر قسم کا لباس سرمائی موجود تھا لوگوں نے کہا کہ تو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ جاڑے کا لباس دے غلام نے جواب دیا کہ میں تو ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا ہوں کیا وہ خود نہیں دیکھتے کہ میں برہنہ ہوں نہ دینے میں کچھ حکمت ہوگی جو اُن کو معلوم ہے مجھکو معلوم نہیں پھر میں نے عرض کی کہ حق سبحانہٗ تو فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد فرمایا کہ یہ فرمان حق بیشک درست ہے مگر صرف زبانی دعا بلا حضور قلب بے سود ہے جیسا کہ ارشاد نبوی سے ظاہر ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ مقصود ہر دعا و ذکر سے حضوری قلب ہے دل سے انکی طرف مخاطب ہو کر اسکے انعام واکرام کا امیدوار رہنا چاہیے لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے۔

ایک جلسہ میں توحید اور فنا کا ذکر چھڑا حضور سے عرض کی کہ انسان پر کیوں ایسی حالت طاری ہو سکتی ہے کہ وہ ایسا خود فراموش ہو جائے کہ اس کو اپنی ہستی کی خبر نہ رہے اور نہ اس کی ہستی باقی رہے ارشاد ہوا کہ تمکو یہ حدیث یاد نہیں یتقرب العبد الیّ بالنوافل حتی اکون سمعہ الذی یسمع بہ ویدہ الذی یبطش بھا الخ جس سے واضح ہے کہ عبد کے قوی اس کے ہو جاتے ہیں کیا حضور سرور عالم نے یہ نہیں فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل نیز یہ حدیث جو بزرگان دین کی تالیفات میں مروی ہے کہ ایک وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرور عالم کو آواز دی حضور انور نے فرمایا۔ کون۔ عرض کی کہ میں ہوں عائشہ فرمایا کون عائشہ عرض کی کہ ابوبکر کی بیٹی۔

فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یار غار رسول اللہ۔ فرمایا کون رسول اللہ۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ
فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یار غار رسول اللہ فرمایا کون رسول اللہ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا تھرتھرا کر بیٹھ گئیں۔ یہ وہی مقام ہے جس میں منصور نے انا الحق کہا اور یہی مقام
حق الیقین ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ سے بھی یہی مراد ہے یعنے جبتک
حق الیقین حاصل نہ ہو انسان پر عبادت فرض ہے اور اس مقام میں عابد و معبود کہاں تاکہ وہ
عبادت کرے۔ اس حالت کو چونکہ دوام و استمرار اس عالم میں نہیں رہتا۔ لہذا جب یہ حالت
فرو ہو جاتی ہے تو عبادت فرض ہو جاتی ہے اور قضا لازم آتی ہے کیا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں
فرمایا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى کیونکہ کیسا ہی سکر کیوں نہو تکلیف شرعی کا مانع
ہے کیا حدیث شریف میں یہ نہیں آیا کہ سوتے ہوئے کو نماز کے لیے نہ اٹھاؤ گو غفلت کی نوعیت
دوسری ہی کیوں نہو مگر حقیقت دونوں کی اور خواص و آثار ایک ہی ہیں مثلاً قطرہ آب دریا میں ملکر دریا
ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ دعویٰ دریا ہی کا سمجھا جائیگا پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے تو اس کی وہ حالت
سابق قایم رہے گی ہر گز نہیں قطرہ قطرہ ہی ہوگا اور دریا دریا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے ہر مرتبہ از وجود حکمے
دارد لہذا مقام عبودیت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کیونکہ یہی نامتناہی مدارج فنا بقا کی ترقی کا موجب ہے
غور کرو جب سردار دو عالم کو خداوند کریم سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم نے تیرے سارے اگلے پچھلے گناہ
بخش دیے تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب کیوں آپ عبادت کرتے ہیں تو جواباً
یہ ارشاد ہوا کہ افلا اکون عبداً شکوراً کیا میں بندہ شکر گزار نہیں ہوں اسوقت کیا خوب مثل
یاد آئی کہ ایک شخص ریگ چھان رہا تھا کسی بادشاہ کا اس پر گزر ہوا اس نے اسکی حالت پر رحم
کھا کر لعل ریگ میں پھینکدیا اس طرح سے کہ اسکو معلوم نہ ہو کہ کہاں سے آیا ریگ چھانتے چھانتے
اس کو لعل ہاتھ لگا لیکر خوش خوش گھر کو گیا پھر آکر ریگ چھاننے لگا اتفاقاً پھر اس پر شاہ کا گذر ہوا
تو اس سے سوال کیا گیا تجھے لعل نہیں ملا۔ کہا۔ ملا تو ہے پھر اس سے کہا گیا کہ اب کیوں ریگ چھانتا ہے
تو اس نے کیا خوب جواب دیا کہ ریگ ہی کے چھاننے سے تو لعل ملا۔ ریگ نہ چھانوں تو اور کیا کروں
عبادت بھی تو وہ شے ہے کہ عرش سے اوپر لیجاتی ہے اور خدا سے ملاتی ہے بشرطیکہ خلوص دل سے ہو

جیسا کہ ارشاد باری سے ظاہر ہے۔ اَللّٰہُ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ

ایک جلسہ میں جس میں چند مستند طلبا بھی بیٹھے تھے باہم اس آیۂ کریمہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کے معنی میں بحث ہونے لگی۔ ارشاد ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطب کفار ہیں جنھوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ روح کیا شئے ہے اور جواب مخاطب کی عقل کے موافق ہوا کرتا ہے تَکَلَّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ اور کفار تو جسمانی حالت میں منہمک تھے ان کی نظر محسوسات پر محدود تھی اور روح جسکا انھوں نے سوال کیا تھا روحانی چیز اور عالم مجردات سے تھی جس کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ یا رسول شان سے کہدو کہ روح امر رب یعنے عالم مجردات سے ہے جسکو اس وقت تم نہیں جان سکتے جب عالم حس کو تمہاری نظر چھوڑ کر عالم روحانی اور معقولات و مجردات تک پہنچے اور عین الیقین و حق الیقین کا مقام حاصل ہوگا جو علم الیقین اور ایمان بالغیب پر موقوف ہے تب تم حقیقت روح کو سمجھوگے کہ وہ کیا شئے ہے اور کیا نہیں ہے اور اصل مقصود اس آیت کے نزول سے علم روحی کی نفی کفار سے ہے نہ اولیا و عرفا سے چہ جائیکہ سرور دو عالم سے۔ مولوی صاحب من امر ربی کے من اور نفخت فیہ من روحی کے من و یائے متکلم پر تو ذرا نظر ڈالیے اور نیز اس ارشاد پر خلق اللہ اٰدم علٰی صورتہ آپ عالم ہیں خود سمجھ جائیں گے۔

ایک دفعہ ایک ہندو کا لڑکا نہایت حسین اچانک مجلس میں آگیا۔ حضور نے دریافت فرمایا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا ہرسروپ آپنے فرمایا قوالی تو یہیں ہوگئی اور میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا مولانا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ حضور کے اس ارشاد پر یاران طریقت کو وجد ہوگیا اور بہت دیر تک حالت طاری رہی

جلسۂ سماع میں ایک بار کا ذکر ہے قوال نے یہ شعر پڑھا

دل فدائے او شد و جان نیز ہم ۔۔۔ درد ہم از یار است و درمان نیز ہم

فوراً میرے دل پر ایک بیخودی کی حالت طاری ہوگئی اور حضور پر تصدق ہونے لگا جس سے

دل مین خیال حق ترقی پر تھا اس وقت حضور نے یہ آیت پڑھی تعالیٰ شانہ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ فورًا

میرے دل مین خیال آیا کہ حضور نے یہ آیت میرے اس ترقی کرنے والے خیال کی بابت پڑھی ہو۔
ایک دفعہ اسرار عبادت اور احکام الٰہی کے متعلق ذکر ہوا۔ فرمایا کہ عبادات شرعی احکام کی
مقبولیت کا اصل خلوص و محبت ہے خداوند کریم نے ہماری محبت خلوص کے جانچنے کے لیے یہ احکام مثلاً
نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ اُتارے ہین خداوندکریم نے گویا ہم کو جتلایا کہ ہم دیکھین تو کہ تم ہمارے کیسے محب
ہو نماز کی تکلیف تو برداشت کرو رکوع و قیام۔ قعود و سجدہ تو کرو مال تم کو بہت پیارا ہے زکوٰۃ تو دو۔
ہمارے لیے فاقہ تو کرو روزہ رکھو ہم کھاتے پیتے نہین ہین چند روز تم بھی مت کھاؤ پیو اور اس کے
ساتھ کسی پر غضب غصہ اور غیبت مت کرو اور بیت اللہ کا طواف تو کرو جس مین مال و جان دونون
کی تکلیفین برداشت کرنی پڑتی ہین دیکھین تو تم اس مین صبر کرتے ہو یا جزع فزع کرتے ہو اگر تم یہ کل امور
بلا کسی رو رعایت اور امید فائدہ کے محض اس خیال سے کہ ہمارے مالک کا حکم ہے کیے جاؤ گے اور ثابت
قدم رہو گے تو سمجھ لین گے کہ تم ہمارے سچے دوست ہو ورنہ تمھارے اس نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ
و طواف سے ہم کو کوئی فائدہ نہین احکام شرعیہ کے نزول سے اصل غرض یہی ہے ورنہ اللہ غنی
عن العالمین ہے اس مضمون کو یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ ضرور ہین تمھاری آزمایش کرونگا۔ خوف۔ بھوک اور کمی مال سے
اور نیز یہ ارشاد باری بھی اسکا مظہر ہے لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا اس لیے ہم نے تم کو پیدا
کیا ہے تاکہ ہم جانچین کہ تم مین سے کون کون نیک کام کرنیوالا ہے۔ ایک دفعہ شکر کا ذکر آیا و شکر کے
جو لفظ شکر واقع ہے اسکے یہ معنی نہین کہ زبان سے شکر شکر پکارے جاؤ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے
آقا اور مولا کی کسی سے شکایت نہ کرو بلکہ انعام و اکرام کا اظہار کرو جیسا کہ یہ ارشاد باری مظہر ہے
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ خدا کی نعمتون کو ظاہر کرو۔

ایک دفعہ توکل کا ذکر آیا کہ خدا پر بھروسہ کیونکر اور کیسا ہونا چاہیے فرمایا کہ مثلاً اگر کوئی ادنیٰ شخص
مثل کنجڑہ وغیرہ کے تمھاری دعوت کر دے تو تمکو اس کا پورا اعتماد ہوگا بلکہ گھر والون کو بھی

یقین ہوگا کہ آج مولوی صاحب کنجڑے کے یہاں کھائیں گے ان کے لیے کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں خداوند کریم جو رزاق مطلق ہے بتاکید فرماتا ہے تم کہیں ہو میں رزق پہنچاؤنگا اور تمکو خدا کے اس ارشاد پر اطمینان نہیں کنجڑے کے قول سے بھی خدا کے قول کو کمتر خیال کرتے ہو سبب یہ ہے کہ جبتک کہ انسان اپنے آپ کو نہیں پہچانتا تو خدا کو نہیں پہچانتا اس کے خیالات ڈانواں ڈول رہتے ہیں اور جب پہچان لیتا ہے تو اس کے سارے اوصاف و اقوال و افعال پر اسکو ایقان و اطمینان پورا ہو جاتا ہے پھر وہ بجز خدا کے اور کسی کا دست نگر نہیں رہتا ہے۔

ایک دفعہ خشوع و خضوع کا ذکر آیا فرمایا کہ ایک شب جناب باری نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ دنیا میں جاکر دیکھو کہ کوئی ہم کو بھی یاد کرتا ہے یا نہیں وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ کوئی نہیں پھر مکرر حکم ہوا کہ کعبہ و دیر سب میں جاکر دیکھو کوئی تو ہوگا وہ گئے اور کعبہ و دیر سب جگہ تلاش کرتے پھرے دیکھا تو ایک شخص بت کے پاؤں پر سر رکھے ہوئے بڑے خشوع و خضوع سے یارب یارب کر رہا ہے اور بت سے لبیک کی آواز آرہی ہے جبرئیل علیہ السلام واپس آکر عرض کی کہ اے باری تعالیٰ ایک بت پرست کے پاؤں پر سر رکھے یارب بہت خشوع و خضوع سے کہ رہا تھا اس بت سے لبیک کی آواز آتی تھی جس سے مجھے سخت حیرت ہوئی جناب باری نے فرمایا کہ تم اس آواز کو پہچانتے ہو جبرئیل نے عرض کی وہ تو ایسی ہی تھی جیسی اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی جیسی کہ اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی درحقیقت وہ ہمارا بندہ بہ آرزوئے جواب ہم ہی کو یاد کر رہا ہے اور چونکہ بت میں جواب کی قدرت نہیں اور درحقیقت ہم ہی اس کے معبود ہیں تو ضرور ہوا کہ اپنے تضرع کرنیوالے کو ہم جواب دیں تاکہ اسکی دلشکنی نہو آخر ہم ہی کو تو پکار رہا ہے۔

ایک مرتبہ پیران کلیر کے عرس شریف میں معہ چند اشخاص کے میں حضور کے ساتھ تھا مسجد درگاہ کے قریب حلقہ ذکر جہر شروع ہوا حضور نے حلقہ کی جانب رخ کیا حلقہ کو دیکھتے ہی وجد طاری ہوا اور ترقی کرتا گیا۔ نماز کی اذان ہوئی مسجد میں آکر اسی حالت وجد میں نماز فرض ادا کی تو الوں کے

بلوانے کی ہم کوشش کرنے لگے حضور نے منع فرمایا اور بعد سکون نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ قوالی اسی حالت کے حاصل کرنے کی غرض سے سُنی جاتی ہے جب یہ خود ہی حاصل ہے تو قوالی کی کیا ضرورت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص جوان داڑھی کا صفایا کئے ہوئے حضور کے سامنے آیا حضور نے اس سے فرمایا بھائی تمھارا صاف شدہ چہرا کیا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس شخص کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے داڑھی چھوڑ دی۔

ایک دفعہ علم غیب کے متعلق تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا کہ علم غیب بجز خدا کے دوسرے کو نہیں میں نے وہ نظائر و شواہد اور دلائل عرض کئے جن سے دوسرے کے لیے بھی علم غیب ثابت ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ وہی حدیث ناک کان۔ آنکھ والی یاد کرو۔ اس وقت بشر بشر ہی نہیں رہتا۔ اس وقت جو عالم الغیب ہے وہی ہے۔

ایک دفعہ پانی پت قلندر صاحب کے عرس شریف میں تشریف لے چلے میں نے عرض کی کہ وہاں کن بزرگ کا مزار اور عرس ہے فرمایا کہ ایک دوسرے سلسلے کے میرے پیر و مرشد ہیں جن سے مجھکو وہ نسبت ہے جو اُن کو مولا مشکل کشا سے ہے میں نے مکرر ان کا نام دریافت کیا مگر حضور ان کا نام زبان پر نہ لائے اور فرمایا کہ میں ان کا نام زبان پر نہیں لا سکتا ایک دفعہ ایک چارپائی پر بیٹھے ہوے ان کا نام لیا تھا چارپائی کے چاروں ضلع ٹوٹ گئے۔

ایک بار بہاول پور میں ایک مولوی صاحب آپ سے مباحثہ کرنے آئے اور آپ سے دریافت کیا کہ تم کیا کیا پڑھے ہو آپ نے کہا کچھ بھی نہیں وہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے کہا کہ آپ کیا کیا پڑھے ہیں انھوں نے بہت سے علوم و فنون کے نام لئے آپ نے کہا اپنا علم بھی پڑھا ہے انھوں نے کہا اپنا علم کونسا آپ نے کہا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ والا تب وہ آپ کی طرف سے منھ پھیر کر چل دیے جب آپ منچن آباد سے روانہ ہوئے تو ایک اونٹ کرایہ کیا اور کچھ یاران طریقت بھی ہمراہ تھے راستہ میں پیشاب کے حیلہ سے اتر کر اونٹ پر یارانِ طریقت کو سوار کیا اور خود پیدل چلنے لگے اتفاقاً وہ مولوی صاحب بھی اونٹ پر سوار کہیں سے آرہے مولوی صاحب نے شتر سواروں

سے دریافت کیا کہ وہ جو پیدل پیچھے آرہا ہے تمہارا کون ہے اُنھون نے کہا کہ ہمارا پیر دستگیر ہے مولوی صاحب نے آنکھین پھاڑ کر ان سے کہا کہ پیر پیدل اور مرید اونٹ پر سوار اُنھون نے کہا کہ وہ نہین مانتے ہم کیا کرین تب وہ مولوی صاحب دوڑ کر آپکے پاؤن پر گر پڑے اور کہا کہ حضرت یہ تو حضرت عمر فاروق والا قصہ ہوا آپنے کہا کہ نہین سارے بزرگان دین کا یہی طرز عمل ہے کیا حضرت ابراہیم ادھم بلخی کا قصہ آپ کو نہین معلوم جو کتب تاریخ مین مذکور ہے کہ آپ معہ مریدون کے جب مکہ معظمہ مین جاکر رہے تو سب مریدون کے ساتھ جنگل سے لکڑیان لاکر فروخت کرتے اور اس سے اپنی قوت بسری کرتے اور رات کو پاؤن دباتے اور جو پاؤن دبوانے سے گریز کرتا اس کو نکال دیتے۔

ایک مرتبہ تصدق حسین بنگالی سے ارشاد ہوا کہ کیون میان تصدق حسین تم کو کبھی باڑی دگھر بھی یاد آتی ہے اُس نے عرض کی کہ باڑی تو حضور کے قدم مبارک ہی مین ہے ارشاد ہوا کہ انسان کی عمر کا بہتر حصہ وہی ہے کہ سب کچھ بھول جائے

ایک دفعہ شمسی علاج کرنیوالا ڈاکٹر حضور کے پاس آیا مین نے اس سے کہا کہ سمجھ مین نہین آتا کہ دھوپ اور پانی مین یہ اثر ہوا کہ اس سے امراض کا علاج کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کیا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماء الشمس سے غسل کرنیکو منع نہین فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مین بھی اثر صحت و مرض ہے۔

ایک بار اس آیت فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ الَّذِی کے معنی مین تذکرہ ہوا ارشاد ہوا کہ بیت تو وہی ہے جس مین صاحب خانہ رہے اور جسم انسان کی طرف اشارا کیا کہ اس کے سوا ان کی اور کہین گنجائش نہین یعنی قلب مومن جو اس جسم مین ودیعت ہے

عرس شریف مین قوال نے بوقت جلسہ سماع یہ شعر پڑھا ؎

منم کہ گوشۂ میخانہ خانقاہ من است
دعائے پیر مغان ورد صبحگاہ من است

یاران طریقت کو مصرع ثانی پر اور حضور کو مصرع اولیٰ پر وجد کی حالت طاری ہوئی اسی حالت مین حضور کمرے کے اندر تشریف لے گیے۔ قوال باہر رہا بہت دیر تک کیفیت طاری رہی میری

مخاطب ہو کر فرمایا مولوی صاحب اس سے بڑھ کر کیا دھنڈورا ہوگا وہ حضرت توپخانے کی طرف اشارہ کر کے ایک گوشہ کو دل کی طرف اشارہ فرما کر بتا کیا اپنی خانقاہ ثابت کر رہے ہیں اس ارشاد سے بہت رقت ہوئی پھر ارشاد ہوا کہ رونا تو اسی کا ہے کہ وہ حضرت بالتصریح پکار کر نحن اقرب سے اپنا قرب جتا رہے اور ہم اندھے ہیں کہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

عرس شریف میں ایک شب ایک قوال کی چوکی آخری نمبر پر گانیکے واسطے بیٹھی اسوقت اکثر لوگ چلے گئے تھے اور آپ کی طبیعت بھی کسلمند ہوگئی اندر کمرے میں جا کر لیٹ گئے نیند آنے لگی قوال تو گا ہی رہا تھا اس نے یہ غزل شروع کی۔

	تیر نگہ بر جگرم آرزو است	
	آرزوئے فتنہ گرم آرزو است	

یکایک حضور کھڑے ہوگئے فرمایا چلو بھائی سنیں تو کیا کہتا ہے باہر تشریف لائے خرچالت سب پر طاری ہوئی پھر قوال نے یہ شعر پڑھا۔

مدت صد سال گزشت و ہنوز		دیدن تو یک نظرم آرزو است	

اس شعر پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی جو دید و شنید سے باہر تھی اس کے بعد قوال نے مثنوی شریف کے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے۔

یک شبے مجنون بخلوت گاہ راز	گفت اے پروردگار بے نیاز

حضور اندر کمرے میں تشریف لائے جب قوال نے یہ شعر پڑھا۔

	کردۂ خار مغیلان بالشم

تو حضور پر وجد طاری ہوا اس شدت سے کہ سب پر ہیبت اور دہشت طاری ہوگئی اور وجد میں کبھی بالش کے لفظ پر جسم انسانی کی طرف اشارہ فرماتے اور کبھی ہاتھ جوڑتے جب قوال نے یہ شعر پڑھا ؎

تو چہ خواہی زین گرفتاری من

تو اس پر حضور کی حالت بہت ترقی کر گئی کبھی سربسجود ہوتے کبھی انتہائے عجز سے دست بدعا ہوتے یہ حالت کچھ ایسی ترقی پذیر ہوئی کہ سب پر حیرت و دہشت چھاگئی، حضور نے عباس علیخان خلیفہ حضور اس قدر گھبرائے کہ انھون نے چپکے سے کہا کہ کسیطرح یہ حالت فرو ہونا چاہیے ہرچند کوشش کی مگر

مریض عشق پر رحمت خدا کی — مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

آخر کار قوالی بند کرادی گئی بہت دیر کے بعد حالت فرو ہوئی اور سکون ہوا اللّٰھم متع المسلمین

بطول حیاتہ آمین

ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوبات

مکتوب اوّل

شفیقی وعزیزی مولوی محمد عز اللہ خانصاحب سبحانہٗ تعالیٰ عارف خود سازد

السلام قبل الکلام

شب تاریک و رہ وادی ایمن در پیش — آتش طور کجا وعدہ دیدار کجا تو

ایک بڑے شہر سے جس جگہ بیحد شاداب باغ تھے اور نہرین جاری تھین رخصت ہو کر مین ایک کوہ مین پہنچا فقط اس لالچ پر کہ یہان کچھ مطلب براری ہوگی ایک مکان شب تاریک کی طرح میرے رہنے کے واسطے ملا میری بیوقوفی دیکھو کہ کسی جگہ سے مانگ تانگ کر ہی ایک چراغ جلا دیتا یہ تو نہ کیا اسی اندھیرے مین دالان کوٹھریان ٹٹولنے لگا افسوس ہے کہ اندھیرے مین سانپ بچھو نے کاٹ لیا اب زخمی ہوگیا نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا نہ اس مکان مین کوئی راحت کا سامان مہیا کر سکا اور نہ اُس بڑے شہر تک واپس پہنچنے کا زاد راحلہ میرے پاس موجود ہے یہ مکان

جو رہنے کے واسطے مستعار ملا تھا اس قدر بوسیدہ ہوگیا ہے کہ اسکو اب کوئی کرایہ پر بھی نہین لیتا اور اگر فروخت کرون تو ایک پیسہ کو کوئی نہ پوچھے گا آپ یقین جانیے کہ یہ مکان پہلے ایسا تھا کہ اگر مین اُس کو فروخت کر ڈالتا تو اول درجہ کی گاڑی مین بیٹھکر بہ آسانی تمام منزل مقصود تک پہنچ جاتا مگر اب کوئی یقین بھی نہین کریگا کہ یہ مکان شکستہ کبھی اس قابل تھا تاہم آپ جیسے مولوی فاضل لوگ کتاب اللہ تعالیٰ سے گزشتہ قصہ پڑھ کر شاید یقین کرلین مین آپ کو یاد دلاتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک مکان ملا تھا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس نعمت کا اظہار کرے جو اُن کو دی گئی ہے تو پہلے اُن کو ایک ظاہری مرشد کی ضرورت ہوئی جنکا نام حضرت شعیب علیہ السلام تھا دس سال باوجود پیغمبر ہونے کے اُن کی خدمت مین حاضر رہکر مجاہدہ کیا جب اُنھون نے اپنی ہمت ہمراہ کی جس کو ظاہری لفظون مین یون سمجھا یا گیا تو انھی چار عناصر والے طور پر نار کا رنگ نور سے بدل کر انی انا اللہ کہتا ہوا اُن کو اسی طور پر دکھائی دیا واہ واہ کیون نہوا ایسے لوگون کو کیون نہ پیغمبر مانا جائے جو اپنے آپ کو اپنے مکان کو جو کچھ اُن کو دیا گیا ہو تمام وکمال دوسرے کے ہاتھ فروخت کر ڈالین اور قیمت کیا امید موہوم مگر جو ایسا کرے اور اُس کو اس مین استقامت بھی ہو تو پیغمبر اور صدیق بھی ہو جائے ہان پیغمبر تو اب ہونا نہین مگر کانبیاء بنی اسرائیل کا ہونا ثابت ہے مین خط لکھتا ہون یا کوئی قصہ معاف کیجیے آپ سے خط لکھنے کا وعدہ کیا تھا مین بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہون اپنی خیریت سے اطلاع دیجیے منتولی صاحب کو میرا خط دکھا دیجیے اور سلام شوق قبول فرمائیے۔ عاجز کلیمی غفرلہ ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ فتح جنگ ۲۴ صفر ۱۳۱۳ھ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہ۔ السلام قبل الکلام مین آپ کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہون اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپکے قلب مین نسبت کا مادہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے اور دیتا ہون اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپکے قلب مین نسبت کا مادہ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس مین آپ کو ترقی کے اعلیٰ مدارج تک

پہنچائے مولانا میں نے ایک سبق پڑھا ہو اور کوئی مسئلہ غیرہ نہیں جانتا جہاں تک ہو سکے بس محبت میں زیادتی ہو جس قدر اپنے پیرو مرشد سے زیادہ محبت ہوگی سب مراحل طے ہوتے جائیں گے اور جان لو کہ بس سب کچھ آگیا استعداد اور نسبت شعر

نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار	چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم

قواعد استعداد میں بہت کتابیں پڑھیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں قیامت کے روز نقل پر انعام نہیں ملے گا بلکہ جس کی جو کوئی نئی بات ہوگی اس پر انعام عطا ہوگا جس وقت سے میں نے وہ حدیث شریف سنی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھ سے کس قدر محبت ہے جواب میں عرض کیا کہ والدین اور بیوی اور اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتا ہوں حکم ہوا کہ ابھی ایمان کامل نہیں جب تک اپنے نفس سے زیادہ نہ چاہو گے ایمان کامل نہیں ہوگا ایمان کے کامل ہونے کے واسطے نماز روزہ زکوٰۃ تہجد کی قید نہیں فرمائی بلکہ اپنی محبت کاملہ جو طالب کے نفس سے بھی زیادہ ہو اس میں ایمان کامل ہونا ثابت ہوا۔ پس اس وقت سے مجھکو ثابت ہوا کہ جو کچھ ہے محبت ہے اور بس ہے

بو علی دل خستہ را طاعت بجز توحید نیست	بیشکی اندر حقیقت قل ہو اللہ گفتہ ام

توحید وہی ہے جو سوائے ذات کے سب کو جلا کر خاکستر اور صاف کر دے تو یہ توحید پیرو مرشد کی محبت سے حاصل ہوتی ہو یہاں ابھی طاعون کی ابتدائی حالت ہے ایک آدھ کو ہوتا ہے کوئی مرتا ہے کوئی بچتا ہے حامد محمود وسلمہ کہتے ہیں کہ میں کہ میں کریرے سے کہیں نہیں جاؤں گا اُسی کی ذات پر بھروسہ ہے اور سچ بھی یہی ہے اپنے وعدہ اور وقت سے پہلے کوئی شخص رخصت نہیں ہوتا پھر کیوں پریشانی ہو مگر خاصۂ انسانی یہی ہے اور کیوں نہ ہو اگر امانت کو امانت سمجھا جائے تو جس وقت امانت کا مالک اپنی امانت واپس لے اسکو سبکدوشی سمجھنا چاہیئے مگر معاملہ برعکس ہے امانت کو امانت نہیں بلکہ اپنی پیدا کی ہوئی ملکیت سمجھ رکھا ہے یہی وجہ خاص پریشانی کی ہے زیادہ والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہ السلام علیکم۔ مین نے ایک مضمون برخوردار سید حامد محمود گلیمی سلمہٗ کو لکھ کر دیا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی اس کو دیکھین لہذا آپ کو بھی لکھتا ہون رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا۔

گر گزندت رسد ز خلق مرنج	کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست

میرے پیارے بیٹے کہ معظمہ جاتے وقت اجمیر شریف کے اسٹیشن پر جب مین تم کو رخصت کرتا تھا تو ایک چھوٹا سا فقرہ بطور وصیت کے کہا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اب پھر مین اُس کو یاد دلاتا ہون کسی کی محبت پر سوائے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ نہ کرنا الحمد للہ تعالیٰ میری زندگی مین تم کو اُس کا پورا تجربہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے تم پر خاص رحمت اور کرمت کا موسلا دھار مینہ برسایا جو تمھارے خاص وقت پر اس کا تجربہ تم کو حاصل ہوا جس کے نتیجہ مین تم کو ہمیشہ استقلال اور یقین کیساتھ اُس کارساز مطلق پر پورا پورا بھروسہ کرنا لازم ہوگیا تمام ہندستان مین مین نے تمھاری شادی کے وقت سے پہلے اسکے انتظام مین اپنے عزیز اور پیارے دوستون مین سے سات آدمیون پر نظر ڈالی دو میرے حقیقی رشتہ دار ہین اور دو میرے بچپن کے دوست ہین اور دو نہایت عزیز یاران طریقت مین سے اور ایک اگرچہ سلسلہ مین داخل نہین مگر مین نے کبھی اُن دو اور اس تیسرے مین فرق نہین سمجھا اور یہ تیسرے صاحب بھی ہمیشہ میرے بجا اور بیجا احکامات کی تعمیل کرتے رہے میرے پیارے بچے تمکو معلوم ہے کہ مین نے اِن ساتون مین سے ایک سے بھی مفت روپیہ نہین مانگا تھا جس کو لکھا یہی لکھا قرض دلوا دو جواب ان ساتون کا ایسا ہے جیسے ایکجا ہو کر آپس مین مشورہ کرکے لکھا گیا جنکے اصول ایک بنا پر ہین حالانکہ بعض ایسے ہین کہ جنھون نے ایک دوسرے کی صورت بھی نہین دیکھی اور اس وقعت کے لوگ ہین دو رشتہ دار تو وہ ہین جنکی آمدنی کا اندازہ سو روپے سے زیادہ ہے اور

دوستون مین سے ایک تمام ہندوستان کے مسلمانون مین مذہبی حیثیت سے باعزت مانے جاتے ہین آور آمدنی بھی ان کی ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے قریب ہے دوسرا ریاست کا کلکٹر ہے باقی تین حضرات مجھکو یقین ہے کہ مجھپر کوئی وقت خدانخواستہ پڑے تو پانچ پانچ سو روپیہ فراہم کرنے مین مجھکو دریغ نکرینگے مگر اس وقت اللہ تعالے نے اُن کی کوشش میرے معاملہ مین سرسبز ہونے دی اُنھون نے جائداد گرو رکھکر رقعہ لکھ کر ہر طرح سے مجھکو وہ قلیل رقم دلوانی چاہی جو مین نے مانگی تھی مگر افسوس نہین ہزارہا شکر ہے کہ اُن سے بندوبست نہوسکا شکر اس واسطے ہے کہ تم کو اور راشؔ کو اور دوسرے یاران طریقت کو ہادی مطلق ہدایت کرنے والا تھا کہ ہم اپنے ناشکر گزار بندہ کو جو نظاہر ہمارے اوپر بھروسہ کئے بیٹھا ہے تمھاری امداد کا محتاج نہین کرینگے ہم خود سب کچھ کرسکتے ہین مگر مین ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون اُنھون نے نہایت دلدہی سے میرے اس وقت مین جس کا اعادہ میری زندگی مین یقیناً آنے والا نہین کیونکہ ترپن برس کی عمر مین یہ پہلا موقع ہے میری امداد کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اچھا بدلہ دیوے اور اس سے وہ سبق لین کہ دنیا مین سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ کرنا بیکار ہے۔ ایک سال پیشتر مین نے سال گزشتہ کا تخمینہ اخراجات تین ہزار روپیہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب کام ہوگیا اور اب مجھکو اپنے کسی دوست کے امداد کی ضرورت نہین مین سب کو دعا دیتا ہون اور تم کو ہدایت کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو بطور یادگار اور ہدایت کے اپنے پاس رکھوگے اور ہمیشہ کسی کی امداد اور محبت پر سوائے اللہ تعالے کے بھروسہ نکروگے۔

مولانا صاحب ۔ فریدآباد مین میرے حقیقی بھانجے۔ سید اصغر علی کی یہ کوشش تھی کہ اگرچہ مجھ سے طلب نہین کیا مگر مین قرض لیکر ماموں جان کو دو سو روپیہ دون اُس نے بھی نہایت کوشش کی اسی اثنا مین خواب مین دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اور یہ کمینہ غلام ایک جگہ ہین حضور فرماتے ہین کہ اسکا فکر ہم کو ہے کسی کو اسکا فکر نہین چاہیے پھر میرے حضرت شیخ صاحب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اپنے گود مین بٹھاکر

فرماتے ہین کہ جب ہم کو اور ہمارے حضرت کو ان کا فکر ہے تو اور کسی کو فکر نہ کرنا چاہیے۔ یہ خواب سید اصغر علی نے تمام ہر انکے روبرو بیان کیا زیادہ سوائے سلام و شوقِ ملاقات کے کیا لکھون عاجز کلیمی غفرلہٗ

۱۰۔ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ

مکتوب چہارم ۴

ہوالکل

کہنے کو تو سب کہتے ہین محبوب خدا ہو	کھلتا نہیں یہ راز کہ تم کون ہو کیا ہو
تم جلوۂ معبود ہو یا شانِ خدا ہو	یٰسین ہو طٰہٰ ہو کہ لولاک لما ہو
ظاہر مین تو احمد ہو محمد ہو بشر ہو	باطن مین خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہٗ السلام علیکم۔ دہلی والے صاحبونکا ہجوم عرس شریف کے سامان کا جمع کرکے جا بجا بھیجنا قوالون کا پہر باہون شریف سے آنا اور کیا اور کیسا بخار کھانسی زکام کا زور اور آپ کا ادق سوال کہ جس نے بڑے بڑے علماء کو علماء کے فتوے سے کافر بنا دیا اور کس سے مجھ سے نادان ناواقف سے اب مین حیران ہون کہ کیا جواب ہادیٔ مطلق کی طرف رجوع کرتا ہون جو ہمیشہ قایم رہنے والا ہے دیکھون کیا جواب آتا ہے جو کچھ وہ لکھوا دے بس وہ میرا قلم لکھنا شروع کرتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھکو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ایک مین نے لوگون پر ظاہر کیا دوسرا پوشیدہ رکھا سورۂ کہف مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بتا رہا ہے کہ باوجود صاحب کتاب ہونے کے ایک دوسرے علم کے سیکھنے کی ہدایت ہوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دو ہین ایک کا نام علم سینہ ہے دوسرے کا نام علم سفینہ ہے صاحبانِ علم سفینہ کو زیبا نہیں کہ وہ علم سینہ والون کو برا کہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو برا نہیں سمجھا اور

علم سفینہ والون کولازم ہے کہ جس چیز کو وہ نہین جانتے دوسرے علم کے جاننے والون سے
دریافت کرین اور اِن پر کفر کا فتوئی نہ دین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور
کفر کا فتوے نہ دیا۔ اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دو شان کی
آیتین میرے پیش نظر ہین اور یہ دونون قسم کی آیتین گویا اس باب کی دو فصلین ہین
ایک فصل مین لکھا ہوا ہے وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور اِلَّا مَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ
اور حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا دعوے کہ پانچ چیزون کو
سوائے میرے کوئی نہین جانتا دوسری فصل مین مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ
وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ وغیرہ تو مولانا فی الحقیقت یہ مسئلہ مباحثہ
کرنیکے لائق نہین جیسے قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُسکا بطن اسیطرح حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُن کا بطن جو شخص جسکی تلاش مین ہر
کوشش کرے کہ اُس کو پالے بحث مباحثہ مین کیا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپنے
حضرات چشتیہ کا دامن پکڑا ہے آپ کوشش کرین کہ آپ پر شانِ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ
کھل جاے ورنہ بغیر اس علم کے آئے خلاف آیات قرآنی عقیدہ جما لینا اور ایک مختلف فیہ
مسئلہ پر دوسرے مسلمانون کیطرف بُرا خیال رکھنا جائز نہین آسان اور سیدھا راستہ علم فہم
و لو كنت اعلم الغيب الخ ہے اور نازک اور پیچیدہ راستہ يد الله فوق ايديهم
ہے اسی افراط و تفریط سے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ
اللہ تعالیٰ کے بیٹے ماننے والون کا مستقل نیا مذہب ہو گیا جس کو جہان تک علم ہو اس کے
موافق کہنا چاہیے اور علم سینہ کے جاننے والے ہمیشہ بحث سے پرہیز کرتے ہین اور
وہ علم بحث مین آہی نہین سکتا ملاحظہ کیجئے سورہ کہف کی بار کیون کو جس قدر آیات باتین
ہوئی ہین سب کا جواب اسی سے نکلے گا۔

مولانا ایک چھوٹا سا قصہ اور یاد آیا حضرت ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی خدمت

مین سلطان محمود کو بیحد عقیدت تھی ایک روز سلطان نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اپنے پیر و مرشد کی کچھ تعریف کیجئے۔ جواب دیا کہ جسنے میرے پیر و مرشد کو دیکھا وہ جنتی ہے سلطان نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزار ون کفار نے دیکھا اور وہ جنتی نہ ہوئے آپ کے پیر و مرشد کو جس شخص نے دیکھا وہ جنتی ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا محمود در سلطنت خویش حکمرانی کن در مملکت نبوت باادب باش حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را کہ دیدہ است سوائے خلفائے راشدین و معدودے چند یعنے عشرۂ بشرہ میرے نزدیک اس قصہ کا آپ کے سوال سے زیادہ تعلق ہے۔ زیادہ والسلام والشوق ٭ عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ

مکتوب پنجم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی زیدنی عشقہٗ ٭

السلام علیکم میرا دل چاہتا ہے کہ مین آپ کو ایک قصہ لکھون۔ مگر ایسا قصہ جس مین مبالغہ کا نام نہ ہو بالکل سچا مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ ایک معتبر نہایت پرانی کتاب مین مینے اس کو دیکھا ہے۔ لکھنؤ سے جس وقت گاڑی چلی ریل مین بیٹھے بیٹھے میرے دل مین اس قصہ کا سماں بندھا پنسل سے لکھنا شروع کر دیا۔ اب مین اس وقت ملک بنگال ضلع مرشدآباد مین ہون صاف کر کے بھیجتا ہون اُمید ہے کہ آپ اس قصہ کو پڑھکر نہایت خوش ہونگے آیندہ بھی اس قصہ کے متعلق اگر فرصت ملی اور مجھ کو یاد آیا تو پھر تحریر کرونگا وہ قصہ یہ ہے زمانۂ قدیم یعنی کیومرث سے بھی پیشتر کے ایک بادشاہ کا ذکر لکھتا ہون کیسا بادشاہ شاہنشاہون کا حاکم اس کے عدل کے سامنے نوشیروان کا عدل آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ سے کمتر اسکے حُسن کے مقابلہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن چاند کے مقابلہ مین ادنی تارا اُس کے جاہ و جلال کے مقابلہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا جاہ و جلال آسمان و زمین کا فرق اُسکی سخاوت کے سامنے حاتم طائی کی سخاوت ہیچ۔ اُس کی

حکمت اور ایجاد کے مقابلہ مین افلاطون وارسطو جیسے حکیم طفل مکتب سے کمتر سچ تو یہ ہے
کہ کتاب والا خود بھی اس کی پوری تعریف نہ کر سکا اب اس اصل قصہ کیطرف رجوع کرتا ہون
اسکی سلطنت اور رعایا کا انتظام بوڑھے شخصون کے سپرد تھا اور بادشاہ خود بھی انتظام
سلطنت مین اسقدر مصروف کہ رات کی نیند نہ دن کا کھانا نہ کپڑے کی خبر نہ بیوی بچون کا
غم سرے سے شادی ہی نہین کی بس کام تھا تو یہی تھا کہ میری رعایا کو تکلیف نہ ہو۔ اسکے سوا
انتظام سلطنت اس قدر پرانے لوگون کے سپرد تھا جنکو شیخ فانی کہنا زیبا ہو نہ خوردنی
کی خواہش نہ غضب نہ شہوت بس طاعت شہنشاہ کے سوا اور کسی قابل ہی نہ تھے
ایک مرتبہ بادشاہ کو خیال آیا کہ بوڑھے کارپرداز جو ہماری بے انتہا اطاعت کرتے
ہین۔ اِن کی اطاعت اس وجہ سے ہے کہ اِن مین نافرمانی کا مادہ ہی نہین ایسا ہوتا کہ
اب نوعمر طبیعتون کو انتظام سپرد ہوتا اور دیکھتا کہ وہ لوگ میری کیسی فرمانبرداری کرتے
ہین اس خیال کا آنا تھا کہ دربار عام کا حکم ہوا۔ چھوٹے بڑے سب عہدہ دار جمع ہو گئے
حضور شاہنشاہ نے تجویز پیش کی کہ ہمارا دل چاہتا ہے اب ہم انتظام سلطنت اپنی قیامت
نوعمر نوخیز لوگون کے ہاتھ مین دین۔ ایکدم سب بوڑھے بول اُٹھے کہ بھلا لڑکون نے بھی
انتظام سلطنت کیا ہے اِن مین غصہ ہے اور غصہ سے آپس کا نفاق بڑھے گا اور نفاق
سے فساد ہوگا وہ کیا انتظام سلطنت کرینگے۔ اجی حضور۔ ان ہی کے جھگڑے فیصل کرنیسے
حضور کو چھٹی نہین ملے گی۔ کس کا انتظام اور کیسا رعایا کا بندوبست۔ بادشاہ سلامت
چپ ہونیکو تو ہو رہے مگر خیال ضرور اس بات کا رہا کہ کرونگا مین ضرور ایسا اگر فی صدی
پانچ بھی اِن کی تجویز کے خلاف نئے نوعمر والے ہاتھ آ گئے تو بھی اِن بوڑھون کو ضرور قائل
معقول کرون گا۔ بادشاہ کے جاہ وجلال کے روبرو کسی کو دم مارنیکی جگہ تھی نہین اور نہ
بادشاہ کسی وزیر کے پابند تھے۔ اِن نوخیز نوعمر والون کو بلا ہی لیا اور پہلا سوال ان سے
یہی کیا گیا کہ کیا مین تمھارا بادشاہ نہین ہون کیا مین نے تمھاری پرورش نہین کی ہے سب نے

بالاتفاق اقرار کیا۔ انھون نے نہ کبھی بادشاہ کی صورت دیکھی تھی اور نہ کسی دربار مین کبھی باریابی کا موقع پایا تھا جب سے پیدا ہوئے جھونپڑے مین پرورش پائی سُنا کرتے تھے کہ ہمارا ایک بادشاہ ہے لیکن بوڑھے انکو پیش ہی نہ کرتے تھے۔ دفعتًا جاہ وجلال برداشت نہ کر سکے اقرار کرنا کیا زبان سے اقرار کیا اور اوندھے منہ ڈر کر گر پڑے۔ اِن مین سے بعض ڈرپوک ایسے بھی تھے کہ اوٹھے پھر گر پڑے اور بعض پہلی دفعہ گر کر کھڑے رہے اور بعض من چلے ایسے بھی تھے کہ کھڑے ہی رہے۔ مگر اقرار سب نے کیا۔ بادشاہ واہ رے بادشاہ تیرا حلم تیرا رحم تیری عدل گستری باوجودیکہ آپ قیافہ شناسی مین بھی لاثانی ہین اور سب کے چہرون سے سب کی تیورون سے سب کے دلون کا حال دریافت بھی کر لیا کہ کون دل اور زبان کی موافقت سے اقرار کرتا ہے اور کس نے فقط زبان ہی سے کہا ہے مگر فرمایا تو یہ فرمایا خیر اچھا جاؤ اور اپنی جگہ پر دوسرے حکم کے منتظر رہو کیونکہ انتظام سلطنت کوئی ایسی چیز نہین کہ پہلے ہی دن دربار مین آتے ہی وزرا کا قلمدان مل جائے یا نیابت سلطنت کا پروانہ حاصل ہو جائے سوچنے سمجھنے کا بھی تو موقع ملنا چاہیے اب حضور لگے تجویز کرنے، گو ان مین سے بعض نے مجھکو (حضور والا) بیوقوف بنایا گویا مین قیافہ شناس ہی نہین اور زبان سے کہکر چلدئے اور ہان بعض نے البتہ سچے دل اور زبان سے کہا ہے مگر جب تک امتحان نہ لیا جاوے کیونکر ایسی بڑی سلطنت کا انتظام ان نوخیز نوتجربہ کارون کو دیدون۔ ہان یہ مسئلہ تو بادشاہ سلامت نے اپنے دل مین طے ہی کر لیا تھا کرون گا مین ضرور ایسا خواہ چند روزہ انتظام کیواسطے ہو۔ آخر سوچتے سوچتے ترکیب نکالی کہ مین انکی آزمایش اس طرح کرون کہ ایک نئی چیز تیار کرا کے جسکو کسی نے نہ دیکھا ہو ایک میعاد کیواسطے ان کو بطور امانت کے سپرد کرون اگر اس امانت کے اچھی طرح رکھنے کا وہ انتظام کر سکے تو پھر مستقل ان کو نیابت کا فرمان دیدیا جائے۔ ورنہ پھر ایسون کو وہی سزا دیجائے جو بادشاہ کے دھوکہ دینے والون کو دینی چاہیے۔ اس تجویز کو اپنے ذہن مین پختہ کر کے ایجاد کیطرف طبیعت دوڑائی واہ رے بادشاہ تیری حکمت اور تیرا ایجاد۔ بادشاہ سلامت نے نہایت عرق ریزی اور

اور مدت کی کوشش سے ایک صندوقچہ بنایا میں صندوقچہ لکھتا ہوں وہ تو ایک عجیب چیز ہے
نہ اُس جیسی کسی نے پہلے دیکھی تھی نہ پھر ایجاد ہوئی صندوقچہ جادو کا صندوقچہ یا لوح سلیمانی
یا جام جہاں نما غرض کیا کہوں کہ وہ کیا چیز تھی تمام سلطنت کے بڑے سے بڑے ہوشیار کاریگر
بلائے گئے اور خود بادشاہ سلامت نے اپنے دست مبارک سے بھی کام کیا تو ایک عرصہ کے
بعد یہ عجیب چیز تیار ہوئی کوئی اس کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا اور کوئی بادشاہ سلامت
کی کاریگری پر عش عش کرتا تھا دنیا میں سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہیں مگر واقعی بات یہ ہے
کہ بادشاہ سلامت نے بنالی اور جب بنکر تیار ہوا تو بادشاہ سلامت نے اسکے بنانے
پر فخر کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالے اور اپنی صناعی کی خود ہی آپ نے تعریف کی
خیر میں اب اسکو صندوقچہ ہی کہتا ہوں بعض کچھ ایسے پیچیدہ اس میں خانے ہیں کہ حیرت
ہوتی ہے۔ کوئی بڑا کوئی چھوٹا کسی خانہ کی کوک دینے سے اس کے متعلق اور خانہ بھی کھلجاتے
ہیں کسی خانہ کی کوک دینے سے اندر کے خانوں کا پتہ بھی نہیں چلتا سب سے زیادہ حکمت یہ تھی
کہ صندوقچہ کے ایک رخ پر حضور پر نور بادشاہ سلامت نے اپنی تصویر کی بھی ایک جھلک
رکھی تھی جو بغور دیکھنے سے معلوم ہوجاتی تھی۔ الغرض اسکا تیار ہونا تھا کہ بادشاہ سلامت نے
جشن عام کا حکم دیا انتظام ہونے لگا بوڑھے جوان اور بچہ ہر ایک قسم کے اعلیٰ اور ادنےٰ
رعایا خاص جشن کے روز حاضر ہوگئے بادشاہ سلامت نے اول تو سب کو وہ عجیب چیز
دکھلائی۔ ہاں میں اتنا لکھنا بھول گیا جب تمام رعایا کو اُس عجیب چیز کے چاروں طرف
جمع کیا تو نوخیز رعایا کا مجمع جنکے امتحان کیواسطے یہ عجیب چیز بنائی گئی تھی اس صندوقچہ
کے اس رخ کی جانب تھا جس میں بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک پڑتی تھی یعنی صندوقچہ
کا تصویر والا رخ اِن نوخیزوں کی طرف تھا بادشاہ سلامت نے کچھ اپنی تعریف و توصیف کر کے
فرمایا کہ یہ صندوقچہ یا نو ایجاد چیز بطور امانت ہم اپنی رعایا میں سے کسی کو دینا چاہتے ہیں جو
کوئی اس کا حق ادا کرے اور جیسی لیجائے ویسی ہی دیدے تو ہم اس کو ایک مدت

کیواسطے جب تک ہمارا دل چاہے اس کے پاس رکھیں گے اور پھر واپس لے لینگے چونکہ
نوخیز رعایا کے علاوہ تمام رعایا مین سے کم ایسے تھے جنھون نے اس پیچیدہ صندوقچہ کو
بنتے نہ دیکھا ہو یا وہ خود بنانے مین بطور امانی کے کاریگر کے کام کرتے نہ رہے ہون اور
اُس کے پیچ و خم سے واقف نہ ہون۔ الغرض قریب قریب سب ہی تو واقف تھے لہذا
سب نے بالاتفاق رکھنے سے انکار کردیا بادشاہ سلامت کی اب یہی نوخیز رعایا رہ گئی۔
جسکی ناتجربہ کاری سادہ لوحی سے اسی پر سب کی نظر تھی کہ یہ قبول کرلیگی سوان مین سے
کسی نے اسکو کھلونا سمجھا اور کسی نے بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک دیکھ لی۔ الغرض
نتیجہ پر غور کئے بغیر جھٹ قبول کرلیا آپ خیال فرمائین بادشاہ سلامت کا اس شوق سے
بنانا اور تمام رعایا کا قبول نہ کرنا بادشاہ کے واسطے یہ ایک ایسی رنج وملال کی بات تھی
کہ اگر یہ ناتجربہ کار بھی اسکو قبول نہ کرتے تو گویا بادشاہ کی امانت رکھنے سے اوسکی حفاظت سے
تمامی رعایا نے جواب ہی دیدیا تھا جس مین بادشاہ کی بڑی سبکی تھی۔ صاحب کچھ ہی ہو
مین یہی کہونگا کہ وہ ناتجربہ کار تجربہ کارون سے بڑھ گئے۔ اگر بادشاہ شہد رکھنے کیواسطے
دے تو لائیے اور زہر رکھنے کیواسطے دے تو چاہیے۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔
یہ بھی خوب ہوا اچھا ایک گنگھنا کتا بادشاہ نے امانت دیا تو ہم کو چاہیے کہ اسکو پیار
چمکار کر رکھیں اسکو رام کرلین نہ ہوگا رام تو کاٹ ہی تو کھائیگا پھر کسکا کتا۔ بھئی چاہے
کچھ ہو مجھکو اگر ایسا موقع ملتا تو مین جھٹ سے سب سے پہلے لے لیتا مگر اسمین بات یہ ہوتی
کہ سب کے انکار کے بعد اس نے لیا اور اسطرح بادشاہ کے دلمین گھر ہوگیا کہ نوخیز
رعایا نے قبول کرلیا اور اس کو اٹھا لیا۔ اُٹھا لینے کی ترکیب اگر آپ مجھسے پوچھین گے تو
اُسکی تشریح بھی انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بیان کرونگا وہ بھی نئی ہے۔ بس بادشاہ
اسکی قدردانی سے اس قدر خوش ہوئے کہ چندروز انتظام کیواسطے اپنی نیابت کا
تمغہ امتحان سے پیشتر دیدیا اور ان سب سے جنھون نے لینے سے انکار کیا تھا انکار کر

کہا کہ اب تم میرے نائب کے پاؤن پڑو ورنہ مین خفا ہوجاؤنگا بوڑھے پُرانے درباریون نے
حکم کی تعمیل کی مگر ایک قسم کی رعایا جو دربار مین شامل تھی مگر بہ نسبت اُن بوڑھون کے جوانی بھری
آتشی مزاج تھی اِن کو نہایت طیش آیا کہ کل کے لونڈے کیلئے حکم ہوتا ہے کہ اُنکے قدمون پر سر رکھو
واہ حضرت یہی انصاف ہے ہمکو دیکھئے اور انکو آخر یہ رعایا کا گروہ باغی ہوگیا۔ مگر بغاوت کس قسم
کی اِس پادشاہ کی سلطنت کی وسعت اِسقدر وسیع کہ اس سے باہر ہونا تو ممکن نہ تھا اور نہ بادشاہ
ایسا غصہ والا جیسے کہ اس زمانہ کے پادشاہ ہوتے ہین بس دربار بند کردیا گیا اور یہی سزا کافی
سمجھی گئی۔ مگر وہ لوگ اپنے ذمہ کا کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے مولانا آج مجھکو پانچروز سے سخت
کھانسی ہے اور خشک ہے نہایت تکلیف دیتی ہے دل تو چاہتا تھا کہ اور لکھون لیکن نہین اب آپ
اس قصہ مین جو کچھ سوال مجھسے کرینگے اُسکے جواب مین کچھ اور لکھونگا میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ان
مولوی صاحب واعظ کو جو چلتے وقت میرے پاس آئے تھے اور اپنی پرنسپل صاحب کو بھی فقط یہ قصہ الا
حصہ دکھاوین اور بس پیر اسلام کہدین کیا تعجب ہے کہ اِن حضرات نے بھی یہ قصہ کہین دیکھا ہو اور مجھکو اُنکی یاد سے
اور زیادہ یاد آجائے پیارے پیارے میان سلمہٗ کو سلام شوق ۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ روز دوشنبہ ۲۲ محرم ۲۰ھ

مکتوب ششم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد مغز اللہ خان صاحب چشتی سلمہٗ

السلام علیکم مجھکو نہایت کم فرصت ہے برخوردار حامد محمود کلیمی سلمہٗ نے یہ قصہ نقل کردیا ہے۔
ہان جب وہ صندوقچہ دیا گیا تو بادشاہ سلامت نے بوڑھون سے نظر بچا کر اس صندوقچہ کے
بھیدون سے اور تمام چھوٹے بڑے خانون سے ان امانت دارون کو واقف کردیا اور بڑے بڑے
خانوں کی بھی کنجیان عطا کردیگئین اور تاکید کردیگئی کہ روزانہ اسکو کوکتے رہنا اور جس خانہ کی جو کنجی ہے نمبر
دیکھکر اس کنجی سے کوکنا کبھی نہین بگڑے گا اور چھوٹے چھوٹے خانہ اور عجائبات جو کہ اس صندوقچہ مین
ہین جب ایک عرصہ تک اسکو ٹھیک وقت پر کوکتے رہوگے تو وہ خود تم پر ظاہر ہوتے جائینگے

کیونکہ ہم نے اِس طلسم مین اسی قسم کی کاریگری کی ہے کہ زیادہ تکلیف اُٹھانی نہ پڑے ہان اگر
ایک کنجی دوسرے خانہ مین لگادین یا وقت بےوقت کوک دیا تو یاد رکھو کہ یہ سب خانہ خراب
ہوجائینگے اسکے چھوٹے خانے بجائے کھل جائینگے ہمیشہ کیواسطے بند ہوکر ٹوٹ جائینگے پھر تمکو
سب کے سامنے شرمندگی ہوگی اور مجھکو ان بوڑھون کے سامنے خفگی ضرور ہوگی۔ اگر تمھارا
صندوقچہ خراب ہوجائیگا تو بڑی خرابی ہے اسکو درست کرنا نہایت مشکل ہوگا۔ مین تو تمسے
اِس عرصہ تک اسطرح بے تکلف ملونگا نہین۔ جبتک کہ امانت واپس لیلون۔ ہان یہ لطف
رعایت اور رحم برحال رعایا یہ ہے کہ مین وقتاً فوقتاً اُن لوگون کو یکے بعد دیگرے تمھارے
پاس بھیجتا رہونگا جسکو مین اسکے بنانیکی سند دونگا وہ بناسکین گے اگر تم انسے درست
کرالوگے تو جب بھی خیر ہے ورنہ پھر تمکو سب بڑی سند دونگا وہ بناسکینگے اگر تم انسے درست
میری سند ین اور اِس طلسم کے کھولنے کے منتر ہر زبان مین ہونگے تمکو جانچ کرنی ہوگی کہ کوئی
غیر سند یافتہ شخص یا جعلی سند دکھا کر تمھارا صندوقچہ بنانیکا ذمہ لے اور بجائے درست کرنیکے
اور رہا سہا خراب نہ کردے اچھا رخصت نائب السلطنت کو بڑے جاہ و جلال اور عزت
کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اردلی خواصی زیب و زینت نوکر چاکر سب بادشاہ نے
اپنی طرف سے دیئے اور دو مخبر خفیہ کر کے سپاہی بھی ہر ایک کے ساتھ کر دئے کہ دیکھتے
رہو کہ یہ لوگ اِس امانت کا کیا حشر کرتے ہین۔ وہ جوان آتشی مزاج جس نے اسکی تعظیم
نہین کی تھی آتش حسد سے جلنے لگے اور نائب السلطنت کو بیعزت کرنیکی فکر کرتا رہا۔ یہان
تک کہ دھوکہ دیکر بادشاہ سلامت کے خاص عطا شدہ محل سے نکلوادیا اب یہ دل چاہتا ہے
کہ جس قدر اِس طلسم یا صندوقچہ کا حال مین نے پرانی کتاب مین دیکھا ہے یا اُس کے کسیقدر
ماہرون سے سنا ہے بیان کرون تاکہ آپ کو اور زیادہ لطف آئے۔ یہ جادو کا بُت لا مٹی
پانی سے بنایا گیا تھا تو خانہ یا سوراخ اسمین تھے دسوان ایسا کہ وار پار ہونا اسکا کچھ موہوم سا تھا
مگر زیادہ کارگری کی یہ بات تھی کہ اِس صندوقچہ کے اندرونی خانونکی ساخت اِس دسوین خانہ سے

زیادہ تعلق رکھتی تھی یہ زمین پر رکھا ہوا تھا - دیکھنے والے اسکا عرض کم اور طول زیادہ بتاتے
ہین اسکے چار پائے بھی تھے تو ظاہری خانے علیحدہ علیحدہ کام کے تھے ہر ایک سے جدا کام لینے والا دو
کام لے سکتا تھا مین چاہتا ہون کہ دنیا کی کسی چیز سے تشبیہ دون تو کوئی چیز سمجھ مین نہین آتی اور
آتی ہے تو آدمی کی صورت سے بہت مشابہ ہونے کیطرف دل راغب ہوتا ہے مگر آدمی تو چلتا پھرتا ہے
وہ ایک چیز زمین پر رکھی ہوئی یا پڑی ہوئی تھی اس مین ہرگز جان نہ تھی سوائے پانی اور مٹی کے
کوئی چیز اسمین نہ تھی اندر کے خانون کا حال کون بیان کر سکتا ہے کہ اس مین کیا کیا تھا ارسطو اور
بقراط جیسے اگر اسکو دیکھتے اور ہزار ہزار برس زندہ رہتے تو بھی اس کا پورا بھید نہ بیان کر سکتے
دنیا مین جس قدر ایجادین ہوتی ہین اور ہونگی سب اس مین خفیہ طور پر رکھی گئی تھین - ریل تار
گراموفون - کیمرہ - فوٹو - ہوائی جہاز جس قدر ایجادین ہین وہ سب اس طلسم مین موجود تھین اسکے
اسقدر عجیب پردہ رکھے گئے تھے کہ دنیا کے کسی عاقل نے اسکی پوری سیر نہ کی ہوگی ہان اس نوخیز
رعایا مین وہ ضرور اسکو جان گیا جسکو خاص بادشاہ سلامت نے خود واقف کر دیا اور ٹوٹا ہوا بنا نا سکھا دیا
امانت صندوقچہ یا طلسم جسوقت امانت برداروں نے لیا ہے وہ بھی ایک عجیب بات ہے جو کسیطرح آدمی
کی سمجھ مین نہین آسکتی امانت خواہ کسی قسم کی ہو کوئی تو بغل مین دبا کر لیجاتا ہے - کوئی ہاتھ مین اٹھا لیتا ہے
کوئی سر پر رکھ لیتا ہے ان باتون مین سے کچھ بھی نہ تھا اس بیجان چیز کو اسطرح اور اس قسم سے اٹھایا
کہ خود اس مین غایب اور وہ زندہ ہو گئی اب دیکھا گیا تو دو پاؤن سے چلتی پھرتی ہے اور دو شکل
ہاتھون کے لٹکتے ہوئے ہین - اب اسکی مثال مجھے نہین دکھائی دیتی ہے جو مین آپ کو دون
کہ اٹھا کسطرح لیا ہان اسوقت ایک مثال خیال مین آگئی مین نے تو اسکو دیکھا ہے آپ نے
بھی ضرور دیکھا ہوگا عرصہ دراز ہوا کہ دہلی مین ایک شخص آیا تھا وہ غبارے مین اڑتا تھا اسکا
تماشا دیکھنے کیواسطے بہت لوگ جمع ہوئے تھے چونکہ وہ ایک نئی بات تھی مین بھی اس کے
دیکھنے کیواسطے گیا تھا ایک کریچ کا سا بہت بڑا غبارہ تھا جیسے بارات شادیون مین چھوٹے چھوٹے غبارے ہوتے
ہین اور چھوڑے جاتے ہین لیکن مذکورہ بالا غبارہ بہت بڑا تھا اسکو پھیلا کر بہت سا دھوان کیا گیا

اور دھوان اس مین جانا شروع ہوا اس کے اندر دھوان جسقدر جانا شروع ہوا اور دھوان
جسقدر بھرتا جاتا تھا وہ پھولتا جاتا تھا یہان تک کہ پورا پھول کر زمین سے اٹھا اور وہ شخص اس مین
لٹک گیا اور غایب اب اس غبارہ کے اندر دھوان ہی جسکو کالی ہوا کہنا چاہئے اور باہر بھی
ہوا ہے مین نے اگر عربی پڑھی ہوتی تو کہتا مَحْمَلُهُ الدُّخَانُ بس میری سمجھ مین تو اسطرح امانت دار
نے امانت کو اٹھا لیا وہان تو غبارہ مین فقط کپڑا اور موم یا اور کوئی مصالحہ تھا اور اس امانت مین
مٹی اور پانی مگر جسوقت وہ زمین سے بلند ہوا تو دھوان جو آگ کا ایک شعلہ ہی اور ہوا اسمین موجود تھی
اسیطرح امانت دار نے جو مین امانت کو غبارہ کی طرح اٹھا لیا۔ ہوا بھی اسمین پائی گئی اور اس طلسمی
صندوقچہ کے تمام کل پرزہ چلنے لگے بوڑھے اور جوان دیکھکر کیون نہ حسد کرین یہ بچے بھی
بڑے بازیگر تماشہ گر نکلے اور اس پر طرّہ بادشاہ سلامت کی یادگار تصویر جیسے سونے مین سہاگا
بادشاہ سلامت کی یادگار سے یہ مطلب نہین کہ بادشاہ سلامت نے دنیا سے سفر کر لیا ہرگز
نہین ابھی تو وہ امانت واپس لینگے اور پھر خدا جانے کیا کیا حشر ہوگا یادگار کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ
دار الخلافہ سے دور دور کے شہرون مین بادشاہ کی تصویرین لگائی جائین جیسے اسوقت کو بادشاہ
کی تصویرین ہر ایک تھانہ مین موجود مین آپ فرمائینگے کہ ایسا جلیل القدر اور بے مثل تو بادشاہ
اور اسکا اتنا کچھ ذکر مگر نام ہے کہ کہین ملتا نہین ہو کو لعیا حب جسقدر قصہ ہین تمام دنیا یک زبان
ہو کر کسی قصہ کو سچا نہین بتاتی اختلاف ضرور ہوتا ہی کوئی سچا بتاتا ہے کوئی جھوٹا چنانچہ اس
بادشاہ کے ہر ولایت مین جدا جدا نام ہین۔ منترون مین جدا جدا طور پر رعایا یاد کرتی ہی مثلاً ہندوستان
مین جو نام ہے وہ انگلستان مین نہین جو عرب مین نام ہی وہ فرنگستان مین نہین ہر ایک نے اپنی اپنی
زبان مین علحدہ علحدہ نام رکھ لئے ہین یا بادشاہ سلامت نے خود ہی اپنی رعایا کی آسانی کیواسطے
جدا جدا نام بتا دئے ہین اب لطف یہ ہی کہ ہندوستان والا انگلستان والے سے ملتا ہی تو اپنے
بادشاہ کا نام لیتا ہے اور ان مین سے ہر ایک اپنے بادشاہ کی عظمت اور بڑائی بیان کرتا ہے
ایک کہتا ہے یہ بادشاہ کا نام ہے۔ دوسرا کہتا ہے نہین یہ ہے۔ دونون آپس

مین جھگڑتے ہین اگر دونون دونون زبان جانتے ہوتے تو فی الحقیقت سمجھ مین آجاتا
کہ ایک ہی بادشاہ کے دو نام ہین بوجہ اس کے کہ ایک کی زبان دوسرا نہین جانتا
خواہ مخواہ لڑتے ہین تو مجھکو اندیشہ ہوا کہ اختلاف کہین میرے قصہ کو جھوٹا نہ کردے مین نے
بادشاہ کا نام نہین لکھا اور لکھتا تو کہان تک وہ تو اس قدر زیادہ ہین کہ جن کا شمار قوت
انسانی سے باہر ہے تو بس بادشاہ سلامت ہی مین تو کھونگا پتہ دینے کے واسطے اتنا ہی
کافی ہے زیادہ والسلام و شوق ملاقات عاجز کلیمی الدھلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہفتم

عزیز دل و جانم قوت روح روانم مولوی سید فقیہ الدین صاحب عرف پیارے
میان صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم

اے بہ درماندگی پناہ ہمہ	کرم تست عذر خواہ ہمہ
قطرۂ زآب رحمت تو بس است	شستن نامۂ سیاہ ہمہ
خسرو از تو پناہ می جوید	اے پناہ من و پناہ ہمہ

ایک کارڈ آپ کا ملا۔ شیخ حمید اللہ مرحوم کا حال معلوم ہوا۔

عیب رندان مکن اے خواجہ کزین کہنہ رباط	کس ندانست کہ رحلت بچہ سال خواہد بود

کے علاوہ کرات و مرات تجربہ ہوا ہے کہ حضرت پیران عظام کا وہ کرم ہے جس کا بیان
نہین ہو سکتا مین نے خود دیکھا ہے کہ اکثر ایسی جگہ خاتمہ بخیر ہوا ہے اور یہی اصل مقصد ہے
میرے یاران طریقت مین ایک عورت مسماۃ عصمت بی سکنہ پنجاب جو اسم با مسمےٰ
بھی تھی جس کے مکان مین مین موجود تھا وہ بیمار تھی بیماری کی تشدد مین جب کہ اس کی
آنکھین بند تھین۔ اسنے مجھسے پکار کر کہا کہ پیر سائین کوئی شاہ صاحب آئے ہین
مین نے اس سے کہا کہ دریافت کرو کہ کہان سے آئے ہو اس نے باواز دریافت کیے

اور جواب دیا کہ دہلی سے آتا بتاتے ہیں پھر مین نے کہا کہ دریافت کرو کہ نام کیا ہو اُسنے باواز
بلند پھر دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے اُس کا جواب پاکر اُسنے ہاتھ پھیلا کر اور غل مچا کر
کہنا شروع کیا کہ یہ تو میرے شاہ کلیم اللہ رح ہین روحی فداہ مجھکو یقین ہو گیا کہ اس کا آخری
وقت ہے مگر مجھ کو اُس پر رشک ہوا اور یہ شعر ورد زبان تھا۔

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین	اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

اس کے مکان سے تو مین اُسیوقت روانہ ہو گیا اور جاڑا لیکن وہ صبح تک رخصت ہوگی
ایسے ہی اور بہت سے واقعات ہین جن سے حضرات پیران عظام کی دستگیری کا ایسے وقتون
مین یقین کامل ہوتا ہے سچ ہے وہ جس صورت مین چاہے دستگیری کرے ایسے سخت
موقع پر کیون نہ دستگیری ہوگی جبکہ ادنی ادنی باتون کا خیال ہے۔ اسی سفر جنگال مین
چونکہ مین دودھ اور کدو کے علاوہ کچھ نہین کھاتا تھا ایک شخص کے ہان دعوت تھی اس کو
دودھ نہین ملا۔ مولوی احمد جی صاحب چشتی کے طبقہ کے مرید تھے جس نے مجھکو کبھی دیکھا
بھی نہ تھا اس جگہ سے تین کوس پر مجھکو یہ کہتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ہمارے واسطے
دودھ لاؤ چنانچہ وہ اُسیوقت دودھ ہمراہ لیکر حاضر ہوا جسوقت کہ مجھکو ضرورت تھی۔ مولانا
صاحب کی خدمت مین سلام شوق عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہشتم

پیارے غیاث الدین پیارے سلمہ اللہ تعالےٰ نحمدہٗ و نصلے علیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ لوا پسی ڈاک تحریر ہے۔ عزیزی سید محمد مہدی علیصاحب کو لاریب
مجھسے بیحد محبت اور عقیدت ہے مگر غلبۂ شوق و محبت نے ظاہری الفاظ مین کچھ فرق ڈالدیا ہے
دوسرے سلوک کی کیفیت اِن سے زیادہ برداشت نہین ہوتی جذب کا اثر بڑھ
جاتا ہے۔ آپ لوگ مولوی ہین آپ کی تعلیم آسان نہین توحید اور کفر کا

فقر مین پورا پورا مقابلہ ہے اور مقابلہ مقاتلہ سے ہوتا ہے تو تو مین مین لاٹھی جوتے کی لڑائی نہین بلکہ وار پار کی لڑائی یا تو فقیر یا کافر یا ادھر یا اُدھر۔

شیخ کامل کی ضرورت ہے اور یہان شیخ کامل واقف کار سے مراد لی گئی جو دوسرے کو اسکی باریکیون سے آگاہ کر سکے۔ سید صاحب نے بوجہ زیادتی محبت اور خصوصیت کے آپ کو الف۔ ب۔ ت۔ ث۔ بتادی حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جبتک لڑکا الف نہ یاد کرے اور کچھ بتانا نہین چاہئے اور پھر غلبۂ محبت اور جلدی مین کچھ الٹ پلٹ بھی ہوگیا جسکی آپ شیخ کی ابھی ضرورت نہین مگر یہ ضرور ہوا کہ مجھکو شبہ ہوگیا کہ سید محمد مہدی علی صاحب کچھ بھول تو نہین گئے اِن کو ضرور چند روز میرے پاس رہنا پڑیگا اب اگر آپ کو کچھ اس طرف رجوع کرنا ہو تو جبتک چند روز صحبت مین نہ رہین گے۔ اِن امور کا سمجھنا خارج از قیاس ہے آپ چونکہ مولوی ہین آپ کو پورے طور پر صاف طرح سے سمجھنا چاہئے کیونکہ خطرات آپ پر زیادہ وارد ہون گے اس لئے کہ آپ کے خیالات بوجہ علمیت کے زیادہ وسیع ہین مین بہت مختصر طور پر اس معاملہ کی نسبت چند سطور مین تحریر کرتا ہون کئی دفعہ اسکو پڑھکر سمجھ لیجئے جس مسلمان پر یہ خطرات وارد ہونے لگین کہ اس علم ظاہری کے علاوہ کوئی اور علم بھی ہے یا یون سمجھ مین آئے کہ ہم نور ایمان حاصل کرنیکی کوشش کرین۔ یا حلاوت ایمان ملے یا لطف عبادت حاصل ہو یا ایسی کوئی بات ہو جس سے ایمان پختہ ہمارے قلب مین آ جائے یا اطمینان قلب حاصل ہو یا وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ کا مصداق ہو تو اسکو اسیطرح تلاش کرنی چاہئے جیسے آپ نے شفیق استاد کی تلاش کی اور علم حاصل کیا اسیطرح کسی شخص کو جو اس کے علم کے اندر آسکے احاطہ کی قید مین اس کو بتا سکے تلاش کرے اور ضرور اسکا شاگرد ہو تاکہ وہ بھی پہلے استاد ظاہری کی طرح اس کو آمادہ اور شائق سمجھکر اسکے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئے اور سبق پڑھائے پھر وہ استاد جسکو پیر و مرشد کہتے ہین آول اول مجاہدہ بتائیگا جو اس زمانہ مین بوجہ کمی ہمت اور طلب کا ذب کرنا نہین چاہتے پھر شیخ رابطہ

بتائے گا۔ اسوقت عام طریقہ اس کا یہ قرار دیا گیا ہے کہ صورت شیخ ہر وقت اپنے سامنے رکھو یا خانہ مین نماز مین ہر جگہ یہ تو عند الشرع شریف شرک ہے اور جسکو رابطہ شیخ بتایا گیا ہے اِس کے معنون سے بھی خلاف ہے مگر بوجہ ناواقفیت زیادہ یہی بتایا جاتا ہے ہر وقت نہین بلکہ کسی وقت دن رات مین مقرر کرکے تنہا بیٹھین گھنٹہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ چار گھنٹہ زبان کی نوک تالو سے لگا کر ناف سے سانس لے لفظ اللہ کے ساتھ سانس کے اندر جانے مین کہے اللہ اور باہر نکلنے مین کہے ھو مگر اللہ اور ھو دونون خیال کے ساتھ زبان سے نہین اور سانس روک روک کے نشست مین اپنی آنکھ بند کر کے ایسا سمجھین شیخ کو یعنی پیر کو یعنی اُستاد کو سمجھے کہ وہ بیٹھا ہے مین نہین ہون اور اُسکے جواز کی سند ہر ایک جاہل مسلمان جانتا ہے پھر اس کے بعد چلتے پھرتے ہر وقت مین اپنے آپ کو محو کرے اور صورت مرشد کی قایم کرے اب رہی نماز تو آپ۔ الف۔ ب۔ ت سیکھتے ہین نماز یعنی وہ نماز آپ پر فرض نہین جب آپ بالغ ہو جاینگے تو وہ نماز آپ پر فرض ہوگی یعنی جب منی آپ مین سے بالکل نکلجائیگی تو آپ بالغ ہون گے تو نماز بھی آپ کو خود بخود آجائے گی اور انشاء اللہ تعالے سمجھا بھی دیا جائیگا۔ اب رہا یہ کہ صورت شیخ آتی ہے مین اسکو نکالتا ہون آپ بڑا ظلم کرتے ہین انصاف کیجیے تمام احکام شریعت اختیار پر ہین نہ کہ اضطرار پر آپ نماز مین بلائین نہین اور اگر اضطرار سے آجائے تو آپ کا اختیار نہین جب اختیار نہین تو شرع شریف کا حکم نہین ہان اس کو اس بے اختیاری مین کیا تو سنئے جب آپ کا اختیار اُس صورت کے آنے مین نہین تو سمجھ مین کیا اختیار ہے مگر بہر حال ہے تو شیخ کی صورت۔

شیخ کی صورت سے موٹا سنڈا امام ہمارے آگے کھڑا ہوتا ہے تو نماز مین کچھ نقصان نہین آتا اور ہمارے اختیار سے باہر ایک لطیف شئے بغیر سایہ اور جسم کی شکل ہمارے سامنے آتی ہو جس سے ہمارا قلب نرم ہوتا ہے رقت کی آمد ہوتی ہے اللہ تعالی کی طرف دل رجوع ہوتا ہے تو وہ پھر کیون حرام ہوگی مگر ہان ان تعریفون کے ساتھ ہیں اگر آپ اسکو

بلا یکین تو بیشک نقصان کی بات ہے۔ شرک کی تعریف مین ضرور آجائیگا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رب العزت کے معاملہ کو ابھی رہنے دیجئے فقط مرشد سے غنٹ لیجئے۔

اسکے بعد یہ دو سیڑھیان ہین اور جو کچھ شرع نے بتایا ہو ان دونون کو آپ وہی سمجھتے ہین اور تعلیم فقیر مین جبتک صحبت نہو کچھ نہین ہوتا۔ مین نے لکھ تو ضرور دیا ہو مگر مجھکو ہرگز امید نہین کہ آپکی تسلی ہوجائیگی روبرو بفضلہ تعالیٰ ضرور آپ مطمئین ہوجائینگے۔ واللہ اعلم بالصواب ؛ فقط

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۵ء

مکتوب نہم

مولانا سید فقیہہ الدین صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم آپکا کارڈ بھی آگیا دوسرا کل پہنچا مشرح اور مفصل جواب یہ ہے ؎

چو یوسف کسے در صلاح و تمیز	لبسے سال باید کہ گردد عزیز

اول چار ماہ تک زمین کو درست کیا جاتا ہو ہل برابر چلائے جاتے ہین پھر اسمین گوہر بیج ڈالا جاتا ہو پانی دیا جاتا ہو جانورون سے حفاظت کیجاتی ہو چھ ماہ تک انتظار کیا جاتا ہو پھر کاٹا جاتا ہے بہت سی مشقتون کے بعد گندم گھر پر لائے جاتے ہین پھر انکو پیسکر آٹا گوندھا جاتا ہو آگ جلاکر توا گرم کیا روٹی پکی یہان تک کہ نوالا حلق مین ڈالا اب بھی کچھ کام نہین چلا جبتک کہ منہ نہ ہلایا جائے جب منہ چلایا گیا تو نیچے اترا اس قدر تکالیف اٹھاکر روٹی کھائی۔ اس سے وہ نتیجہ نکلا کہ جسکے انجام سے خود نفرت آئی تو بس جسکا انجام خوش آیندہ اور تازگی روح کا باعث ہو اسمین اسقدر جلدی محنت تو چوبیس گھنٹہ مین ایک گھنٹہ بھر بھی کامل نہین اگر من اولہٖ الی آخرہٖ تمام روز شب ساڑھے چار مہینہ اسکو کوئی شخص آپ جیسا کرے تو مین رقت اور لطف اور مزہ سب کا ذمہ دار ہون مگر ہائے اسقدر طلب کہان میرے پیارے میان مین نے والدین اور گھر بار لطف دنیاوی مزہ دار کھانا ملنا جلنا سب ترک کردیا۔ تو چھ ماہ بعد اسقدر اثر ہوا کہ رقت ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھی۔

محبت اور شوق ہر وقت سمندر کی لہر کیطرح رہتا تھا اول تو یہ کمی ہو کہ آپنے اپنے تئین کسی سلسلہ منسلک نہین کیا۔ فقط آپکے پیر انور کثرہ آنیکی وجہ سے مجھکو آپسے تھوڑا سا تعلق ہو جو کچھ اب ہو رہا ہے تھوڑی سی محبت کا نتیجہ ہے ؎

چو پسندت کہ سعد از عشق او حاصل چہا داری ⁂ ملا انتہائے گوناگون چرا جہائے بے مرہم
کفر کافر را و دین دیندار را ⁂ ذرۂ دردے دلِ عطار را

محبت سے فقط درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو اسکے مقابلہ مین نہ کوئی جنت اسکتی ہے اور نہ حور۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسقدر آپ پر فضل کیا ہو کہ دل لگنے لگا تو اسکو بخشش ایزدی سمجھئے اور اسوقت کو جبتک کہ آپ پابجولان ہون غنیمت سمجھئے مین تین دفعہ اس سے بھاگ کر مفقود الخبر ہوا تھا اس لئے کہ ؎

در راہِ خدا اگر رہ زنانند ⁂ آن راہ زنان ہمین زنانند

جنیٹھ اور رامپور جس جگہ آپ جائینگے وہ لطف آنا غیر ممکن ہے۔ اب محافل ومجالس اکثر پیران عظام کیواسطے نہین کیجاتین بلکہ اپنا ارشاد اور اعزاز و نام بڑھانیکے واسطے کیجاتی ہین تاکہ اس نام سے روپیہ جمع ہو جائے تو جب یہ نیت ہو تو کسطرح پیران عظام کے احکام پر عمل درآمد ہو جو کچھ آپنے کثرہ مین دیکھا وہ بالکل اس سے دور ہے تین سو روپیہ کا مین اس عرس شریف مین قرضدار ہوا جو اب تک آدھا بھی ادا نہ ہوا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے اور تمام سال کوشش کر کے ادا کرتا ہون نیت المرء خیر من عملہ آپ تو خود جانتے ہین جیسی نیت عرس کرنیوالے کی ویسا اثر۔ اب آپ کہین گا نا سنین اور محنت کیجئے ہرگز دعویٰ محبت کند و دل بمحبوب نہ دہد محبت است اس فقرے مین ایک شکل کے تین لفظ ہین تینون پر نقطہ نہین ہے آپ خود پڑھ لین اس سبق مین آپ جلدی نہ کرین اسکو آپ خوب یاد کر لین کیونکہ یہ قاعدہ ہے جب آپ قاعدہ اچھی طرح یاد کر لینگے تو پھر تمام سبق آسانی سے آجائینگے ؎

شود سالک ز بند خود رہا آہستہ آہستہ ⁂ پرِ پرواز دستِ خود زنگ جناب آہستہ آہستہ

صدف گوہر نماید قطرہ را آہستہ آہستہ	دل از خلوت کند کسب صفا آہستہ آہستہ
بدریا میتوان شد آشنا آہستہ آہستہ	بصاحب مشربان بحیار نسبت کے شود پیدا

زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دہم

ھُوَالکُلّ

گرامی عزیز جانم مولانا احمد جی صاحب چشتی سلمہٗ اللہ تعالیٰ ۔ السلام قبل الکلام۔
برخوردار ضیاء الدین سلمہٗ کی نسبت جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے ہر ایک باپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ ایسی ہی محبت ہونا چاہئے مگر خیال اسقدر ہوتا ہے کہ مکان پر آپ کے اسقدر مدت تک رہا تو اسپر کچھ اثر نہوا اب دو تین مہینہ کے سفر مین رہکر اُسپر کیا اثر ہوجائے گا۔ یہ ایک عجیب بات ہے اول اس کو آپ کا مرید ہونا چاہئے اسکے بعد محنت کرنی چاہئے جیسے سلوک کرنے چاہئین جب کچھ اثر ہونے لگے اور آپ اسکو اجازت کے قابل دیکھ لین تو بجا اور درست ہوگا کہ آپ اسکو مریدون مین ہمراہ لیجائین لوگ اسکے ہاتھ پر بیعت کرین آپ کا اور میرا دل خوش ہو۔ ورنہ صورت موجودہ مین تو اسکے ساتھ بیدردی اور عداوت ہے۔ کیونکہ وہ کامل پیرزادہ جد فروش ہوجائے گا اور یہی اپنا پیشہ کریگا اور تمام عمر کیواسطے بیکار ہوجائے گا۔ حب الشئ یعمی و یصم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درست فرمایا ہے کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کردیتی ہے۔ آپنے اسکا انجام نہ سوچا بوجہ محبت کے اس امر کا ارادہ کیا اول تو آپ اسکا عقیدہ درست کرین آپ کا مرید ہو آپ برس چھے مہینے اس کو اپنے پاس رکھین اگر وہ اس قابل ہوگیا کہ صاحب اجازت ہو تو بہتر ورنہ اسکو نوکر رکھا دیا جائیگا پیشہ پیری مریدی کا اگرچہ اسوقت بالکل پیشہ ہوگیا ہے مگر اپنے نفس کیواسطے اور دوسرے کیواسطے پیشہ ہونے مین تھوڑا سا فرق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے

یہ اسکا کرم ہے بغیر محنت و مشقت کے اور بغیر عقیدے کے کوئی شخص اپنے بیٹے کیواسطے وہی عزت چاہے تو اسکا خیال بیجا ہے آپ میری اس تحریر پر ناراض ہوں یہ لترقاعدہ ہی نہیں کہ جو کچھ دل میں ہو اسکے خلاف زبان پر آوے زیادہ والسلام و شوق ÷ عاجز کلیمی عفرلہٗ ÷

مکتوب یازدہم

ھُوَ الکلُّ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ÷ ۵

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
اے کہ کردی ذات مرشد را قبول
در بشر رو پوش آمد آفتاب

دامن آن نفس کش را سخت گیر
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
فہم کن واللہ اعلم بالصواب

قوت روح روانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام قبل الکلام ÷

محبت نامہ پہنچکر باعث سرور و کشف حالات ہوا اس خط سے معلوم ہوا کہ کوئی خط آیا دو ایک سوال ہیں کچھ بات چیت ہے جس سے کچھ لطف تو آیا میں نے خط کی پیشانی پر ایک آیت قرآن شریف کی لکھی ہے - جسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اللہ تعالےٰ کی طرف وسیلہ پکڑو اگر یہ کہا جائے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو اللہ مخاطب ہے ایمان والوں سے اور ایمان جب تک ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ حضور کا وسیلہ نہ گردانا جائے تو ٹھیک نہیں بیٹھتا پھر خیال ہوتا ہو اچھے اچھے کاموں کا وسیلہ ہوگا تو خدا مخاطب ہے متقی لوگوں سے پھر اب کونسا وسیلہ رہا - بس یہی پیری مریدی کا سلسلہ تو نص قطعی سے مرید ہونا فرض ہوا - علاوہ اسکے بہت بڑی دلیل قرآن شریف سے دوسری جگہ ہے -

[illegible] اس طرح ہو کہ ہر ایک چیز کے دو رخ ہوا کرتے ہیں ایک اس کا ظاہر ایک باطن - اسی طرح ایک [illegible] شریف کا ظاہر اور ایک بطن - اسی طرح علم کے بھی دو رخ ہیں - ایک علم ظاہری اور

ایک باطنی جس کا ثبوت قرآن شریف سے اس طرح ہو کہ سورۂ کہف مین حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور نبی بھی اُلوالعزم۔
پھر بھی ان کو دوسرے علم کے سیکھنے کیواسطے ایک شخص کی ضرورت ہوئی جو باطن کا علم جانتا ہو
جسکو علم سینہ کہتے ہین۔ چنانچہ وہ تلاش مین روانہ ہوئے اور اُنکو وہ صاحب ملے۔ مگر چونکہ احکام
ظاہری یعنی شرع جسکے وہ مالک کئے گئے تھے اُن پر غالب تھا۔ اسوجہ سے علم باطنی کی جسکو وہ
سمجھ نہ سکتے تھے تاب نہ لاسکے اور ہر دفعہ سوال کر بیٹھے کہ ایسا کیون کیا۔ اگر وہ خاموش رہتے
تو بہت سے ایسے بھید منکشف ہوجاتے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
العِلمُ عِلمَانِ عِلمُ الاَبدَانِ وَعِلمُ الاَدیَانِ ؛ علم دو ہین علم بدنون کا یعنی حقیقت
الاشیاء اور علم دینی جب تک کہ ماہیت اشیاء معلوم نہ ہو حلال و حرام کی تمیز نہین کرسکتا۔
اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا ؛ مین شہر علم ہون اور اسکا دروازہ علی ہین تو کوئی بتاسکتا ہے
کہ حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کوئی فقہ کا مدرسہ تھا
یا حدیث شریف یا قرآن شریف یا طب کی کوئی یونیورسٹی تھی جسکے آپ شہر ہین اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ دروازہ۔ ہان تھا جسکے آپ آفتاب جسکے آپ ماہتاب ہین جس کی انسان کو سخت
ضرورت ہے وہ کونسا علم۔ علم عرفان حضرت رب العزۃ تو اس کی کیا ضرورت ہوتی ہے
اور کس کام آتا ہے ؎

عکس روئے خویش را آمیختم در آب و گل	شکر کن گر بندۂ بر لطف و بر احسان ما

تاج خلافت رکھکر حضرت انسان کو دنیا مین حکومت کرنیکے واسطے بھیجا تو انسان کو چاہئے تھا کہ
اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرتا اور اچھی طرح غور کرتا کہ مجھ مین کون کون سی ایسی عجائب چیزین
ہین کہ جنکی وجہ سے تمام عالم پر میری حکومت ہے جسکو مین سنتا ہون جسکو مین دیکھتا ہون وہ
سب کچھ میرے واسطے بنایا گیا ہے۔ آسمان وزمین آفتاب و مہتاب آب و آتش۔ جبرائیل
میکائیل اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام غرض کہ جو کچھ ہے وہ سب حضرت انسان کیواسطے۔ مگر

مگر یہ ایسا ناشکرا ہے کہ اسکو اپنی کچھ قدر نہ ہوئی نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کی اور نہ اپنے آپکو اسنے جانا اگر فقط اپنے آپ کو جان لیتا تو ضرور اس کو اپنے بادشاہ کی عظمت کا کچھ نہ کچھ پتہ لگتا یہ تو آکر اس قدر ایرے غیرے پچکلیان مین مصروف ہوا کہ نہ اس نے اپنی قدر کی نہ اپنے آپ کو جانا پھر بادشاہ کو کیا جانتا تو بس اس شناخت کے واسطے پیر کرنیکی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اب یہ طلب ہی نہ رہی اسکو بیکار محض اور فعل عبث تصور کر لیا گیا ؎

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال — مرحبا اے طوطی شکر مقال
مرحبا اے بلبل باغ کہن — از گل رعنا بگو با ما سخن
در زمان ہفت آسمان طے کنی — مرکب حرص و ہوا را پے کنی
یافت قالب طینت پاکی ز تو — شد پریشان آدم خاکی ز تو
دم بدم روشن کنی در دل چراغ — از نفس از عشق سازی سینہ داغ
از تو روشن کوکب ایمان من — پردہ ہا بردار از رخ جان من

بفرض محال اگر کسی کو طلب ہوئی بھی تو اسکو اس زمانہ پر محن مین اول ہی اول نہایت دشواریون کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کتابون مین پیرون کے حالات درج ہین۔ وہ کہان انکے خلاف اور بالکل خلاف۔ آنکھون کے سامنے آتے ہیں اور زیادہ طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ تو اگر کسی کو طلب بھی ہو تو اسکو ایک امر کا خیال رکھنا چاہئیے یعنی بزرگون سے عقیدت تاکیسا ملتا رہے اور اپنے قلب کے خیالات کو یعنی وسوسون کو خیال مین رکھے کہ ان کی صحبت سے کوئی اثر اسکے قلب پر ہوتا ہے جتنی دیر ان کے حضور مین بیٹھے اتنی دیر کا اندازہ کرے کہ کس قسم کے وسوسے قلب پر طاری ہوئے اگر دنیا کے خیالات مین کوئی فرق انکی صحبت نے ڈالا تو معلوم ہوا کہ ضرور صاحب اثر ہین۔

اگر قسمت سے کوئی ایسا مل جائے کہ جتنی دیر اس کی صحبت میسر ہو اتنی دیر کیواسطے تمام دنیاوی خیالات محو ہو جاوین تو پھر اور کیا چاہئے مگر اب ایسے حضرات کہان پیچھے آپنے

تو فقط اس قدر سوال کیا تھا کہ مرید کیون ہوگئے ہین۔ مین تو بکواسی آدمی ہون جس سے ذرا بھی
محبت ہوگئی اس سے بکواس شروع کردی۔ بھائی پیری مریدی کی تو یہ شان تھی جو مین نے بیان
کی۔ مگر ایک دوسرے قسم کی بھی پیری مریدی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ کسی پیر کو تلاش کرو جو بی جنت کا پٹہ
لکھدے اور دوزخ خان سے نجات دلوادے اگرچہ یہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا کہ آقا سے ڈرے نہین اور
آقا کے غلام سے ڈرے جیسا یہ بندہ ہے۔ ویسی ہی یہان دوزخ خان بلکہ یہ سب سے افضل ہے
باعث ایجاد عالم حضرت انسان ہین خواہ وہ کام اور کچھ کرین۔ مگر شان نزول آپ کی یہی ہے
تو اس اُمید اور خوف کے لالچ پر اب کوئی پرہیزگار آدمی ڈھونڈھا۔ اس سے کوئی ورد و وظائف
دریافت کئے اور کچھ کرتے رہے۔ تیسری قسم کی پیری مُریدی بھی سُن لیجئے۔ سقہ۔ دھوبی۔ بھنگی
میراثی حجام۔ وغیرہ کو روپیہ دو روپیہ چار روپیہ سالانہ دیا کرتے تھے۔ اور اُن کے ذمہ جو کام تھا
لیتے تھے۔ خیال ہوا کہ ایک پیر بھی کر لین ساتھی ہی داموں وہ بھی آجاویگا۔ اُس پر اُن سب سے
زیادہ گٹھری لاد دینگے۔ پیر کر لیا۔ اور جو کچھ دنیا کے کام ہوئے اُس سے لینے شروع کردئے
اگر کوئی کام ہوگیا۔ واہ پیر۔ اور اگر نہ ہوا تو اور دیکھ لیا تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی۔ بس اب
اس قسم کی پیری مریدی کا زیادہ رواج ہے اگر آپ کسی کے مرید نہین ہوئے ہو اور پیر کی تلاش ہے تو
اگر مذکورہ بالا پہلی قسم کا پیر کہین مل جائے تو مجھکو بھی اطلاع دیجئے گا۔ مین بھی ضرور مرید ہونگا
مجھکو پھر اندیشہ ہے کہ خط طویل ہوجاتا ہے اور ابھی آپ کی ایک بات کا جواب پورا نہین ہوا
کہین آپ گھبرا نہ جائین مین تو قلم برداشتہ لکھ رہا ہون۔ ہان تو مذکورہ بالا پہلی قسم کی پیری
مریدی مین مرید کو کیا کرنا ہوتا ہے جو کچھ پیر کہے وہ دھیان گیان کرنا ہوتا ہے جس سے دنیا کے
کامون مین کوئی حرج واقع نہین ہوتا۔ خیالات کی صفائی جسکو قلب کی صفائی کہتے ہین پیر وہ
صفائی کراتا ہے یہ بات خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ خدمت کیسی ہاتھ پاؤن کی روپیہ پیسہ
کی نہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰیٰتِی ثَمَنًا قَلِیْلًا میری آیات کو تھوڑے
دامون کے مقابلہ مین فروخت نہ کرو اس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے دامون مین

فروخت کر دینا نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آیات کے مقابلہ میں ہر دو عالم تھوڑے سے دام ہیں۔ اگر کچھ قیمت رکھتا ہو تو یہ یعنی اس کا نفس تو جو کوئی شخص اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے اور خدمت میں منہمک ہو جاتا ہے اُس کیواسطے وہی آیات ثَمَنًا کَثِیرًا ہو جاتی ہیں۔ اب رہی دوسرے نمبر کی پیری مریدی اُس میں چکی لسیوائی جاتی ہے۔ یعنی محنت درود وظایف سب کچھ ہوتا ہے۔ اب رہی تیسرے قسم کی پیری مریدی۔ اس میں تو صاحب زیادہ روپیہ کا صرف ہے جس قدر روپیہ زیادہ پیر کو دوگے اُسی قدر پیر زیادہ راضی رہے گا تو اب آپ سمجھ لیں۔ کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔ مجھکو کیا خبر ہے کہ آپ کس قسم کی پیری مریدی کا ارادہ رکھتے ہیں ہاں تو ایک طرح اور باقی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی پیر سے کچھ حاصل ہو جائے پیر خود محبت کرے یہ شاذ و نادر ہوتا ہے اور اُسکو محبت ہوئی بھی تو ہمیشہ تو اُس کا وہ خیال رہا نہیں کرتا اُس کے محبت کے وقت کی قدر کرنی چاہئے لو اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں بہت بڑا طول طویل خط ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً مجھکو تعجب ہے کہ مسلمانوں نے دو اور تین اور چار عام طرح پر کیوں نکاح جائز رکھے ہیں۔ ایک بیوی کا حکم ہے کیونکہ دو اور تین اور چار کیواسطے شرط رکھی گئی ہے۔ انصاف کی اور انصاف ہونا ممکن سا۔ جسوقت دوسرے کا خیال آیا اُسیوقت سے انصاف نے بوریا بدھنا باندھا۔ علاوہ اسکے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تو خوب جانتا ہے میں اپنی بیویوں میں انصاف کرتا ہوں مگر قلب میرا عائشہ کیطرف ہے اور وہ تیرے اختیار میں ہے۔ تو اب فرمائے کون انصاف کر سکیگا اور کس کو زیبا ہے۔ اب رہی اولاد بیشک اگر قسمت میں ہے تو اسی موجودہ بیوی سے بھی ممکن ہے۔ آپ شرح لکھیں کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ کی بیوی کی کتنی عمر ہے کوئی بیماری تو دونوں میں سے کسی کو نہیں ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ میں لکھونگا کہ کیا ہونا چاہئے۔ ضرور والدین کی اطاعت فرض ہے مگر ایسے ہی جھگڑوں میں والدین پھنسا کر رخصت ہو جاتے ہیں اور اولاد کو

بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی خوشی کر کے چلتے ہوئے۔ اور ورگلوئم سنت پیغیر است اس قسم کی اطاعت
جس سے مواخذہ اُخروی اُسکے ذمہ ہوتا ہو ہرگز جائز نہین۔ والدین کو تو مواخذہ قیامت سے
بچانا چاہیئے مگر اب مسلمانون مین اولاد کی عاقبت کا بالکل خیال نہین رہا اور یہی ادبار ہے۔ ہان
صاحب جیب مین خط نہ رکھا کیجئے کیونکہ اکثر خطوط مین آیات واحادیث ہوا کرتے ہین اور عظمت قرآن
شریف جو ایک آیت کی ہو وہی سارے قرآن شریف کی ہے۔ بھلا دیکھیئے تو آپ اور آپ کی
جیب کہان کہان جا اور بیجا جاتی ہے تو آیات قرآنی بھی وہان چلے جاوینگے دنیا مین تکلیف
اور آرام کس امر کا ہے لوگون نے دو فرضی لفظ مقرر کر لئے ہین اور دونون کی ایک بڑی
عظیم الشان فہرست بنالی ہے ایک کے نیچے غمون کی اسم وار فہرست اور ان کی طرح طرح
کے نام گھڑ لئے ہین اور ایک کے نیچے خوشیون کی فہرست اور ان کے قسم قسم کے نام ایجاد
کر لئے ہین ورنہ فی الحقیقت دونون ہیچ ہے۔ اگر کوئی مر گیا تو کیا نئی بات ہوئی ہر اسیوا سطے
پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی پیدا ہو تو کیا عجیب حرکت ہوئی۔ شادی اور غمی دونون ہم وزن ہوجائین تو
پھر دنیا مین تکلیف ہی کیا باقی رہی۔ دنیا اس کیواسطے جنت ہوگئی۔ زیادہ والسلام شوق ؛

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

ھُوَالکُلّ

عزیز دل وجانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہٗ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَقَلْبِی لَکَ یَحْمَدُ
آپ کے کارڈ کے جواب مین جی چاہتا ہے کہ ایک بڑا طولانی خط لکھون مگر وقت مدد
نہین دیتا مجبور ہون مسجد کا حجرہ بنوا رہا ہون تعمیر خانقاہ شروع ہے اور کیا کیا کام
ہین مگر خیر کچھ تو لکھنا شروع کرتا ہون نہ اس وجہ سے کہ مین اسلام کا دلدادہ
ہون نہ اس باعث سے کہ دنیا کے تمام مذاہب مین جنکو مین نے اس کی

غلامی اختیار کی ہے اسلئے کہ مین اسلام کے بانی اور ان کے جانشینون کو دنیا کے اعلیٰ انسانون
سے بدرجہا برتر سمجھتا ہون۔ نہین بلکہ مین اسلام کے ہر ایک حکم کو تمام دنیا کے انسانون کیواسطے
اس لئے بہتر سمجھتا ہون کہ دنیا مین اگر کوئی چیز قابل قدر ہے جس سے انسان انسان ہو سکتا ہو
تو وہ ہمدردی ہے اور اسلام کے ہر ایک طریقہ سے ہر ایک گوشہ سے ہر ایک رکن سے خواہ خاص
ہو خواہ عام اسلام کے ہر ایک اصول سے ہر ایک فروغ سے ہمدردی ٹپکتی ہے اسلام تو وہی ہے
جو پہلے تھا مگر اسکے عامل اِسکے حاکم ظاہری اب وہ نہین رہے اسوجہ سے کایا پلٹ سی ہو گئی
ہائے یہ وہ اسلام نہین نہ اسکا رنگ و روپ وہ ہے نہ اسکی خوشبو وہ ہے۔ افسوس افسوس
ہزار افسوس جس اسلام نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ اپنی گرہ سے نہ دیدینے والے کلمہ گویون پر پہلی
خلافت مین شمشیر نکالی تھی اب اس مین چار آنہ فی صدی سود کے مسئلہ کی تحقیقات ہو نگی ؎

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

میرے پیارے ابھی آپ کسی مولوی سے دریافت نہ کرین کسی حدیث شریف کو مشکوٰۃ اور بخاری
اور صحیح مسلم سے نہ نکالین فقط زکوٰۃ کے فرض ہونے پر عقل سے قیاس کرین کہ حکم ہمارے واسطے
یہ ہے تاکہ جب ہمارے پاس ہماری ضرورتون سے زاید سو روپیہ سال بھر رہے یا سو روپیہ کا
سونے چاندی کا اسباب رہے تو ہم کو ڈھائی روپیہ غریب ضرورتمندون کو دینے ہون گے۔
کہان تو یہ حکم اور کہان یہ اندھیر کہ جب ہمارے پاس سو روپیہ ہون تو ہم ایک ضرورتمند سے
ایک روپیہ لیکر اس کے پاس امانت رکھوا دین ایک تو جان جوکھون کی چیز جو تمام دنیا سے
بُرا اپنا نیوالی ہے ہم کو اسکی چوکی داری نہ کرنی پڑی پھر الٹی اس سے ایک مقررہ رقم بھی
لین اور وہ دعویٰ جو اسلام کی ہمدردی کا تھا جو زکوٰۃ فطرہ قربانی وغیرہ سے اسلام نے
ثابت کیا وہ کہان گیا۔ سود کا مسئلہ تو تحقیقات کے قابل ہی نہین قرآن شریف حدیث
شریف عقل شریف سب اسکو مکروہ حرام ناجائز بتا دین گے اگر زکوٰۃ کو فرض مانا جائے تو
سود یا جس کا منافع نام رکھا گیا ہے کسیطرح جائز ہو نہین سکتا آپ کسی مسلمان اور عیسائی

کے بہکانے مین نہ آئین اور ہرگز کسی بنک سے ایک پیسہ بھی نہ لین اور نہایت جوانمردی سے ڈھائی روپیہ سیکڑہ رجب کے مہینہ برابر دے جائین مین نے اپنی اتنی عمر مین تجربہ پیدا کیا ہو کہ زکوٰۃ دینے والیکا مال ضایع نہین ہوتا۔ چوری گیا ہوا مال واپس ملتے مین نے دیکھا ہو اور اگر ایسا نہو توبھی کیا ڈر ہے کون ساتھ کیا لے گیا ہان جسنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اسکو صرف کیا وہ فخر کر ساتھ لے گیا آپ ضرور ایسے مسائل مجھ جاہل سے دریافت کر لیا کرین اگرچہ مین نے صرف و نحو بھی نہین پڑھی مگر بفضلہ تعالیٰ اسلام کی عظمت نے میرے دلمین گھر کر لیا ہو اور یہی دعا ہے کہ اسکی عظمت روز افزون ہو اور فی الحقیقت اسلام ہی ایسی چیز ہے کہ جسکو پسند اور قبول کرنا چاہیئے ۔ والسلام تم الکلام۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ۔

مکتوب سیزدہم

عزیز جانم حافظ یوسف علی خان صاحب سلمہٗ ۔ السلام علیکم ۔

دھن رے دھنی اپنی دُھن
تیری روئی مین چار نبولے
روئی کو دھن کے سوت بنا کے
اچھی تو جب ہی دھنکی جائے
تیرا پیا تو مہا گنی ہے
جو تو چاہے ہر کو ندیا

غیر کی دھن کا پاپ نہ بُن
سب سے پہلے اِن کو چُن
جاگ پیارے پی کی بن
سگری تانت نبجے تُن تُن
کرلے تو بھی کوئی گُن
آنکھ کان کرلے سُن

باز عاشق شدم و دل بہ جوانی دادم
خواجہ را گو کہ بیاید بہ مبارک بادم

آج پانچ روز سے باہر کے قوالوں نے حیران کر رکھا ہے رات بھر گانا سنتا ہون دو دو قمیص ٹوپی اور چادر خرید چکا ہون اور پھر ننگا بیٹھا ہون۔ بالکل دم لینے نہین دیتے اور وہ صاحب جو کچھ کر رہے ہین اُس کا کیا بیان کرون مقدمہ اور کسی کام نے مجھکو دہلی مین

نہین روکا پلڑا اِس بات تو یہ ہے جو کچھ ہو وہ ہو - آخر اپریل تک مین گھر سے بفکر ہون مرنے والے کو مین روک نہین سکتا مگر افسوس جلال آباد کی حالت پر ضرور ہوا مین شاہ صاحب کو تحریر کر چکا ہون اور آج پھر لکھتا ہون ٭ والسلام عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب چہاردہم

عرس شریف حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبر سنکر لکھا گیا۔ صاحبزادہ صاحب خواجہ حسن نظامی سلمہٗ - السلام علیکم میرا خط اور کارڈ معلوم ہوتا ہے کہ دونون داخل دفتر ہو گئے ورنہ کچھ نہ کچھ تو جواب آتا مجھکو ایک سچے واقعہ کی خبر ملی ہے دل چاہتا ہے کہ آپ کو بھی سناؤن ایک عالی نسب والاحسب بچہ یتیم ہو گیا والدہ صاحبہ نے نہایت جانفشانی اور تکلیف اٹھاکر اُس دریتیم کو پالا اور پرورش کیا - ظاہری علم سے فارغ التحصیل بھی کر دیا مگر بچہ ہوش سنبھالتے ہی ایک بےمثل صورت پر عاشق ہو گیا - بچہ کی خواہش تھی کہ اس سے میرا عقد ہو جائے - رشتہ کنبہ والے لوگ بہت چاہتے تھے کہ کسی جگہ اور شادی کر دیجائے مگر یہ مستقل مزاج بچہ اپنے ارادہ اور عزم بالجزم سے ہرگز کسی وقت باز نہ رہا اور وہ ایک انوکھی صورت تھی جس کا ملنا دشوار ہو گیا تھا یہان تک کہ بچہ جوان ہو گیا اور جوانی بھی ڈھلنے لگی - آخر جوئندہ یابندہ اپنی مراد کے پہنچنے کے دن آ گئے شب بستم ربیع الثانی عروسی قرار پائی ہے چونکہ والدین کا سایہ سر پر نہین رہا قریبی رشتہ دارون مین بھائی بہن کی اولاد ہو مگر افسوس ہے کہ کسیکو اس طرف توجہ نہین نہ کوئی دولھا بنانے کی فکر کرتا ہو نہ ان لوگون کو کوئی پوچھتا ہے جو اس عظیم الشان انوکھے دولھا کے براتی ہین جن قریب کے رشتہ دارون سے امید تھی کہ آئے گئی کی خاطر تواضع کرینگے کیونکہ دولھا میان نے - تاریخ مقرر ہونے سے پیشتر اپنے عزیزون کو دکھا دیا تھا کہ اس طرح مہمانون کی خاطرداری کیا کرتے ہین وہ رشتہ دار تو ایسے لالچ مین پھنسے کہ بجائے مہمانون اور براتیون کی خاطر تواضع کے نچھاور کے پھول لوٹنے لگے جس کو دیکھو جھولی باندھے ہوئے

پھول لوٹ رہا ہے اب خاطرداری کون کرے براتی بیچارے سخت پریشان ہین یا مصدم ہو
برات مین آئے تھے دوطھا نوشہ ہین دستور ہے کہ دوطھا کے رشتہ دار براتیون کی خاطر تواضع
کیا کرتے ہین سو رشتہ دار تو بن گئے پھول لوٹنے والے اب جائین کہان مگر دوطھا ایسا رسیلا او
خوشخو صاحب جذب ہے کہ وہ محبت والی کشش سے کسی کو علیحدہ ہونے بھی نہین دیتا اور
براتی بھی کسی کی خاطر تواضع کی پرواہ نہ کرکے فقط دوطھا کے فدائی ہین۔ اب دیکھئے اس برات
اور ولیمہ اور مہمانداری سے فرصت پاکر دوطھا اپنے عزیز رشتہ دارون کو اپنا عزیز رشتہ دار بھی
سمجھتا ہے۔ یا کس طرح پیش آتا ہے۔ مولانا ساحق کی تاریخ ۱۰ ربیع الثانی ہے انشاءاللہ تعالے
مین تو ساحق ہی سے حاضر ہونگا اگر آپ کو بھی ایسے دوطھا کی عروسی مین شرکت کرنی ہو تو وہین
کہین ملاقات ہوجائیگی زیادہ والسلام شوق ÷ عاجز کلیمی غفرلہٗ ÷

مکتوب پانزدہم

ھُوَ الکُلُّ

شیخ الاسلامی سلمہٗ اللہ تعالی السلام قبل الکلام ÷

سوا دو مہینے کے بعد مین سفر سے واپس آیا تو ملنے والے آنے جانے والے اور مہمانون کی
وہ کثرت ہوئی کہ رات دن فرصت نہین ہوتی اور آپ نے لفافہ والے خط کے جواب کی تشویش
کی ہے اسوجہ سے کہ مین طول طویل مضمون لکھون گورنر جنرل ہند کے نائب میر منشی کلکتہ سے
آئے اور وہ بھی ان ہی دنون مین مرید ہوگئے ہر ایک شخص کی جداگانہ خواہش کیوجہ سے دماغ
ٹھیک نہین دہلی شریف سے بھاوجی بہن وغیرہ جو مریدان آئی ہوئی ہین اور ابھی آنیوالے
ہین۔ الغرض نہایت عدیم الفرصت ہون نہ اندر زنانہ مکان مین آرام اور نہ موقع ملتا ہے اور نہ
باہر مردانہ مکان مین جو آپنے دریافت کرنا چاہا ہے اسکی بابت ایک دفعہ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ
مین پہلے ہی تحریر کرچکا ہون خیر آپکی مرضی جو میرے حیران ہی کریگی ہے تو لیجئے دوبارہ

لکھتا ہون عاشقان حضرت رب العزت نے مارین کھا کھا کر بھی اپنے معشوق حقیقی کے عاشق بڑھانیکی کوشش کی ہے جنکے قصے قرآن شریف مین موجود ہین بلکہ مذاہب حقہ کے علاوہ مذاہب باطلہ بھی یہی چاہتے ہین کہ ہمارا گروہ بڑھے ہر ایک مرید اپنے پیر بھائی زیادہ ہونیکی خواہش کرتا ہے۔ رقابت کے معنی میرے سمجھ مین نہین آئے رقابت تو اس وقت ہوتی جب کوئی نفسانی غرض دو شخصون کی ایک کی طرف ہو ورنہ رقابت کیسی عبدالرحمن مرحوم قوال کا بیٹا بشیرالدین جو اسوقت حیدر آباد مین موجود ہے مجھکو ایک وقت مین اس سے محبت ہو گئی اور میری محبت ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہے مین اسکی وجہ سے دو مہینے تک دہلی رہا جس روز اور جسوقت وہ حیدر آباد کیطرف روانہ ہوا مین میران پور کٹرہ روانہ ہو گیا مجھکو معلوم نہ تھا کہ برادر امام صاحب آستانہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے محبت رکھتے ہین جب معلوم ہو گیا تو اس کو تاکید کرتا رہا کہ وہان بھی ہو آیا کرو مگر وہ میرے پاس رات اور دن رہتا تھا یہان تک کہ مین اسکو یکہ مین بٹھا کر خود وہان تک لیگیا یہ میرا اپنا تجربہ ہے رقابت کے کیا معنی شعر

	صنم مین کوئی گر خدا چاہتا ہے ہر اک تیرا بندہ ہوا چاہتا ہے	

انسان تو انسان بلبل کو دیکھو وہ گلاب پر عاشق ہے مگر رقابت نہین قوت قلب اور چشم معشوق کسی کو کسی کام کا نہین رکھتی ماں باپ سے علٰحدہ کرتی ہے پھر کوئی کیا رقیب ہوگا۔ مولوی صاحب اس بارہ مین مجھ سے زیادہ اس زمانہ مین کم کسی کو تجربہ ہوگا میرا یہ حال ہے ؎

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر		ہمین تو موت ہی آئے شباب کے بدلے

مگر میرا عشق ہمیشہ آفی ہوتا ہے مکانی نہین ہوتا ہزار دن سے محبت ہوتی ہے بلکہ ایک آدھ مرتبہ ایک وقت مین دو دو سے اور کبھی دو دو سال کسی سے بھی نہین جیسے آج کل

مگر جتنے دنون تک جس کی محبت رہی (غایت میعاد میری محبت کی چھ ماہ سے زیادہ نہین ٹہری)
ورنہ ایک ایک دن کی بھی ہوئی اتنی مدت تک وہ کسی کا نہین رہا ہزارون دفعہ تجربہ کیا
گیا ہے اور جس قدر علیحدگی اختیار کی اسی قدر دونون طرف آگ زیادہ ہوئی اور کام اچھا بنا۔
مین تو نزدیکی مین کمی کرتا ہون جب وہ بات جاتی رہتی ہے آپ نے ادب کے ساتھ حضرت
جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے قصے پیش کرکے حملے تو مجھپر بہت سے کئے مگر
مین اِن حملون کو لطائف الحیل کے جمادن سے روکتا رہا۔ مولانا جو بات مجھ مین نقص کی
ہوگی مین اپنی اولاد مین اس کا رواج دینا ہرگز نہین چاہونگا۔ مین حقہ پیتا ہون مگر برخوردار
سلمٰہ کو پینے نہین دیتا۔ اسی طرح جو بات مجھ مین نقص کی ہوگی وہ مین آپ مین ہرگز نہین چاہونگا
میرا وقت پورا ہو چکا ہے میرے سلسلے کی ترقی میری ذات سے اب ماضی ہوگئی۔ میرے
خلفاء پر اس کا ہونا نہ ہونا جا پڑا۔ اب میرے سلسلہ کی ترقی میرے خلفاء کے سلسلے کی ترقی پر
منحصر ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا کہ میرے خلفاء حدود شرعی سے ایک قدم بھی باہر رکھین۔
اسی احاطہ مین وہ جیئین اور اسی مین مرین میری عمر زبان کاری مین ختم ہوئی شعر

من نہ کردم شما حذر بکنید

کا مضمون ہے مولانا وہ کام کرو جس مین سلسلہ کی ترقی ہو افسوس آپ کا ایک مُرید بھی
مجھکو خط نہین لکھتا۔ مجھکو نہایت تعجب ہے مین چاہتا ہون کہ آپ کے مُریدون کی لیاقت
دریافت کرون اور دیکھون انھون نے آپ کے ساتھ کیا تعلق پیدا کیا ہے آپ تاکید کرکے
اِن لوگون سے علی الخصوص جو طالب ہین اور فنافی الرسول کا شغل سیکھنا چاہتے ہین ایک
ایک خط لکھوایئے مولوی احمد جی صاحب کے ایک مرید نے آپ کی تعریف میری زبان سے
سنکر بنگالی سے آپ کو خط لکھا اس پر بھی آپ کو یہ خیال نہ ہوا کہ آپ بھی اپنے مریدون سے
مجھکو یا مولوی احمد جی صاحب کو خط لکھواتے۔ مولانا اسلام کا کام آپس مین محبت پیدا کردیتی ہے
کوشش کرنی چاہیے کہ عالم مین اتفاق اور محبت قایم ہو اور سب ایک ہی کو چاہین [illegible]

سکا انفظ جہان سے اٹھ رہا ہے۔ زیادہ والسلام شوق حاضر کلیمی غفرلہٗ حامد محمود سلمہٗ کا سلام :

مکتوب ہشتدہم

از کلکتہ گورنمنٹ ہوس معرفت غلام محی الدین صاحب

گرامی عزیزم مولوی شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہٗ ۔ السلام علیکم۔

آپ کی عدم شرکت عرس شریف کا افسوس اور رنج ہوا نہایت پرکیفیت تھا در و دیوار کو حالت تھی پندرہ منٹ تک کلنطی قوال بیہوش پڑا رہا۔ آپکے سب خطوط دیکھے۔ طریق نقشبندیہ مین گو آپ منتہی مانے جاتے ہین مگر حضرات چشتیہ متبدیون مین آپکا شمار کر سکتے ہین یہ نعمت عشق عالی حوصلہ لوگون کو ملا کرتی ہے جو امتحان مین خام نکلتے ہین ان سے واپس لیکر اٹھا اور حرمانہ کیا جاتا ہے۔ ع

سر مدغم عشق بوالہوس را ندہند ۔ سوز دل پروانہ مگس را ندہند

عمرے باید کہ یار آید بہ کنار ۔ این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

عشق کسی سے ہو نسبت عشق پیر و مرشد سے ترقی پکڑتی ہے اور اگر ایسا ظہور مین نہ آئے تو وسوسۂ نفسانی ہے اور اسیوجہ سے تو متبدی کیواسطے بات کرنیکا بھی حکم نہین دست بوسی پائے بوسی سے نوبت بہ رخسارہ بوسی پہنچتی ہے۔ یہ امر بالکل قطعاً ممنوع ہے اور ان لوگون کو جو صاحب اجازت ہین نہایت احتیاط لازم ہے تاکہ اجرائے سلسلہ مین نقصان نہ آئے اچھا مانا کہ دل بیچین ہے آنسو نکلتے ہین اور کیا کیا ہوتا ہے کیا در دیہ برا معلوم ہوتا ہے کیا اس سے تکلیف ہوتی ہے اگر تکلیف وہ ہے تو اسکا جاتا رہنا ہر ایک متبدی اور منتہی کے پیر و مرشد کے قبضہ مین دیا گیا ہے درخواست کیجئے اور اگر اچھا معلوم ہوتا ہے تو جون جون علیحدگی اختیار کیجئے گا ترقی ہوگی اور مولوی صاحب مُسن ہوے

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند ۔ لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز — مردار بود ہر انچہ او را نکشند

مولوی صاحب غل نہ مچاؤ جو کچھ بتایا گیا ہے اسکو خوب دھوم دھام سے کرو بہتر تو یہ تھا کہ آپ ایسے وقت مین کم سے کم چالیس روز میرے پاس رہتے چودہ برس آپ نے پیری کی کونسی پیری جسمین کہ عزت کی بو آتی ہو آجکل عزت کھونے کی حضرت سبحانہ تعالیٰ نے ابتدا شروع کی ہے آنچہ بر سر بازار ظرفان عشق ٭ پیر سرداری دو نے دیگر ست ٭ سے محبت کر کے

عاشقان خواجگان چشت را — از قدم تا سر نشانے دیگر ست

کا ہاتھ پکڑا ہی ذرہ سنبھل کر ہوشیار ہو کر چلئے چودہ برس کے مراقبے اور مکاشفے سب ڈوبے جاتے ہین ان کو ڈوبنے دیجئے نہین نہین بلکہ ڈبو دیجئے عشق کی ہر ایک آن ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے اس کو آپ اپنے پاس آنیکی کم اجازت دیجئے اور تنہائی بالکل مین ناپسند کرتا ہون اگر آپ احتیاط کرینگے تو پارس ہاتھ آگیا ہے آپ کندن ہوئے جاتے ہین ورنہ خدا نخواستہ برباد ہونیکا اندیشہ ہے میرا خط مولانا نادر الدین والدنیا کو دکھا دیجئے وہ فتوے دین گے بجا ہے یا بیجا ہر ایک اللہ تعالے کا چاہنے والا اس کے چاہنے والون کی ترقی اور زیادتی چاہتا ہے پھر اگر عشق صادق ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اپنے معشوق مجازی کو اورون کی نظرون سے پوشیدہ کیا جاوے یہ بھی خطرہ ہے اسکو آپ پاس نہ آنے دیجئے اور انکے پاس بھیجا کیجئے مین عرس شریف کے چوتھے روز کلکتہ آگیا ہون پتہ اوپر تحریر ہے اس پتہ سے خط بھیجئے مین جس جگہ ہون گا انشاء اللہ تعالی مجھکو ملجاویگا مولوی احمد جی صاحب اور انکے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد میرے ہمراہ ہین آپ نے اگر کی بتیان نہ بھیجین اس محبت کیوقت مین پیر و مرشد کی محبت مین کمی واقع ہو تو عشق نہین سمجھا جاویگا زیادہ والسلام مولوی صاحب اور شہزادہ صاحب کو سلام فقط

(عاجز کلیمی غفر لہ)

مکتوب ہفتدہم

من لذت درد تو بدرمان نہ فروشم
کفر سر زلف تو با یمان نہ فروشم

مولا السلام علیکم۔ ایک خط پرسون بھیجا ہے پھر بھی آج لکھنے کو دل چاہا اسوقت کی آپ کو بہت قدر کرنی چاہیے آخر آپ مہجور رہین گے تو ہوگا کیا درد کی ترقی ہوگی ؎

جان جائے پر نہ جائے درد دل
کفر کافر را و دین دیندار را
ہر گھڑی خالق بڑھائے درد دل
ذرہ درد دے دل عطار را

درد فراق مین زیادہ ہوتا ہے تو فراق ہی اچھا ہے۔ فراق اچھا یا وصل۔ میرے نزدیک فراق اچھا کیونکہ فراق کا آخر وصل ہے اور وصل کا انجام فراق ؎

ساقیا یک جرعہ از راہ کرم
تا کند شق پردہ پندار را
بربہای ریز از جام قدم
ہم بچشم یار بیند یار را

ذات کے سوا جو وہم ہو سب خطرات ہین کیا دست بوسی کیا پائے بوسی دیدہ بوسی سے مطلب کیا ہے مین نے کسی شخص کو عینک بوسی کرتے نہین دیکھا بلکہ آنکھون پر لگاتے دیکھا

این عشق مجاز ما در چشم حقیقت مین
ہم عینک بینائی ہم قطرہ و زینہ

آپ کو شغل حقیقت الاشیا کا بتایا گیا ہے اسکو آپ کیجیے اور آج کل رات دن کیجیے تاکہ یہ محبت بالا کی طرف منتقل ہو جائے مجھکو نہایت اندیشہ آپ کی طرف سے ہو گیا ہے۔ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ کو ذرا ملاحظہ فرما لیجیے پھر اگر بفرض محال نفس کی شرارتون سے بکرم تعالیٰ بچ بھی گیا تو زبانِ خلائق سے بچنا ناممکن ہے۔ اجرائے سلسلہ مین تنہائی ایسے موقع مین زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے اسکو تنہائی مین ایک منٹ بھی پاس نہ بیٹھنے دیجیے یہ وقت آپ کے حوصلہ کے امتحان کا ہے حیدرآباد مین اور لوگ بھی اسکے خواہان ہین اور یہ ممکن نہین کہ سب پاک خیال ہون بلکہ ایک بھی پاک خیال نہ ہوگا بوالہوس اور نام بدنام کر فوالے عجب آپ کی شہرت

ہوگی تو کم سے کم وہی لوگ آپ کیطرف بھی ویساہی خیال کرین گے اور جون جون آپکی شہرت اس نام کے ساتھ ہوگی آپکو حیدرآباد مین رہنا دشوار ہوجائیگا اور پھر اس کا اثر باہر کے مریدین پر بھی پڑے بغیر نہ رہے گا۔

آخر آپ اسکو سمجھے کیا ہین عینک سے زیادہ اسکی کوئی وقعت نہین تو اگر آپ پاس دام ہون گے تو بازار مین بہت سی عینکین فروخت ہوتی ہین لینے عشق ہونا چاہئے حسن سے عالم مالامال ہے خاص جگہ اٹک رہنا سالک کا کام نہین مولوی صاحب ہوشیار ہوجائے +

ہمچو مجنون عشق داری در مجاز	ہمچو لیلی رخ نمائی در نیاز
گاہ چون شیرین خوری خون جگر	گہ زنی چون کوہکن تیشہ بسر
ای حقیقت دان گذر کن از مجاز	چند باشی در مقام حرص وآز
چند چینی لالہ ونسرین وورد	چند بینی رنگ سرخ ورنگ زرد
چند در کثرت نمائی خویش را	یک زمان در خانہ وحدت بیا
آشنا شو ہمچنان با یار خویش	تا کہ خود را گم کنی در کار خویش
تا توئی کے یار گردد یار تو	چون بنا سکنی یار باشد یار تو
ہیچ سیدانی کہ اصل عشق چیست	عشق را از حسن جانان زندگیست
حسن جانان چون نظر در خویش کرد	گشت شیدا عشق را در پیش کرد
ایکہ گشتی واقف از اسرار عشق	نہ قدم مردانہ اندر کار عشق
سربر آور زیر پائے عشق نہ	بعد ازان سرور ہوائے عشق نہ
عشق بازی نیست کار بوالہوس	خام طبعان حاضر اند ہمچو مگس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار	در عوض یک جان دہد صد جان نگار
کشتگان عشق را جان دگر	ہر زمان از غیب احسانے دگر
تا توانی اے دلا در عشق کوش	این حکایت راز عاشق دار گوش

سوختہ خود را وُ باحق ساختہ	ای خنک جانی کہ خود را باختہ
خویش را بسپرد و باجانان نباخت	خرم آنکس کو قمار عشق باخت

مولانا شیخ احمد جی صاحب معہ اپنے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد بنگالی کے میرے ہمراہ اسوقت کلکتہ مین ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ہم سب یہان سے رخصت ہونگے آپکو دونون سلام کہتے ہین دعا جز کلیمی غفر لہٗ

مکتوب ہیجدہم

مکرمی مولانا شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم مین نے آپسے انکسار سے نہین کہا تھا کہ مین نے صرف ونحو بھی نہین پڑھی صحیح بات ہے مین تو واقعی ایک جاہل شخص ہون پھر بھلا آپ کے سوالات کے جواب مجھسے کیونکر ہو سکینگے اور آپکا اطمینان مجھسے کیونکر ہوگا۔ خیر دو ایک باتین لکھ دیتا ہون کیونکہ کتاب اللہ سے زیادہ حجت ختم کرنیوالا اور حاکم کوئی نہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس برس کے مجاہدہ کے بعد رَبِّ اَرِنِیْ کہا تھا جواب لَنْ تَرَانِیْ پایا۔ آپ لَنْ کو خوب جانتے ہین ذاتِ مطلق تو بڑی چیز ہے بعض اسکی تجلی سے بیہوش ہو کر گر پڑے پھر لَاتُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا بڑے وعدہ کا دن اور امید کا بھی آپ کو معلوم ہے تو اُس مین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فرمایا ہے بغیر صحبت کے خط و کتابت سے یہ باتین طے نہین ہو سکتین۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جو کچھ میرے حضرت روحی فداہٗ نے تحریر فرمایا ہے وہ آنکھین بند کر کے مشاہدہ ہوتا ہے یا کھولکر اگر کوئی کسی شخص کو کپڑے پہنے دیکھے تو وہ بھی بصیر کہلائے گا کہ اعمیٰ یا فقط اسکی ذات کو دیکھے وہی بصیر کہلاوے گا جو کچھ اس کی ذات کے ساتھ ہے اس کو بھی دیکھنے سے بصیر ہو سکتا ہے یا نہین کہ اعمیٰ مولانا معراج شریف کا ذکر نہایت مختلف فیہ ہے اس مین طرح طرح کی گفتگو ہے ؎ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ﷺ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد

آپ کو کوئی حدیث معتبر جس مین اختلاف ہو ذاتِ مطلق کو ایک شکل مین دیکھنے کی معلوم ہو گی زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ +

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

تجلی ہاست حق را و رنقاب جانِ انسانی ❊ شود محسوس اگر خواہی چو بہ انجاست امکانی

اے حضرت برقع پوش قربان راہ تست دلم جانِ فدائے تو +

طاق ابروئے تو چون قبلہ و من بسجود
شکر شد کہ ہستم بہ نماز سے عجبے

قاصد رسید نامہ رسید و خبر رسید
در حیرتم کہ جان بگدامی کنم نثار

تن پاکت کہ زیر پیرہن است
وحدہ لا شریک لہٗ چہ حق است

اندر آن میان جان بہ نشین
کہ تو جانی و جانِ من بدن است

۲۰ شعبان کو آپ کی خدمت مین لکھا ۲۱ شعبان کو وہان سے چلا ۲۲ کو ہزارہ پہنچا چھے روز ضلع راول پنڈی مین رہ کر آج تیسرے روز ہو کر پشاور مین ہون سوائے اسکے کہ ؎

اے خیال حسن یار آہستہ رو
منتظر شو سالکان لنگ را

اور مجھ سے اسوقت کیا ہو سکتا ہے بھلا ملاحظہ فرمایئے مین کہان کا رہنے والا آپ کے قریب کا رہنے والا آپ سے کس قدر دور پڑا ہون تقدیر نے یہ سب کچھ کیا میری درخواست یہی تھی کہ مجھکو حضور اپنے سے جدا کرین آپ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے۔ آپ کو تلاش کرتا پھرتا ہون راستہ پرخطر ہے شیر بھیڑیئے کا ڈر ہے۔ تمام جنگل کوہستان کے خار میرے پاؤن مین لگ گئے کوئی ساتھی نہین تنہا ہون آپ رحم کرین کرم کرین اور مل جائین تو آپ کے اختیار مین ہے میرا کوئی اختیار نہین مفلس ہون قلاش ہون ریل کا کرایہ تک نہین مکان جو میرے رہنے کا تھا اُس پر دشمنون کا قبضہ ہے ورنہ اس کو فروخت کرکے آپ تک پہنچ جاتا اگر آپ ایک دفعہ برقع اٹھا کر صورت دکھا دین تو تمام رنج و غم جدائی اور تکلیف سفر دور ہو جائین ؎

چون نمائی عارض گل رنگ را
از طرب در چرخ آری سنگ را

بار دیگر سر برون کن از نقاب
از برائے عاشقان و ننگ را

افسوس ہے کہ آپ میرے گھر کے قریب رہتے ہین اور مین آپکی تلاش مین مارا مارا پھرتا ہون

انچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد
در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

اب مین جب پھر اپنی گھر کیطرف رجوع کرونگا تو پھر آپ کی توجہ سے آپکو دیکھونگا۔

صورت از بے صورتی آمد برون
باز شد انا الیہ راجعون

عاجز کلیمی غفرلہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ

نمی دانم دلم دیوانہ کیست
بگوشم ہر زبان افسانہ کیست

یار غمگسار شاہ عباس علی خان صاحب چشتی زید فی عشقہ۔ السلام قبل الکلام۔۔
ایک وہ ہین کہ اُن کا مطلوب اُنکے قریب ہے جب چاہا دیکھ لیا ایک مین مصیبت کا مارا چارون طرف پھرتا ہون آجتک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مطلوب کون ہے کیسا ہے کہاں ہے۔
ہائے افسوس دن گذرے جاتے ہین وقت نہین رہا۔ کوئی دم باقی ہے بھی تو یہی حسرت اور ارمان رہیگا۔ اس کا نام ہی معلوم ہوجاتا یا قیامگاہ ہی ملجاتی تو اس جگہ کو سجدہ کیا کرتا حسرت ولہان ساتھ لیجانے کے سوا اور کچھ نہ ملا سے برلب آب نشین و گذر عمر ببین سالک اگر ایک جگہ قیام کرے تو سالک نہین۔ کس کی تلاش کے مزے لوٹے گا ہجر کس کا ہوگا کبھی ہجر کبھی وصل کبھی تلاش یہ کارخانہ برابر جاری رہنے سے ہر وقت نیا لطف ملتا رہیگا۔ اور مین تو کسی مین بھی نہین سے

بگزید یار عشقش دل سوگوار ما را
تا طبیب می شناسد نہ فسون گرے دوا را

نگران حبیب دل کش کہ ربود دل ز دستم
بہ فسونگری در آید بکنند علاج ما را

سیان آؤ نگر یا ہماری
سونی پڑی ہے سجر یا ہماری

آپ کو کوئی حدیث معتبر جس مین اختلاف ہو ذاتِ مطلق کو ایک شکل مین دیکھنے کی معلوم ہو گی زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ +

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

تجلی ہاست حق را در نقابِ ذاتِ انسانی ٭ شود مجیب اگر خواہی جوابِ نجاست امکانی

اے حضرت برقع پوش قربان راہِ تست دلم جان فدائے تو +

طاق ابروے تو چون قبلۂ من بسجود	شکر للہ کہ ہستم بہ نماز سے عجب
قاصد رسید نامہ رسید و خبر رسید	در حیرتم کہ جان بکدامی کنم نثار
تن پاکت کہ زیر پیرہن است	وحدہٗ لاشریک لہٗ چہ تن است
اندر آ در میان جان بہ نشین	کہ تو جانی و جانِ من بدن است

۲۶ شعبان کو آپ کی خدمت مین لکھا ۵ شعبان کو وہان سے چلا ۷ کو ہزارہ پہنچا چھے روز ضلع راول پنڈی مین رہ کر آج تیسرا روز ہو کہ پشاور مین ہون سوائے اسکے کہ ؎

اے خیال حسن یار آہستہ رو	منتظر شو سالکان لنگ را

اور مجھ سے اسوقت کیا ہو سکتا ہے بھلا ملاحظہ فرمایئے مین کہان کا رہنے والا آپ کے قریب کا رہنے والا آپ سے کس قدر دور پڑا ہون تقدیر نے یہ سب کچھ کیا میری درخواست نہ تھی کہ مجھکو حضور اپنے سے جدا کرین آپ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے۔ آپ کو تلاش کرتا پھرتا ہون راستہ پرخطر ہے شیر بھیڑیئے کا ڈر ہے۔ تمام جنگل کوہستان کے خار میرے پاؤن مین لگ گئے کوئی ساتھی نہین تنہا ہون آپ رحم کرین کرم کرین اور مل جائین تو آپ کے اختیار مین ہے میرا کوئی اختیار نہین مفلس ہون قلاش ہون ریل کا کرایہ تک نہین مکان جو میرے رہنے کا تھا اُس پر دشمنون کا قبضہ ہے ورنہ اس کو فروخت کر کے آپ تک پہنچ جاتا اگر آپ ایک دفعہ برقع اٹھا کر صورت دکھا دین تو تمام رنج و غم جدائی اور تکلیف سفر دور ہو جائین ؎

چون نمائی عارض گل رنگ را　　ازطرب در چرخ آری سنگ را
بار دیگر سر برون کن از نقاب　　از برائے عاشقان دنگ را

افسوس ہے کہ آپ میرے گھر کے قریب رہتے ہیں اور میں آپ کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہوں

آنچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد　　در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

اب میں جب پھر اپنی گھر کی طرف رجوع کرونگا تو پھر آپ کی توجہ سے آپ کو دیکھونگا۔

صورت از بے صورتی آمد برون　　باز شد انا الیہ راجعون

عاجز کلیمی غفرلہٗ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ

کس نمی دانم دلم دیوانہ کیست　　گوشم ہر زبان افسانہ کیست

یار غمگسار شاہ عباس علی خان صاحب چشتی زید فی عشقہ۔ السلام قبل الکلام۔
ایک وہ ہیں کہ اُن کا مطلوب اُنکے قریب ہے جب چاہا دیکھ لیا ایک میں مصیبت کا مارا چاروں طرف پھرتا ہوں آجتک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مطلوب کون ہے کیسا ہے کہاں ہے۔
ہائے افسوس دن گذرے جاتے ہیں وقت نہیں رہا۔ کوئی دم باقی ہے پھر بھی تو یہی حسرت اور ارمان رہیگا۔ اس کا نام ہی معلوم ہوجاتا یا قیام گاہ ہی ملجاتی تو اس جگہ کو سجدہ کیا کرتا حسرت و ارمان ساتھ لیجانے کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ ع بر لب آب نشین و گذر عمر ببین سالک اگر ایک جگہ قیام کرے تو سالک نہیں۔ کس کی تلاش کے مزے لوٹے گا ہجر کس کا ہوگا کبھی ہجر کبھی وصل کبھی تلاش یہ کارخانہ برابر جاری رہنے سے ہر وقت نیا لطف ملتا رہیگا۔ اور میں تو کسی میں بھی نہیں سہ

بگزید یار عشقش دل سوگوار ما را　　نہ طبیب می شناسد نہ فسون گرے دوا را
مگر آن حبیب دل کش کہ ربود دل ز دستم　　بہ فسونگری در آید بکند علاج ما را

سیان آؤ نگر یا ہماری　　سونی پڑی ہے سجریا ہماری

اس پیچ کو آگ لگا دوں کیا کروں جس پیچ پر مطلوب ہو اسکا ہونا بہتر زیادہ کیا لکھوں والسلام شوق
عاجز کلیمی غفرلہٗ

تبصرہ

بعض اوقات حضرت خواجہ مدظلہ پر جذبۂ توحید غالب ہوتا ہے اور کیفیت عشقی نمایاں تر اور محبت کا پر زور استیلا ہوتا ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ عقل زائل ہو جاتی ہے یا کوئی حرکت وضعداری اور آداب شرعی کے خلاف صادر ہوتی ہے نہیں نہیں بلکہ جملہ آداب و احکام شرعی کی پابندی بجمعیت تمام فرماتے ہیں واقع میں آپ پر ایک عجیب حال وارد ہوتا ہے مگر مغلوب الحال نہیں ہو جاتے۔ سکر اور حال آپ کے چہرہ کے رنگ سے اور آنکھوں کی چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کوئی بات آپ کی زبان مبارک سے خلاف آداب نہیں نکلتی جسکو عشق کی نعمت دیجاتی ہے جو صاحب درد ہوتا ہے اسکو آپ اپنی درد و دکھ کی داستان باوقات مناسب بلباس اشعار و حکایات سناتے ہیں ایسی اوقات میں ایک عجیب کیفیت طاری رہتی ہے جسکی تشریح معرض بیان میں نہیں آسکتی ذوق و حال کی باتیں وہی سمجھتا ہے اور اسی کا دل جانتا ہے جو صاحب ذوق و وجدان ہوتا ہے ع جلوہ جو اس نے دکھایا میرا دل جانتا ہے +

بیشتر ایسی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں حاضری کی کوئی ممانعت نہیں ہوتی ہر شخص مرید غیر مرید داخل مجلس ہوتا ہے حضرت پیرو مرشد اپنی زبان سے درافشانی فرماتے ہیں سامعین سے ہر شخص اپنی حوصلہ اور ظرف کے مطابق لطف اٹھاتا ہے کسی کے سینہ سے نعرہائے دردانگیز بلند ہوتے ہیں کسی کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں کوئی تڑپ جاتا ہے۔

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم		بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

کا عالم طاری رہتا ہے۔ استیلائے حضرت عشق کے مبارک اوقات میں سکر و حال کا اثر منتشر ہوتا ہے بات تو ایک ہی ہوتی ہے سبکو حسب حوصلہ لطف ملتا ہے مولانا جامی قدس سرہ السامی نے

لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن ابن صباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے والد پیشہ رنگریزی کا کیا کرتے تھے بیٹے نے رنگریزی چھوڑ دی اور صوفیون کے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُن کے باپ نے تاکید کی اور خود کسی کام پر گئے جب واپس ہوے تو صباغی کا کام کچھ بھی نہین ہوا تھا باپ خفا ہوئے تو ابن صباغ نے تمام کپڑے لوگون کے ایکہی رنگ کے برتن مین ڈبو دیے حالانکہ ہر شخص نے علیحدہ رنگ چاہا تھا باپ اور بھی زیادہ برہم ہوئے مگر ابن صباغ رح نے اُس ظرف سے کپڑے نکالے تو باپ نے حیرت سے دیکھا کہ "ہر یکے را آن رنگ شدہ بود کہ صاحبش خواستہ بود" باپ متحیر ہوئے چنانچہ حضرت خواجہ مدظلہ کی باتون سے بھی ایسی مجلسون مین سامعین شوقین اہل طلب کے دل ایک ہی تغارہ رنگ مین ڈبو دئے جاتے ہین اور جب واپسی ہوتی ہے تو ہر شخص اپنے نکھرے ہوے رنگ مین ڈوبا ہوا نکلتا ہے ایسے عقل افروز و دل ویواد سوز اوقات مین آپ کے قلم مبارک سے جو مضامین مکاتیت کے لباس مین جلوہ گر ہوتے ہین وہ ایک لطف خاص رکھتی ہین اگرچہ کہ اس مجموعہ مین کوئی مکتوب ایسا نہین کہ وہ تنبیہ و تادیب تعلیم و تربیت طلبا اور عشق و محبت توحید و عرفان سے خالی ہو۔ تاہم بعض تحریرات آپکے بالتخصیص ایسی ہین کہ جوش محبت و عشق مین ازسرتاپا ڈوبی ہوئی ہین نمونہ کے طور پر چند ایسی تحریرات بھی بمعیت رقاع دیگر یہان درج کئے جاتے ہین جو اسکو چہ سے نابلد ہوگا وہ تو غالباً انہین بیکار سمجھے گا مگر یقین ہے کہ اہل دل کو لطف بے اندازہ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی مبتدی بھی ہو تو بہ توفیق الٰہی اُسکے دل مین ایک تحریک تو پیدا ہو جائے گی جو اُسکو مقصد حقیقی کیطرف رجوع کرے گی ؏

مکتوب اول

گوری دھیری چلو گگریا چھلک جاے

پیارے انصار بھیا۔ السلام علیکم۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس کی محبت ہی۔ کون متقناطیسی اثر رکھتا ہے کسکے دیدار کی آرزو ہے۔ کسکا اشتیاق ہے۔ کون بےچین کر رہا ہے۔ کسکی باتین سننے کو دل چھتا ہے ؎

نمی دانم کہ دل دیوانہ کیست
بگوشم بر زبان افسانہ کیست

اتنا پتہ لگتا ہے کہ میرا دل ہر وقت حیدرآباد حیدرآباد کرتا ہے۔ جس سے مین بات کرتا ہون حیدرآباد کا ذکر ضرور آجاتا ہی۔ کوئی خاص قوت خیال مین نہین آتی جسکی طرف مین خصوصیت سے رجوع کرتا اور اُسکو خط لکھکر بھڑاس نکالتا۔ یہ تو ایک مجموعی قوت ہی یا ایک پلٹن ہی یا ایک رسالہ ہی یا ایک فوج ہی۔ جسنے چارون طرف سے مجھکو گھیر رکھا ہی۔ کوئی جگہ اُس کے محاصرہ سے نکل جانے کی نظر نہین آتی۔ میرے ظاہری جسم پر مذہب کی قید لگی ہوئی ہی اور مذہب بھی کون مذہب پاک اسلام جسمین بیوی بچون کی خبرگیری اُن مین رہنا فرض بتادیا ہی +

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ
فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

ورنہ مین سالہاے سال حیدرآباد مین رہکر تلاش کرتا کہ آخر وہ کون ستمگر ظالم ہے جس نے بوڑھے سفید ریش کو اسطرف سے دل برداشتہ کر رکھتا ہو اسکو تسخیر کا عمل کس سے پہنچا کونسا کلام اور چلتا ہوا عمل حاصل کیا اور کس سے حاصل کیا جو تیر بہدف ہی۔ اور وہ بوڑھے اور جوان مین تفرقہ نہین کرتا ھ

عاشقی راچہ جوان چہ پیر مرد
عشق در ہر دل کہ شد تاثیر کرد

آپ حیدرآباد مین تشیط جرایم کی خوب تحقیق کرنی جانتی ہین۔ ذرا مہربانی کرکے تحقیقات کیجیے

کہ حیدرآباد مین مجھ بوڑھے کو کس نے سینڈھی پلائی یا افیون کھلائی یا شراب کا غم میرے حلق مین الٹ دیا جسکے اثر سے میری یہ حالت ہے اور اگر اکیلے اس تحقیقات مین ناکامیاب ہوتی معلوم ہون تو ایک ایک نقل اس خط کی حسب ذیل حضرات کو دیدیجئے ۔
رشید و صفدر و اسمٰعیل ۔ یہ حضرات بھی غور کرین اور مجھکو علٰحدہ علٰحدہ اپنی اپنی را ے اور پختہ تحقیقات سے اطلاع دین کہ آخر وہ کون ہو اور اُسکا کیا مطلب مجھ بوڑھے کو ستانے مین ہے اور مجھکو اُسکے جواب مین کیا کرنا چاہئے ۔ غرض گراف کے چند شعر تحریر کرتا ہون ۔

جب سے اس ظالم سے اُلفت ہوگئی	کیا کہین جو دل کی حالت ہوگئی
حوصلے دل کے نکل جائین گے سب	یار کی جس دن عنایت ہوگئی
آپ نے تصویر بھیجی شکر ہے	دل کے بہلانے کی صورت ہوگئی

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ

موسومہ جناب شہزادہ میرزا امیرالملک بہادر تیموری دہلوی

صبا کیا تپیدن چلیست زخم کارے داری	یار بر سرت آمد وقت جانفشانیہا ست

حضرت آداب بجالاتا ہون ۔ واہ سبحان اللہ کیا آپ ہین ۔ خوب مدوہ رہے ہین ۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا خط آنا چاہتا تھا ۔ واہ کیا مضمون ہے ۔ جگر کے پار ہوا جاتا ہے ۔ کیا وعظ ہے مولوی کرامت اللہ خانصاحب اس سے سبق لین آج فرصت اور روزہ کا دن ہے مقدمہ کے خارج ہونیکا کچھ ملال ہو تو سنئے ؎

دیکھتے عکس کو ہین عکس دیکھے اِن کو	ہے یہی بحث یہ تکرار ہے آئینہ مین

آپ کی وہ ورقہ کتاب کے بعد مین تو برابر تاکیدی خطوط لکھ رہا ہون کہ یہ کام نہ کرو وہ کام نہ کرو شاہزادہ صاحب کی بغیر مرضی کچھ نہ کرو ۔ اب مین کیا کرون ؎

من لذتِ دردتو بدرمان نفروشم | کفر سرِ زلف تو بدرمان نفروشم

یہ بھی امداد طلب امر ہے کیونکہ کلبی کے بالکل انتقال کرنے پر آپ جیسا دل سوز دوست اُنکی اولاد کے ساتھ کیا کریگا بس وہی کیجئے اور مجھکو ؎

پردہ بردار کہ تشب تا بسحر منتظرم | مصلحت نیست کہ از دوست نہان باید بود

کا وظیفہ پڑھنے دیجئے۔ ملاحظہ ہو کہ کس وقت پر انھون نے پیٹ سے پاؤن نکالے وہ بھی مجبور ہین وہ خود تو کچھ ہین نہین کیسکی زلف ہے اور آندھی چل رہی ہے زلف منہ پر چلی آتی ہے مین ہٹانا چاہتا ہون آندھی زور کی ہے میرا اٹھانا کام نہین دیتا آپ دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر زلف کو ہٹا دیجئے ؎

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ | فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

بس آپ زلف کو ہٹا دین گے میرا کام ہو جاوے گا ؎

دل دادگان حُسن سے پردہ نہ چاہئے | دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہئے

چھپ کہان گئے کوہ قاف مین پتال مین عرش معلّیٰ پر مندر مین مسجد مین سب غلط۔ پہلے کم تھا اب زیادہ ہے کُن کی آندھی مین زلف منہ پر آ گئی جہان تھے وہین ہین پھر اسکا علاج

بمیخانہ از خود نہ جامی رود | مگر ہمتِ شیخ جامش برد

ایک ادنیٰ سے ادنیٰ حاکم یا کیسا ہو معشوق کے پاؤن تک ہاتھ لیجانا کوئی ایسی ویسی بات تو ہے نہین اور پھر حضرت اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ والے۔ مجھکو تعجب ہے کہ اس روز کیون فرمایا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ واللہ ثم باللہ الآن اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ احکم الحاکمین اوہ اوہ یہ بات اچھی نہین نام کسی کا نہ لو یا غیبت ہے یا بے ادبی دو حال سے خالی نہین۔ ہان تو وہان ہاتھ لیجانا پاؤن تو پاؤن منہ تک کیونکر ہو سکتا ہے ؎

ہر کہ او سر باخت اندر کوے او | جگر و صد بار جانان سوے او

ہاے ہاے جان باختن آسان نیست آنچہ قول است از قول بہ فعل باید رسید تا حال گردد

وآں حال ما و شما با دا۔ اکجا و آن نصیب کجا صد ہزار پردۂ دوئی کہ از تہ خانہائے جلال مداختہ اند ازان بیرون شدن آسان نیست ؎

نیست آسان پنجہ بر زلف پریرویان زدن — خون دل می باید از دیدہ بدامان ریختن

ہر کہ این تفرقہ انداختہ ہم او اگر رہنمونی کند آسان است ورنہ از تہمت وہمی بسیار دور می نماید آن تفرقہ انداز کافر کیش خانہ خراب کدام است عشق اگر باز بر سر رحم آید و رہبر شود البتہ سہل ترو آسان تر است ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما — اے طبیب جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما — اے تو افلاطون و جالینوس ما

این پیشکار و سررشتہ دار اعلیحضرت دسترسی ندارد مقدرتہ خارج کردن در فتح و شکست ہمہ در دست قدرت اوست۔ اگر این عشق خانہ خراب نبودے ہیچکس از عدم بوجود نیامدے ؎

یارب کجاست محرم رازے کہ یکزمان — دل شرح آن دہد کہ چگفت و چہا شنید

لیجئے فارسی ختم ہوگئی آپنے خواب کی تعبیر مین محبت اور خانہ داری اور بیوی بچونکا خیال رکھا ہے کل کٹرہ سے خط آیا بلکہ تین خط آئے۔ ڈاکٹر محسن خان۔ ریاض علی۔ غلام احمد خان سب لکھتے ہین کہ تینون بچے اچھے ہین خاطر جمع رکھو۔ یہان تو خاطر جمع ہی ہو (سپاہی) خرچ کیواسطے اتبک نہ بھیجے ہین خرچ کی طلب ہر کہان سے لاؤن وہان تو حکم ہے ومما رزقنٰھم ینفقون وہان تک پہنچتا نہین اب کیا کرون سخت درماندہ ہون مین تو المدد المدد پکارتا ہون آپ ہون یا جو ہو مدد کے قابل جو ہوگا سنے گا بھی اور مدد بھی کریگا اچھا تو یہی آپ بتا دین کہ کون مدد کر سکتا ہے آپ اُسی سے مدد کرا دیجئے مگر یہ یقین ہے کہ وہ ہر روز بندہ نوازی کرتے ہین بلکہ ہر لمحہ اور ہر آن اگر وہ بندہ نوازی نہ کرین تو پھر اُنکو آقا کون کہے جب ہی تمام دنیا کیا سب عالم ظہور اُنکو جپ رہا ہے شاہزادہ صاحب مین تو یہی جانتا ہون کہ مندر اور کلیسہ مین اور کسیکو نہین پکارا جاتا ہوگا آپ کو وہان جانے نہین دیتے ذرا وہان کی سیر تو کر آنے دو اُن لوگون کو دیکھتے اُن سے دریافت

کرتے شاید کچھ پتہ چل جاتا۔ چلو ہم تم دونون چلین ایک کو ایک سنبھالیگا سندر سندر کیون کہتا ہون
مین نے دیکھا نہین مسجد اور قبلۂ مسجد یہ دونون جگہ دیکھے ہوئے ہین آپ فرماتے ہین کہ مسجد کو
خالی پایا۔ نہین تو خالی تو نہین پایا چھوٹی سے چھوٹی مین دس پانچ نمازی تو ضرور دیکھے اور آپ کیا
دریافت کرتے ہین مگر ابو المساجد مین قفل لگا دیکھا دروازہ بند ہر وقت قفل لگا ہوا کبھی کبھی کھلتا ہے
وہ بھی سال بھر مین تین چار دفعہ وہان بھی ایک دفعہ اندر گیا تھا مگر لرزیدہ لرزیدہ شاید اندر کوئی ہوگا
مگر آپ سچ جانئے کوئی بھی نہ تھا اور اگر کوئی ہوتا تو اسپر قفل لگایا نہ جاتا میری سمجھ مین تو یہ بات
نہین آتی مُخفی اقرب الیہ من حبل الورید کی ضمیر تو قریب کی تھی چلی گئی چار ہزار میل سے

نہ ہے غمزہ کرشوخی و حیا بکی		کجا می نماید کجا میستر ند

اوپر والون کو ثم استویٰ علی العرش سے خوش کر دیا اور نیچے والون کو ایک جنگل سنگستان مین
پتہ بتا دیا اب پھر ڈھونڈھتے بدو علیٰحدہ جان کے دشمن قرطبنہ والے جدا دق کرنیوالے روپیہ کا خرچ
اور تکلیف الگ وہان کوئی بات کا بھی پوچھنے والا نہین۔ مولویون کا دم دیکھو۔ میان تم وہان
جانیکے قابل تو ہو جاؤ جب حج مقبول ہوگا تو سب کچھ ہو۔ لیجئے کریم کے یہی معنی ہین ہمکو جو اپنا گھر
بتایا گیا تھا وہان جب پہنچے تو اتنی دور چلکر جانا دلیل رکھتا ہو محتاجگی کی اب رہا بھیک لینے کے قابل
تھے یا نہ تھے یہ تحقیقات کرنی کریم کا کام نہین کریم تو دینے سے کام رکھتا ہے وہ تو کریم ہے بر کریمان
کارہا دشوار نیست۔ جانماز پر قبلہ رو بیٹھا با وضو آپسے التجا کر رہا ہون کہ مین نے اپنی تمام عمر کا کفارہ
جو بالکل بد کرداری مین گزری دو باتون مین سوچا ہے یا تو شہادت صادقہ تو وہ بھلا مجھ جیسے
سیاہ کار کو کب مل سکتی ہے اور اس کا موقعہ کہان۔ اور رہا یہ بات تو لسبل اب تو یہی ہو جائے ؛
زیادہ والسلام شوق فقط عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب سوم

ع کہ ہزارون آئینہ لگ گئے ہین نگاہِ آئینہ ساز مین

	خود تجلی کرد در ملک وجود		دید حسن خویشتن با چشم شہود
	کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین		
	خود تماشا و خود تماشائے		یار من باکمال رعنائے
	کہ ہزار کیف لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین		
	غیر نیستش تاب غیر کے آرو		عشق بازی بر خویشتن وارو
	پیارے عزیز اللہ تعالی آپ کو آپ دکھائے۔		
	ہر برکا ئین آپ ہین ورانکا ئین آپ		مدت کے بعد حل نے پایا حضور کو

علم کے تین درجے ہین پڑھنا یاد کرنا عمل کرنا اسیطرح فقر کے بھی تین مدارج ہین اسکی تعلیم کے بھی تین درجات ہین تعلیم سے واقف ہونا محنت کرنا حال وارد ہونا چونکہ آپ کو تجربہ ہے اسوجہ سے مین وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ پہلا درجہ النادر کالمعدوم ہے دوسرا تیسرا کہان اب اس تعلیم مین بعد بیعت اور فنافی الشیخ تین درجے ہین۔ فنافی الرسول۔ فنافی اللہ۔ بقاء باللہ۔ کمال بقا باللہ حضرت بایزید بسطامی۔ حضرت جنید بغدادی کو حاصل ہوا کمال فنافی اللہ حضرت منصور علیہ الرحمہ کو کمال فنافی الرسول حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز کو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ اور کسی کو نہین مثال کے واسطے چار نام لکھدیے ورنہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ محتاج بیان نہین ہان میرا عقیدہ ہے کہ اب ایسے مونہ بھی نہین پیدا ہوتے کہ ان کے نام پاک زبان سے ادا کرین۔

	گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر		کار پاکان بر مثال خود مگیر
	شیر آن باشد کہ مردم می درد		شیر آن باشد کہ مردم میخورد

واہ مولانا ہزار آفرین ہے آپ پر اور آپ کے کلام پر سیاہ تیتر کی بولی کو سننے والون نے اپنے اپنے موافق بنا رکھا ہے ورنہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہی جانتا ہے تصنیف را مصنف نیکو کند بیان سبحان تیری قدرت۔ رام لچھمن دسرت۔ لسن پیاز ادرک حضرت موسی کو علوئے مرتبت پر ناز تھا اور یہ بھی کچھ گئے تھے مین اسکا عاشق ہون اور یہ بھی یقین ہوگیا تھا کہ اسکو دیکھ سکتا ہون

پکار اُٹھے رَبِّ اَرِنِیۡ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ بھلا کسی کی کیا مجال ہو کہ اُسکو دیکھ سکے ایک تجلی کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہو گئے جس کسی کو تجربہ ہوا ہو وہ یقین کامل کے ساتھ کہسکتا ہو کہ وہ تجلی آنوری چیز ہے جو آب و گل سے علیحدہ ہو کر ہو آب و گل والی تجلیون کے سامنے چار آنکھین نہین ہو سکتین بھائی وہ اپنے آپ کو آپ ہی دیکھنے کے لایق ہے عالم ظہور ہم سمجھے ہمارے واسطے ہو یہی شرک ہو یہی غلط فہمی ہے اس غلط فہمی نے برباد کر دیا اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ اگر اس مصرعہ سے نکالدیا جائے تو سمجھنے والے کی سمجھ پر آفرین ہو مگر میرے نزدیک تو اس مصرعہ کا مطلب اس سے بھی آگے ہو ارشادات کلیمی کے پیشانی پر جو آیتہ لکھی ہے اس مصرعہ کا ترجمہ ہو سکتی ہو مصنف کی سمجھ سے مجھکو کام نہین حکیم کی آواز ہے جس جگہ سنائی دے کیونکہ ہستی کلام کلیمی کی صفت سے ہے تحت و فوق مین کیا رکھا ہے اب نہین لکھا جاتا کر دم اشارتے و مکرر نمی کنم ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ فقط

مکتوب چہارم

اُن کے جلوون کو کوئی کہتا نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؛ السلام علیکم سفر کی کیفیت تو نقل خط مرزا صاحب سے معلوم ہوئی ہوگی - اب سنئے ؛

	لاجرم ہر دم مرا با تو وصالے دیگر است		چون رخت را ہر زمان حسن و جمالے دیگر است	

حال تو یہ ہو کہ آج کی ڈاک مین چودہ خط آئے رات کو ۲۴ طالب داخل سلسلہ ہوئے - تین میل پیدل چلنا پڑا آج وے کرشمہ ساقی نمی کند تقصیر ؛ کا لطف جداگانہ ہے آپ نے پڑھا ہوگا -

	بسالے دجلہ گردد خشک رودے		بکوہستان اگر باران نبارد	

نوٹ کے ملنے والے کی دماغ مین خوشبو پہنچ جاتی ہے اگرچہ ۔ ڈیڑھ ہزار کوس کا فاصلہ ہو اب فرمائے

اس ہم ۲ گھنٹے مین جواب نہ دون تو خرابی ہے سہ

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہٗ ۔۔۔ فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہٗ

مزہ تو اسی مین تھا کہ سہ

یک دست جامِ بادہ دگر دستِ زلفِ یار ۔۔۔ رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

ہوتا مگر مجھ کم ظرف مین اتنی ہمت نہین بس بادہ ہموار باد کی آرزو ہے خواب اور تعبیرون نے تھکا دیا سہ

در وصبر ارشاد زما دور کن اے پیر ۔۔۔ از پیر و مریدی و ارادت گزشتیم

کی مدت سے آرزو ہے مگر پوری نہین ہوتی سہ

مدتے شد کاتشِ شوقِ تو اندر جان ماست ۔۔۔ وین تمنا بین کہ دایم در دل ویران ماست

اب تو صبر نہین ہوتا دل گھبرا گیا آخر کہان تک زلف کی کھینچا تانی مین رہون سہ

عاشقانت ہر طرف در انتظار ۔۔۔ پردہ بردار د جمال خود نما

مگر لطف یہ کہ حضرت موسیٰ صعقا کے بعد موسیٰ پھر نہ اٹھے دیکھا اور کچھ نہ دکھائی دی۔ یہ نہین کہ

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین ۔۔۔ صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

بس اب تو ایک طرف ہونیکو دل چاہتا ہو۔ یہ بڑے حوصلہ والون کا کام ہے دل بیار دست بکار کسی کی رضائی میلی تھی اور میری اوجلی مین نے کہا رضائی بدل لو جواب ہوا۔ رضائی بدلکر کیا کیا جائے یہان تو بڑی چیز بدل رہے ہین سہ

گر نہ گردی طالبان راہ دستگیر ۔۔۔ طالبان ہرگز نہ گیرند دستِ پیر

جس زبان سے چاہی سنوادی۔ سمجھادی۔ کیسا پیر کہان کا مرید سہ

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم ۔۔۔ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

باقی باقی کالا باقی میری سمجھ تو آجکل خراب ہے مین تو یہ سمجھا کہ بخار مین کونین و بجاتی ہو کہ بخار کی گرمی کو اس کی گرمی دبائے۔ کالا گورا ہر چہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذات حق بود اے بیخبر

بھئی اب تو ناچنے کو جی چاہتا ہے لکھا نہین جاتا لیجئے خدا حافظ عاجز کلیمی فقط

مکتوب پنجم

عامیان بینند چرم و پوست   عارفان بینند رگ دوست را

پیارے سرکار قربانت شوم! قدمبوسی کی آرزو لاحاصل آستانہ بوسی کی تمنا پیش کرکے التماس ہے سرکار کا گرامی نامہ کل پھر نہین آیا۔ آخر دل جلون کو ستانے مین کسی کو کیا لطف آتا ہے اور اگر آتا ہے تو بسم اللہ کسی کو لطف آئے تو مین صبر کرلونگا زنانہ مکان کے دو منزلہ پر تھا پردہ گرا کے سب لوگ وہین بلائے جاتے تھے بخار کی شدت تھی کل پھر مجلس سماع تھی ساتوین روز مین بھی نیچے اُترا آج کل بفضلہ تعالی بغیر سماع حالت ہر وقت موجود ہے پھر قوالی مین کیا نوبت پہنچی ہوگی آپ اندازہ کرلین برسون سے یہ شعر مجھکو فرہ دیرہا تھا ؎

میرے دل کی آرزو نے مجھے خاک مین ملایا		نہ کچھ آپ سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے

میرے سرکار بدرب العزت سے روح کہتی ہے رات کے سماع مین جن اشعار پر مجھکو حالت ہوئی حضور مین پیش کرتا ہون ؎

اب لذتِ زخمِ جگری پوچھتے کیا ہو   جب تم ہو نمک پاش تو پھر کیون نہ مزا ہو
اُس زخم کے صدقہ جو ہو شمشیر نگہ کا   قربان مین اُس درد کے تم جسکی دوا ہو
آکر ذرا دیکھو تو میرے دل کا تڑپنا   تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
منم کہ روئے ترا بے نقاب می بینم   منم کہ بے شب و روز آفتاب می بینم
توئی کہ پردہ ز رخسارِ خود برافگندی   کہ تا جمال ترا بے نقاب می بینم
این جلوہ گاہ حسنت جوشش بہار دارد   ہر سوز مین ز خونم صد لالہ زار دارد

سب کی خدمت مین سلام و دعا و آداب کہدیجئے۔ زیادہ حد ادب فقط

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب ششم

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے　　کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

میرے سرکار قربانت شوم ؎

اے حسن بوسہ بپایش ز دنت بے ادبیت　　پائے نازک نشود رنجہ بوسیدن تو

کہان آپ کے پاؤن کہان میرا ناپاک منہ۔ پابوسی لکھنا تو بے ادبی ٹھہرا۔ اچھا آپ کی جوتیان اور میری آنکھین آپ کی چوکھٹ میرا سر آپ کے محلے کے لڑکے اور لیجبو لیجبو کی صدا اور میرا رقص اسی آرزو مین حاضر ہوا تھا مگر ہائے افسوس کچھ نہ ہوا کیا اچھا وہ جمعہ تھا کہ جسدن مجھے امید ہوئی تھی مگر حضور کے رحم نے نہ ہونے دیا ؎

اے ترک چہ جائے رحمت اینجا　　تو تیر بزن کہ ما شکاریم

پیارے سرکار قربانت شوم کیا تم ہو واہ کیا تم ہو ع

کافر ہون جو اپنی تئین جانون کہ مین ہون　　جو کچھ کہ ہے سو تو ہے اسلام بس یہی ہے

سرکار فدا ئے جان شیرین جانِ شیرین کیا ہوگا بجائے اس کے کہ حضور سے قریب ہوتا جاتا روز بروز دور ہوتا جاتا ہون ؎

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے　　کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

کیا کرون اس پنجرے مین سے رہائی کی کوئی ترکیب بن نہین پڑتی فولادی تیلیون سے زیادہ قوت دار پنجرہ ہے۔ قربان بجنبش درت و یک اشارہ سے پنجرہ کی کھڑکی کھول دیتا آپ یقین جانئین جنگل مین جاؤن نہ پہاڑ پر نہ شہر مین نہ گاؤن مین نعلین مبارک پر قربان ہوجاؤنگا سوائے سرکار کے اسوقت کچھ دکھائی نہین دیتا ؎

جمالِ یار ز ہر شش جہت تماشا کن　　خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

ایک بار نہین ہزار بار پیدا ہوکر ہزار بار قربان مگر قربان ہونیسے نعمت کب میسر ہوتی ہے ؎

گردیم زخون دلِ آرایش کوئے تو — داری خبری یا نے ای محوِ خود آرائی

سرکار کو کیا غرض کہ ایک بیدل کا کسیوقت خیال کرین اگر حضور کسی وقت توجہ کرین تو غلام کو اپنے آقا پر ہر ششن جہت مین قربان ہوتے دیکھ لین۔ او ہو جہت کیسی معاف کیجئے اسوقت کچھ نشہ ہے معلوم نہین کہ کیا کیا بک رہا ہون مگر دیوانے کو سنا ہے کہ ہر جگہ معافی ہے کیسی جہت بس آپ ہی آپ ہے

صبا ملنا تو کہہ دینا میری کھوئی ہوئے دل سے — کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے
جیتے جی چین سے سونے نہ دیا وہ تم ہو — مر کے بھی تم کو نہ بھولے وہ وفادار ہین ہم

تم تم تم تم تم تم تم

مکتوب ہفتم

کسی کو لکھون۔ کیا لکھون۔ القاب کوئی رہا نہین ...... دُعا سلام آداب قدمبوسی سجدہ سب ختم ہو گئے کچھ باقی نہین رہا۔ مجھکو معلوم نہین کہ کیون مجھکو پیر کہا جاتا ہے بجائے نماز تہجد تہجد کے وقت لیٹا ہوا وظیفہ پڑھتا ہون اور وظیفہ کونسا یہ آج کا وظیفہ ہے۔

میری جان انتظار دید کب تک — میرے گھر آؤ یا مجھکو بلا لو
میری آرزوئے دل نے مجھے خاک مین ملا یا — نہ حضور سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے
منہ چھپانا تھا تمھین پہلے ہی روز — اب کیا پردہ تو کیا پردہ کیا
دلِ دادگان حُسن سے پردہ نہ چاہیئے — دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہیئے
بے مروت ناوک افگن آفرین صد آفرین — دل کا دل زخمی کیا پیکان کا پیکان نکلا

جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی — وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
اگر تو ذرہ دیکھو میرے دل کا تڑپنا — تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
جب تلک رہے زندہ تب تک رہا پردہ — وقتِ مرگ آپہنچا تو بے حجابی ہو

کیا لکھوں ؎

بپایان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی	بصد دفتر نمی گنجد بیان حال مشتاقے

میرے سب گھر پر جادو کیا گیا ہے۔ بیوی نے لکھا ہے سیدھے یہاں چلے آؤ اور مجھکو ساتھ لیکر چلو۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ صوفی سرمد صاحب کا فرمانا ہوگا ؎

سرمد اگرش وفاست خود می آید | گر آمدنش بجاست خود می آید
بیہودہ چرا در پئے آن میگردی | بنشین اگر او خداست خود می آید

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب ہشتم

پیارے عزیز زید فی عشقہ۔ السلام علیکم کلیمی اور اُس کے محبوب کے معاملہ کو آپ خوب سمجھتے۔ اگرچہ اسوقت میں آپ کا وقت زیادہ لے رہا ہوں مگر بفضلہ تعالیٰ آپ بھی اسوقت مزے میں ہیں۔ کل کی رجسٹری کا جواب کل ہی لکھا تھا بیوقت ہوجانیکے باعث ہنوز موجود ہے دونوں کا جواب آج انشاء اللہ چلا جائے گا۔ میرے محبوب میرے سرکار کی زبان ہندی ہو یا پورب کی بود و باش میرا حال سُن لیا کہ یہ شخص ہر جائی ہے یا آئینہ باز۔ ارشاد ہوا مجھکو معلوم ہے کہ آپ کو مجھسے محبت نہیں آپ نے جو کچھ دیکھا بہت جگہ دیکھا۔ اب مجھ میں وہی دیکھتے ہیں پھر اور کسی میں دیکھینگے۔ آپ کے ہزاروں آئینہ ہیں مور تو تم ایک ہی ہو ہم کا نہ بھولنا ؎

ہمکا تم تو ایک ہی موہن | ہم جیسی تم ری کرور

یہ کہکر رونا شروع کردیا اللہ اللہ کیا کہکر سمجھایا جائے کیونکر کوئی وعدہ کیا جائے۔ کون دیکھتا ہے کیا دیکھتا ہے ؎

یہ کہاں کی حیرتیں چھاگئیں یہ کہاں کے جلوے سما گئے + کہ ہزاروں آئینہ لگ گئے ہیں نگاہ آئینہ ساز میں

پیارے کوئی کافر کہے یا مؤمن۔ اپنا کام بن جائے۔ بس سب پھر پایا انشاء اللہ پھر ملین گے
زیادہ سلام و شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہ از کلیم نگر ؁

مکتوب نہم

شفیق حالم جناب تحصیلدار صاحب۔ السلام علیکم مجھکو معلوم ہوا ہے کہ آپ کو مجھسے ملنے کا اشتیاق
ہے۔ مجھ ایسے بیکار شخص سے ملکر آپ کیا کرین گے۔ ہان فقرا کی خدمت مین رُوسا حاضر ہوئے
ہین اور اُنسے دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کیا ہے مگر اب وہ فقرا کہان اور وہ عقیدتمند
رُوسا کہان۔ پھر بھی آپ کا غائبانہ اشتیاق معلوم کرنیکے بعد مین آپ کو ایک اپنا چشم دید
واقعہ لکھنے پر آمادہ ہون۔ سات سال کا عرصہ ہوا مین چند ہمراہیون کے ساتھ سفر حجاز کے
واسطے چلا۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک جس قدر قافلے گئے سوائے دو تین قافلون کے بدوون نے
سب کو لوٹا۔ اور بہت سے مسلمان بیت اللہ شریف کے مسافر زخمی ہوئے مارے گئے مجھکو
خیال ہوا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیان زیادہ کین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو ہر طرح حیران کیا تو شانِ جلالی نے جوش کھایا حکم ہوا کہ آج سے تم لوگ بادشاہ نہین ہوگے
اور اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا قطعی حکم صادر فرمایا اللہ تعالیٰ کا سچا کلام قیامت
تک وہی حکم رکھتا ہے جو پہلے تھا کسی وقت بدلنے والا نہین تمام دنیا مین کوئی بھی یہودی
بادشاہ نہین مگر صالحون کے معنی تفاسیر مین اور علماء وقت کی زبان پر مسلمان نیک بندہ
کے ہین مجھکو نہایت حیرت ہوئی کہ قرآن شریف کا حکم کیونکر خلاف ہو گیا دنیا مین عیسائی بادشاہ
ہین کیسے بادشاہ کہ تمام کو گھیرے ہوئے ہین اور جو مسلمان بادشاہ برائے نام ہین اُن کے
انتظام کی یہ حالت ہے کہ مسلمانون کے ساتھ بُرا سلوک ہو رہا ہے اور کوئی پُرسانِ حال نہین
تو صالحون کے معنی اور کچھ ہون گے۔ مسلمان نیک بندہ کے معنی نہون گے یہان سے گئے
ہوئے علماء اور وہان کے علماء سے پوچھا گیا اور بہت تحقیق کی گئی مگر تسلی نہین ہوئی یہان

تک کہ واپسی کا موقع آگیا۔ عدن مین اسٹیمر نے ایک دن اور نصف شب قیام کیا۔ رات کے
تین بجے عدن سے اسٹیمر چلا ابھی ساحل کے قریب بندر کے حدود مین تھا کہ دفعتًا ایک آواز
مہیب ہوئی اسٹیمر تھم گیا سمندر مین سے اغثنی یارسول اللہ کی آواز آنے لگی۔ اُس اسٹیمر کے
تریپور مین ملازم ایک اوپر کے درجہ کی برابر مہتابیان روشن کر رہا تھا جس سے سیاہی شب کی
دور ہوگئی گویا کہ روز روشن ہوگیا ایک بیچ کے درجہ مین تھا جو چھوٹی کشتی کو نیچے اتارنے مین
اور خلاصیون کو حکم دینے مین مصروف تھا۔ قیبر لفورًا اُسی اُتری ہوئی کشتی مین سوار ہوکر مع
تین یا چار خلاصیون کے روانہ ہوا۔ ہم لوگ تازہ حج کئے ہوئے چلے آتے ہین سب کے سب
کھڑے دیکھ رہے تھے جس طرف سے یارسول اللہ کی آواز آرہی ہے اُسیطرف وہ انگریز وہ
کشتی لیجاتا ہے یارسول اللہ کہنے والے کو ہاتھ سے گھسیٹ کر کشتی مین لیتا ہے یہان تک کہ تیرہ
یا چودہ آدمی اُس نے کشتی مین لئے۔ اب وہ کشتی لئے ہوئے چارون طرف گشت لگا رہا ہے مگر
اُسکو یارسول اللہ کی صدا انہین آتی سمندر مین سناٹا ہے ناچار وہ کشتی اسٹیمر کے پاس لایا سیڑھی
اُتار دی گئی تھی۔ حاجی لوگ اُس دروازہ اور سیڑھی کے سرے پر اس قدر ہجوم کئے ہوئے
تھے کہ اُن بیچارون کو اوپر اسٹیمر کے آنیکا موقع نہین ملتا تھا اور وہ سمندر کے پانی مین ڈوبنے
کے باعث سردی سے بیتاب ہورہے تھے آخر اُس انتظام کرنیوالے انگریز نے پہلے زبان سے
کہا آخر حاجیون کو دھکے دیکے راستہ صاف کیا اور اُن بیچارون کو اندر لیا وہ بیچارے سردی
سے کانپ رہے تھے کسی حاجی نے اپنی لوئی کمل یا لحاف اُن کو نہین دیا عیسائیون نے
اُن مسلمانون کو جنکی جان بچائی تھی اسٹیمر کے باورچیخانہ مین لیجاکر گرم کیا دریافت سے یہ بات
معلوم ہوئی کہ مسقط سے ایک بادبانی جہاز چاول بار کئے ہوئے آرہا تھا اُس مین روشنی
نہین تھی اِس اسٹیمر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا غرق دریا ہوگیا اُس مین پچیس آدمی تھے جسقدر بچے
وہ بچالئے گئے تھے باقی غرق۔ اس کا قصہ اور بھی باقی ہے مگر مجھکو ظالمون کے معنی معلوم ہوگئے
صالح کے معنی ہین انسانی ہمدردی رکھنے والے کے جس مین انسانی ہمدردی نہین اُن کو

اللہ تعالیٰ نے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل کا خطاب دیا ہے اسلام کے ہر ایک اصول اور فرع سے اسلامی ہمدردی ٹپکتی ہے جس مین اسلامی ہمدردی نہین وہ ہرگز انسان نہین اور نہ وہ مسلمان ہوسکتا ہے وہ ضرور برباد کردیا جائیگا جیسا کہ ثمود اور عاد کی قومین برباد ہوئین مسلمانون مین ہمدردی نہین اسوجہ سے اُن سے بادشاہت چھین لی گئی ہے جسمین ہمدردی کسیقدر ہے اُنکو کچھ نہ کچھ حصہ حکومت کا مِل جاتا ہے۔ آپ مین انسانی ہمدردی ہے اُس نے مجھکو بھی آپکا مشتاق بنایا تھا مگر مین اُس معاہدہ سے مجبور ہون جو مجھ سے لیا گیا ہے کہ ارباب دولت و ثروت سے ملاقات مین ابتدا نہ کیجائے ورنہ مین آپ سے مِلتا اور فقط یہ کہتا کہ آپ مین جو انسانی ہمدردی ہے اُسکی قدر کیجئے۔ جس مین یہ نہو اُس سے ظاہر و باطن پرہیز کرین وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے زیادہ والسلام از ڈاک خانہ پیران پور کٹرہ ضلع شاہجہان پور (عاجز کلیمی دہلوی) غفرلہٗ

مکتوب دہم

مائیم تحیر و خموشی آفاق ہمہ گفتگو یست

پیارے عزیز۔ اللہ تعالیٰ کشایش روحانی و جسمانی مین ترقی دے۔

مضمون تعزیت اور خطرہ نے خوش کیا خطرہ کا مضمون نہایت دلچسپ ہے آج صبح کے وقت بیوی سے اُس مرحوم بچہ کا ذکر کیا اُنھون نے لڑکون سے اور حامد محمود سلمہٗ سے کہنے سے انکار کیا آخر اس وقت بلاکر آپ کا خط دکھا دیا جواب دیا کہ مجھکو اُس کے پیدا ہونے کی اسقدر خوشی نہین ہوئی تھی کہ اب اُسکا غم پریشان کردے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی وہ سب بہتر اور اچھا ہے۔ زیادہ والسلام شوق ÷ عاجز کلیمی غفرلہٗ ÷

مکتوب یازدہم

راحتِ جان حزین سلمہٗ۔ السلام علیکم و قلبی لدیکم عرفانی قوت جب تک باقی ہے اور باقی رہیگی

قطرہ سے سمندر ہوکر قوت بھی باقی رہے گی نُجَبَا نُقَبَا ابدال اوتاد الغرض مقررہ اہل خدمت مین سے جب کوئی لباس بدلتا ہے اس سے پہلے اُس کی جگہ دوسرا تجویز ہوجاتا ہے اگر ان مین سے ایک کم ہوجائے تو بس قیامت آگئی۔ قرآن شریف مین اسم اعظم راتون مین لیلۃ القدر دنون مین لمحہ اجابت آدمیون مین مقبول آدمی اسیوجہ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ تمام قرآن شریف کی قدر ہو تمام راتون کی قدر ہو تمام اوقات کی قدر ہو تمام انسانون کی قدر ہو مجھکو کراۃ مراۃ اس قوت کا تجربہ ہوا ہے مگر وہ ہرگز اختیاری نہین جسقدر اختیار ظاہری یا باطنی دیا گیا ہے وہ سب برائے نام ہے ورنہ فی الحقیقت تمام پنکھون اور روشنی کے ہزارون چراغون کی باگ ایک بجلی کی انجن مین ہے دم مین گل دم مین روشن۔ جبکہ آپ کو کسی نے ایک کاغذ عطا کیا جس کو حکمنامہ کہہ سکتے ہین تو مجھکو اور آپ کو خواہ اسکی تمنا ہو یا نہ ہو اسکا فکر کرنا نہین چاہئے کوئی شخص دنیا مین میرا اور آپ کا چاہنے والا اور ہمارے بہبود کا چاہنے والا اس ذات پاک سے زیادہ ہرگز نہین ہوسکتا مجھکو نہایت وثوق کے ساتھ کامل یقین ہے کہ وہ ذات پاک ہمارے واسطے بہتر کرتا ہے اور کرے گا ہم اپنی وضع بد پر اڑے ہوئے ہین کیا وہ اپنی وضع نیک سے ٹل جاوے گا ہرگز نہین اُس ذات پاک سے بدظنی کسیطرح زیبا نہین صبر اور تحمل سے انجام کو دیکھنا چاہئیے ہان پھر ضرور اُس سے درخواست ہے کہ ہماری نیت درست رہے۔ ہائے ہائے نیت بھی ہمارے اختیار مین نہین والسلام شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

آنکھون کے تارے آپ کو دل مین رکھون یا آنکھون مین جگہ دون پیار کرون سر کو بوسہ دون آنکھون کو چومون حیران ہون کہ کیا قدر کرون آپ کا ایک تازہ خط ایک صاحب کے نام دیکھا کسی بغیر وردی بے نفس شیخ وقت کے قلم کا ہے جو اپنے خاص ارادتمند کو نہایت دل سوزی سے لکھ رہا ہے مین نے مولوی میر انصار علی صاحب کو بھی دکھایا جس کو دیکھکر انھون نے بہت

تعریف کی۔ اگرچہ مجھکو کن برسرتا بوتم یک جلوہ عثمانی سے ابھی فرصت نہین مگر آپ کے خط نے بیحد لطف دیا۔ قضا و قدر نے جو کچھ لکھدیا ہی ہوتا رہا اور ہوتا رہےگا نا سمجھ لوگ خواہ مخواہ تکرار و حجت سے عزیز وقت ضایع کرتے ہین دوستون کی ملاقات کا لطف تو یہ ہے کہ ملنے سے روح تازہ ہو دنیا کے دلخراش جھگڑون کا جو قلب پر اثر ہوتا ہے اُس سے تھوڑی دیر کے واسطے امن ملے مجھکو ایسے دوست کی نہایت قدر ہے مین تو ایسے دوست کی ملاقات کو مقبول عبادت سمجھتا ہون۔ کن برسرتا بوتم کو ضرور آپ سمجھ گئے ہون گے اور اُسکا لطف بھی آپ کو اگر دن مین کم آیا تو رات مین زیادہ آئیگا قوال کی تکرار سے صوفی کو دو طرح سے لطف آتا ہے ایک تو یہ کہ ہر مرتبہ کے کہنے مین نئے مضمون کے یقین کے سبب درجے طے ہوجاتے ہین دوسرا موقعہ

....

اُس سے زیادہ پر لطف ہے رائی کا مضمون تکرار سے پربت ہوجاتا ہے۔ اس شعر مین تابوت مین قسم کا ہے جو لکھنے کو دل نہین چاہتا اور آج آپ کو فرصت نہ ہوگی اگر ہو تو تشریف لائین مگر بارہ بجے سے ادھر زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب نمبر دہم

پیارے قربانت شوم ؛ السلام علیکم قلبی لدیکم ؛ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس وقت ایک اپنا حال تحریر کرون مگر اس مثال مین آپ پر مثال ثابت کرنا نہین ہے بُرا ماننے کی تو جگہ نہین لکھے دیتا ہون اگرچہ آپ کی صورت پر مین فریفتہ نہین ہوا ہون اور آپ کی صورت کسی طرح ہزار ہا سے بُری بھی نہین اور آپ ضرور خوبصورت ہین مگر چونکہ اُس پر مین فریفتہ نہین ہوا اسوجہ سے شعلہ رو کہنے مین مبالغہ ہے اور مجھکو مبالغہ آمیز عبارت سے عادتاً نفرت ہے مین آپکی سیرت آپکی لیاقت اور علی الخصوص آپ کی طلب اور خواہش اور آرزو پر ضرور مفتون ہون اور اسپر اپنی اُس عقیدت کو ظاہر کرتا ہون جو مجھکو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میری تمنا ہے

کہ میرا حشر اُنکی غلاموں کی ادنیٰ صف مین ہو اُن کے عشق کا ذرہ مجھکو اس جہان مین ملے ہاے کیا لوگ تھے قربان اُن کی قدموں کی خاک پر ہزار ہا حور غلمان اُنپر سے صدقہ آپ مین سخاوت دیکھی بے شل ہے اول تو آپ اپنی وسعت سے بہت زیادہ اور بیشک ہمت سے کم سخی ہین دوسرے مین ہمیشہ کہا کرتا ہون کہ ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور اسنے پچھتر ہزار دیدیے تو وہ سخی نہین بہ نسبت اُس شخص کے جسکے پاس پانچ ہین اور پانچون دیدئے یہ شخص بیشک سخی ہے اور آپ پاس نہین ہوتے اور آپ دیتے ہین یہ درجہ بھی اس سے بڑھ گیا۔ پھر اور آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ کا دِل دینے سے نہین پھرتا اور جس قدر آپ دینا چاہتے ہین اُس قدر بندوبست نہین ہوسکتا تو مین آپ کو ایک حدیث شریف کا مضمون سناتا ہون سُنئے +

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سچے دل سے دینا چاہے اور اس کا دِل اسوقت کچھ پاس نہونیسے جلے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے موافق اُسکے نامۂ اعمال مین درج کردیتا ہے۔ چنانچہ جسوقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سارا اور آدھا مال واسباب پیش کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ کو کچھ نہ لیسکے اور ان کا دل جلا جو نتیجہ اُس کا ہوا اُس سے ایک جہان واقف ہے آپ کی تیسری خبر کے جواب مین مجھکو اپنا بچپن کا شوق اور طلب کا وقت یاد آگیا ؎

اگر مین اپنی زیان کاری کی داستان لوگون پر ظاہر کرون تو خسر الدنیا ہو نیکے علاوہ یہان رد ہونکا ٹوٹا ہوجاوے اور وہان کے واسطے ہزارون گواہ ہوجاوین تو اس داستان کو حضرت غفار الذنوب کی رحمت پر چھوڑ کر اپنی تیرہ چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھوڑا سا قصہ سناتا ہون ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا وہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کے آستانہ مبارک مین چلہ کشی کرتے تھے گھر مین جب سوجاتے تھے تو کنڈی کھول کر بدخیال عورت کی طرح نکلجاتا تھا

صبح کی نماز سے پہلے آجاتا تھا کسی کو خبر نہوتی تھی نیپ کے پتہ اُبال کر نمک ڈال کر اس کا سالن پکاتا تھا اور جو کی روٹی سے کھاتا تھا پیپل مہادیو کو بھی کھایا ہے اور مہندی کے پتہ بھی کھائے ہین نمکین بغیر دودہ کی چاء سے جو کی روٹی زیادہ کھائی ہے۔ یہ حال دیکھکر میری والدہ صاحبہ مرحومہ کو دیان پھیلا کر اُن بزرگ کو کوستی تھین ہائے جس نے میری بچہ کو خراب کیا وہ خراب ہوجائے۔ ہائے مین کہاؤن۔ گوشت روٹی یہ کھائے آلاپالا مین اُس کے جواب مین اُن کے فرزند یعنی اپنے بڑے بھائی حقیقی کو کوستا تھا تاکہ ان کا کوسنا نہ ہوجائے ۔؎

یہ ایک والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر ہوا پہلی شادی یعنی والدۂ حامد محمود سلمہٗ سے جب نکاح ہوا تو وہ باتین مجھ مین نہ تھین جو بیوی کو بُری معلوم ہوتین ان بیوی کا حال آپ نے سن لیا ذرہ سی ضرب سر پر لگی گھبرا گئین اور مجھسے کہا یہان سے چلو یہ مرید لوگ مار ڈالینگے آنکھ جاتی رہتی ہے تو کیا ٹیون سے دیکھتے ہین۔ پیارے آنکھون کے تارے بھیا مجھ ضعیف بوڑھی مین اول تو وہ قوت کہان کہ کسی کو خدانخواستہ یکطرفہ پاگل بنا دون اور اگر کسی کے حسن ظن نے یہ جتا دیا ہو تو اُن بے زبان حضرات کے کوسنے کو کون سنے اللہ تعالیٰ بامراد زندہ اور تندرست رکھے بیہوشی اور مستی وہی اچھی ہے جس مین ہوشیاری کا بھی دور رہے ۔؎

اس آیت شریف کے معنون مین لیقین کے معنی مجبوراً موت کے بتا دی گئی ہین مگر مجھ جاہل کے اس آیت شریف کے معنون مین لیقین کے معنی لقین ہی کے ہین یعنی جب تک عبادت کرے کہ لقین آجائے اور اسکی تعریف یہ ہے اس کو اپنا آپ معلوم ہوجائے اور جب یہ معلوم معلوم ہوگا تو یہ اپنے آپ سے خارج ہوجائیگا اور جب خارج ہوا تو اس پر سے شرعی احکام اُٹھ گئے مگر یہ آنی ہوگا دوامی نہین دوسرے آن مین جبکہ اس کو ہوش ہوگا تو پھر واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین اس آیت شریف کا ایک دور رہے گا۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا سچا شعر ہوا ہے ؎ اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق مین شامل ؛ خواص اس برزخِ کبرا مین ہے حرف مشدد کا آقا کے خزانہ مین ہزار ہا قسم کا مال ہے۔

یہ ممکن نہیں کہ غلام کو اسمیں سے کچھ نہ کچھ انعام نہ ملے ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے آپ کو بھی ملتا ہے اور مل گیا ہاں اللہ تعالےٰ ظرف کی وسعت کو بڑھاتا رہے ایک وہ ہیں کہ ہیں جلوہ میں مست ہو جاتے ہیں ایک وہ ہیں کہ خُم کے خُم چڑھائے جاتے ہیں اور بدمست نہیں ہوتے حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یا دوسرے حضرت کا کہ ہم نے شراب معرفت گھونٹ گھونٹ پی نہ تو وہ تھوڑی ہوئی اور نہ ہم سیراب ہوئے مزہ تو یہ ہے کہ انتظار بنا رہے اب آتے ہیں وہ آتے ہیں کسی کی پاؤں کی آہٹ ہوئی اور اچک کر دیکھا اہا ہا آپ کیا وہی ہیں۔ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حتیٰ کہ آپ کو بھی اقرار نہ ہو مگر میرا دل تو آپ کی یک رنگ ہونے کی تصدیق کرتا ہے والسلام و شوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؛

مکتوب چہاردہم

دوش از مسجد سُوے میخانہ آمد پیر ما
چیست یارانِ طریقت بعد ازین تدبیر ما
در خراباتِ مغان باپیر ہم منزل شویم
کین چنین رفت است در عہد ازل تقدیر ما

پیارے عزیز۔ ہوشیاری کے ساتھ بیخود و مست ہونا آپ کو نصیب ہو ؛
ہاتھ نیم سن ہے لکھنا تکلیف سے ہوتا ہے لفافہ پہنچا صبح سے علی آباد والے اور والیوں نے پکڑ رکھا تھا اب چھوڑا ہے نماز ظہر ادا کر کے ہمت کرتا ہوں کہ کچھ لکھوں چھتیس برس کی ناز برداری کا جو کچھ افسوس ہو تھوڑا ہے مگر عجب ہو دیکھیے کیسا بے اثر قلب لایا ہوں جسنے چھتیس ہزار برس یا اس سے زیادہ بیمانتہا تک ناز برداری کی کہ دیکھنے والے مجھ میں اور اُس میں مشکل سے تمیز کرتے ہیں جب میں اُس سے جدا کیا گیا اور یہ جُدائی بھی فی الحقیقت بسری ناواقفیت کی جدائی تھی مجھسے کہا تو یہ گیا تھا کہ ہم جاتے ہیں تم ہمارے پیچھے پیچھے

آؤ بجائے اسکے کہ قدم بقدم چلتا اور اسکو نہ چھوڑتا ذرہ سی غفلت مین ایک دورا ہے مین نقش قدم بھول گیا۔ حاجت خانہ مین پہنچا بجائے اس کے کہ حاجت سے فراغت پاکر طہارت کرکے باہر نکل آتا۔ ایسی غفلت کی نیند کہ نجاست خانہ مین سو گیا تمام کپڑے نجاست مین خراب ہو گئے نہ دوسرا جوڑا کپڑے کا ساتھ لایا تھا اور نہ پائیخانہ مین کوئی نل لگا ہوا ہے۔

اب بتائیے کیا کرون باہر کیونکر نکلون کپڑے کیونکر پاک کرون میرا آقا میرا محسن ایسا نہین جس سے یہ انکی جدائی ایک منٹ کیا ایک سکنڈ کی جدائی بھی ممکن ہو اگر ادب مانع نہوتا تو مین یقین کے ساتھ لکھدیتا کہ وہ پائیخانہ مین ساتھ تھا مگر ہائے افسوس جس پر مین عاشق تھا جس کے غلام فرمابردار ہونے کی ایک جماعت کثیر کے سامنے دعویٰ کیا تھا اُسکو بھلادیا اوسکے احسان فراموش کردئے غلام ہو کر آقا کا دعوے کرنے لگا اب دیکھو کیا ہوتا ہے دودکی برف۔ تربوز۔ خربوزہ فالودہ اس قدر پلائین پیٹ مین ٹھوسی گئین مضمون اور خبط خبطا نہو تو کیا ہو۔ پہلے تو لباس تھا نہین لباس نہ آپ سے پہنا ہے اور نہ آپ سے اُتارین گے۔ ترک لباس اپنے اختیار مین نہین لباس پہنانیوالا جب اُتار دیگا آپ ترک لباس ہو جایئے گا اور لباس پر لباس ہو اور بھی بے اعتباری کا بشر ہے اللہ تعالیٰ امتحان مین کامیابی نصیب کرے زیادہ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ ۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب پانزدہم

آن کس است اہل بشارت کہ اشارت داند   نکتہا ہست ولے محرم اسرار کجا

پیارے عزیز۔ السلام علیکم جب تک ٹوٹ کر نہ ملے اثر مترتب نہین ہوتا۔ ٹوٹ کر کیونکر ملنا ہوتا ہے ایک طرف عقیدہ ہو کامل محبت ہو واصل۔ دوسرے طرف دلدادہ صورت ہو یا والہ سیرت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو اچھی سمجھ عطا کی ہے وَمَنْ یُوتَ الحِکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ فی الحقیقت دونون صفتین اسکی مین پنہا مگر چشم ظاہر کو عموماً یہی یقین ہے

کہ ظاہر نے باطن کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ جمالش زنقاب آمد جلالش۔ اور اگر سمجھ آجائے تو نقاب جلال بھی بمنزلہ جمال ہو جاتا ہے۔ اکثر یہی دیکھا گیا کہ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو۔ مگر ایک بہادر کا کلام مجھ کو نہایت پسند آیا۔

رحمٰن رحیم رحمت اللہ ما ئیم
شیطان رجیم لعنت اللہ ما ئیم
ہر نیک و بدیکہ در جہان میگزرد
واللہ ما ئیم ثم باللہ ما ئیم

کل ایک مولوی صاحب نے بذریعۂ خط دس سوال مجھکو بھیجے اُن مین ایک یہ بھی تھا کہ آپ مجھکو ایک پرچہ لکھ بھیجین کہ قیامت کے روز مین تم کو ساتھ رکھونگا بس اس کو مین اپنی قبر مین رکھونگا اور یہی مجھکو کافی ہے میری بیوی بچے اور سب کچھ آپ پر قربان مجھکو جنت کی خواہش اس کے مقابلہ مین نہین۔ اچھی طرح تو یاد نہین کہ کیا کیا جواب دیا گیا مختصر اور ماحصل یہ ہے کہ میرے نزدیک جیسا طالب دنیا ویسا ہی طالب جنت۔ جنت مین اگر وعدۂ دیدار نہ ہو تو اس کو کیا فوقیت ہے اور دیدار دیکھنے والے کو کس جگہ دیدار نہین آپ نے ہر ایک عبارت کو خوب سمجھا اور یہ آپ کی سمجھ میرے دل مین گھر کرتی جاتی ہے اول تو مین نے چاہا تھا کہ میرے خطوط شایع ہون جب میرے یاران طریقت نے مانا تو مین نے یہ قید لگادی کہ سوائے یاران طریقت کے اور کسی کو نہ دئے جائین مگر ؎

پرواز فطرت ما در دام بال میزد ۔۔۔ آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را

مست ہونے والا مست ہو بیخود ہونے والا بیخود ہو دیکھنے والا دیکھے مزہ لینے والا مزہ لے۔
هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۔

مشتغل بودم بقال اے دوستان
حال غالب گشت بر قال زبان

غیر حق می کو بم اندر زیر پا
الصلا اے پاکبازان الصلا

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب شانزدہم

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
چمکتی ہے بجلی گرجتے ہیں بادل   تو کملی میں اپنے چھپا کملی والے

چاند سا مکھڑا پیارا ہے تو زلف بھی اُسی مکھڑے کا سنگار ہے اُسکی سیاہی اور روشنیوں سے برتر ہے بادل میں سے نکلنا اور پوشیدہ ہونا برسات میں جو ہر مرتبہ لطف کو دو بالا کرتا ہے وہ مطلع صاف میں نہیں۔ چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا ؎

یک دست جام بادہ دگر دست زلفِ یار
رقصِ چنین میانہ میدانم آرزوست

کیا نندہ نئے آپ کے پاس موجود ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ اردو کا شعر آپ اُس سے سنیں مدت سے زلف اور رخسار کی تمیز اور جھگڑے میں پھنسے ہوئے ہیں تھوڑی دیر کے واسطے ہم کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جس کا رخسار اُس کی زلف ہے ؎

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا

ہائے کیا مزہ کا وقت ہے کوئی کاندھے پر کملیا ڈال کر آیا تھا۔ کملیا کے صدقہ ایک صاحب

ایسے تشریف لائے کہ رفتہ رفتہ وہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا ہ

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے بالے آجا
یک دستِ جامِ بادہ و گردستِ زلفِ یار
رقصے چنین میانۂ میدانم آرزو ست

یہ کس نے لکھا کس کو لکھا کس نے پڑھا کس نے سُنا۔ فقط دعاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہفتدہم

هو الکل

آداب القاب سب غایب آپ نہایت خوش نصیب ہین یہ جو کام آپ سے لیا جا رہا ہے وہ لاجواب ہے۔ گیارہ پر جنازہ آیا وضو کرکے نیچے اُترا مسجد مین پاس جاکر بیٹھا کسکی میت نہ جنازہ کہنے کو دل چاہتا ہے نہ میت کیا اثر والی چیز ہے تعالیٰ شانہٗ عما یقولون مین نے تمام عمر ایسے وقت مین یہ اثر نہین دیکھا اگر دوسری قوت جو برائے نام دوسری قوت کہلائی جاتی ہے ہمراہ ہوتی تو نوبت بہ جامہ دریدن ہوتی۔ نماز کے بعد پھر بیٹھا برخوردار سلمہٗ پاس برابر بیٹھا رہا اُس سے پوچھا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ہان۔ بالآخر ڈیڑھ بجے یہ کہکر آیا ہون کہ جنازہ کو جس جگہ رکھا ہے بغیر میرے بلائے نہ اٹھانا یہ وہ ہین جنہون نے ع ہستیم شدہ غرق بحر لازوال حُسنِ یار ؂ مین عمر گنوا دی اور کسیکو خبر نہین ہوئی کہ کون تھا کہان سے آیا کہان گیا مین قربان اُس بے نشان کے جسکے یہ سب نشان ہین جبتک گم نام نہو کیسے ہو نام ....

..................حبیب تک بے نشان نہو نشان کیسے ملے

تعالیٰ شانہٗ عما یقولون ۔ والسلام ؛

ہستیم شدہ غرق بحر لازوالِ حُسنِ یار کا غلام (کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہشتدہم

گرامی عزیز جانم سلمۂ - السلام علیکم - ہزاروں مسلمان ایسے ہیں کہ بوڑھے ہوگئے اُن کو نماز آتی ہی نہیں ہزاروں ایسے ہیں جنکو آتی ہے پڑھتی نہیں ہزاروں ایسے ہیں جو زکوۃ نہیں دیتی ہزاروں ایسی ہیں جو حج نہیں کرتی اور مسئلہ یہ ہے کہ فقط ایک فرض کا تارک کافر ہے پھر آپکے دل میں کیوں اِن مسلمانوں کیطرف کفر کا خطرہ نہیں آتا برخلاف اِسکے ایک بت پرست بُت پرستی سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالی کیطرف رجوع ہونا چاہتا ہے آپ اُسکی دُم میں کفر کا دُم چھلا باندھے جاتے ہیں - نماز روزہ حج زکوۃ سب سے افضل و اعلےٰ توحید ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ شرک وبدعات کا کس قدر زور اسوقت مسلمانوں میں ہے میرے نزدیک اِن نام کے مسلمانوں سے جو نماز روزہ سے بھاگنے والے ہیں وہ موحد اچھی ہیں جنہوں نے بت پرستی چھوڑی اپنی برسوں ان کو دیکھیو دوستوں کی بُرائیاں آپ کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھی جاوینگی "

زیادہ والسلام دعاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب نوازدہم

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم + این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست + انصار بھائی اسوقت مجھکو ریل میں بیٹھے بیٹھے آپ کے بیان کی بجلی کی روشنی کا خیال آگیا آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ روشنی ایک انجن کے ذریعہ سے قندیلوں میں پہنچتی ہے ہر ایک قندیل ہر ایک چیز پر روشنی ڈالتی ہے اور ہر ایک کی نظر قندیل کی روشنی پر پڑتی ہے قندیل کا دعوےٰ کہ میری روشنی ہے اور یہ دعوےٰ سراسر غلط ہے انجن ہر شب اُسکو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ تیرا وصف نہیں ہے مگر ہر شب یہی دعوےٰ قندیل پیش کردیتی ہے اسیوجہ سے اُسکو ہر روز روز بد دیکھنا پڑتا ہے اسیطرح تنگ نظریں قندیل کی روشنی کو قندیل کی اصلی ذاتی روشنی سمجھکر اُسی کو روشنی والا

سمجھتے ہین حالانکہ روز اُن کو دکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی کے محتاج ہین ؎

گویم بہر زبان بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

لکھنو کا اسٹیشن ہے نہ سیاہی ہے نہ قلم نہ ٹکٹ۔ آج گیارہ بجے دن کے چلا ہون کل شام کو انشاء اللہ تعالیٰ پہنچونگا۔ پیارے رشید سے سلام کہدیجئے اور یہ بھی کہ بڑا دھوکا ہوا۔ اصل مین نہ زبان پر قبضہ تھا نہ کان پر ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم
این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

زیادہ والسلام و شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بستم

عزیز جانم سلمہٗ ۔ السلام علیکم مولوی عبد الرحیم صاحب کو چاہئے تھا کہ اس قسم کے سوالات کسی شیخ سے کرتے آپ سے کیون کئے۔ اسلام کے پاس تمام انتظام شرعی کیواسطے دو ہتیار ہین ایک کتاب اللہ ایک کتاب الرسول اِن دونو نکا بھی انتظام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پورا نہین ہوا تقابیہ دوایر وغیرہ کی تحقیقات اور ایجاد اسوقت کہان تھی اب رہے اشغال فنا فی الرسول وغیرہ یہ سب حضور کو حاصل تھے کیا آپ کو نہین بتایا گیا تھا اب خیال کر لیجئے آپ سے کہا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک بھی اُسی نور سے تھا۔ فنا فی الرسول حقیقت الاشیا ظہور اول۔ اس شغل کے تین نام ہین اسکے بعد تحریری کہ کسی کے سوال اور جواب پر مرید راسخ العقیدہ کو متوجہ نہونا چاہیے بلکہ جو شیخ بتاے وہی کرنا چاہیئے اسکے علاوہ سب وسوسات ہین سب کو سلام کہدیجئے۔

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و یکم

عزیز جانم سلمکہ ۔ السلام علیکم آج آپ کے دو لفافہ وصول ہوئے میرے نزدیک دنیا میں وہ وقت بے بہا ہے جس میں یہ ہستی یاد نہ رہے اور یہ کیونکر میسر آتی ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

کا دور دورہ ہوتا ہے مجھ بوڑھے بیل کو کیا اثر ہوتا اور میری نظر میں کیا تاثیر ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو سب قسم کے کمال عطا کرے اور آپ کی عمدہ حالت دیکھکر قربان ہوں اسوقت کو غنیمت سمجھکر زیادہ ہجر کی خواستگاری اچھی ہے اور سچا عشق وہی ہے جس سے دوسری طرف خیال نہ رہے تصور میں ہوالمقصود اور ہوالموجود ہو ظاہری صورت معشوق نہ آنے پائے زیادہ والسلام شوق ۔ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و دوم

جیتے رہو خوش رہو شاد رہو

پیارے انھار بھیا ۔ السلام علیکم ۔ آپ سلسلہ میں داخل ہوئے اور یہ مجھکو یقین ہو گیا کہ آپ سچے طالب ہیں اور مدتوں پیروں کے زیر مشق رہے ہیں روپیہ بھی بہت سا خرچ کیا ہے اور پھر بھی آپ تہیدست ہیں میرا قلب آپ کی طرف ٹوٹ کر رجوع ہوگیا ۔ میرے آقا میرے والی میرے سرپرست جنکا قول ہے ۔ بو علی دلخستہ را طاعت بجز توحید نیست ۔ میرے خیال کے ساتھ اور خیال بھی کونسا نازک رہتے ہیں جو کچھ ہوتا ہے اُنکی طرف سے ہوتا ہے ۔

اُن کی نعلین مبارک پر ہزار بار مین تصدق ہون۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ مین نازک مزاج ہون
مگر بفضلہ تعالی ظالم نہین ہون میرا دل چاہتا ہے کہ وہ قصہ جو مجھکو یاد آیا تھا آپ کو لکھون اگرچہ
مجھکو خطوط نویسی مین تکلیف ہوتی ہے۔ مگر گشتہ از برائے دِلے بارہا۔ عرصہ بیس برس سے زائد
ہوا مجھکو مولوی جمال الدین صاحب مرحوم خلیفہ مولانا شمس الدین صاحب جو شاہ سلیمان صاحب
کے خلیفہ تھے حسن ابدال لیگئے یہ صاحب ولایتی تھے خاصے ذاکر شاغل چلہ کش منتی خلیفہ
تھے مجھسے ہر روز کتنے کچھ دلوائیے ایک دن مین اُن کے گھر سے دوسرے گانون گھوڑے پر سوار
جاتا تھا فقط وہ ہمراہ تھے میرے ساتھ کے دو آدمی اور اسباب پہلے جا چکا تھا یہ راستہ ناہموار
کھڈہ وغیرہ کا تھا مولوی صاحب نے ایک قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ ایک طالب علم پٹھان
پڑہتا تھا مگر نہایت غبی تھا ایک مجذوب صاحب اُس پر مہربانی کرتے تھے روز اُنسے کہتا کہ
میرا ذہن درست ہوجاوے مگر وہ کچھ نہ کہتے تھے ایک روز وہ طالب علم ایک چھری تیز کر کے
لایا اور مجذوب کو پچھاڑ کر اُسکے سینہ پر بیٹھا اور چھری گلے پر رکھدی اور کہا یا تو مین مولوی ہوجاؤن
ورنہ تجھکو ذبح کرتا ہون مجذوب صاحب نے کہا جا مولوی ہوگیا وہ مولوی ہوگیا۔ مولوی جمال الدین
نے یہ قصہ ختم کرتے ہی دوڑ کر میرے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا دو اور نہین تو اس کھڈ مین
پھینکتا ہون میری آنکھون کے سامنے ایک بجلی چمکی اور معلوم ہوا کہ تو جو کچھ چاہے وہ ہوجائے
مین نے ایک قہقہہ لگایا اور مولوی صاحب سے کہا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
لَشَدِيدٌ مولوی صاحب وہ مجذوب خام تھا مولوی صاحب پر کچھ رعب طاری ہوا اور باگ
چھوڑدی دوسرے گانون تک مین ہنستا ہوا چلا گیا میزبان کے گھر پہنچا وہان کے دستور کے
موافق کٹی پھٹی ہوئی پیش ہوئی وہ صاف کی کہا اور لاؤ پھر آئی پھر صاف کی تین دفعہ کے بعد
میزبان نے کہا اب مجھکو کہا لیجئے مین حاضر ہون مگر قہقہہ برابر جاری تھا مولوی صاحب کی بری
حالت تھی اُنہون نے کہا کہ اس ہنسی مین آگ کیون برستی ہے خیر ٹین تو دوسرے روز پشاور
چلا گیا مولوی صاحب کا وظیفہ نماز ذکر شغل سب غایب ہوگیا۔ پشاور مین مین نے اُن کے

پیرو مرشد کو خواب مین یہ کہتے دیکھا کہ اب اُس کا قصور معاف کر دیجئے واپس آگر اُنکو اپنی طرف سے خلافت دی پھر اُن کا سلسلہ خاصہ چل نکلا افسوس ہے کہ اُن کا انتقال ہوگیا۔ یہ قصہ یاد آگیا تھا۔ انصار بہیا جو کچھ اسوقت آپ کو محبت عقیدت ہے وہ قابل اعتبار نہین ابھی تو مین آپ سے ٹوٹ کر ملا ہوا ہون جب آپ مجھسے ٹوٹ کر ملین گے وہ بات پختہ ہوگی مین ایک انار صد بیمار ہون اور ہون جوگی جس کی نیت کا اعتبار نہین اسوقت تک مجھکو حیدر آباد کی یاران طریقت اور پھر اُن مین سے چار پانچ بہیدیاد آتے ہین اور اُان مین ہمہ تن مصروف ہون مجھکو معلوم نہین کہ یہ کب تک رہے گا اس موقع کو غنیمت سمجھکر وہ لوگ ٹوٹ کر ملین اور خوب محنت کرین فقط

(عاجز کلیمی دہلوی)

مکتوب بست و سوم

فَكَرِّمُوا مَنْ جَاءَ مِنْ غَيْرِ الْحَبِيبِ   مَا لَكُمْ مِنْ شَأْنِهِ الْأُخْرَى نَصِيبُ

عزیز جانم۔ دعائے صحت روحانی و جسمانی کے بعد واضح ہو فقرا کے ملنے کا شوق یہ بتا رہا ہے کہ آپ کچھ کرتے ہین اور ضرور ان حضرات سے آپ کو وہ راستہ ملا ہے فقرا کے پاس دنیا کی التجا لیکر امرا کا جانا اور اس زمانہ کے فقرا کا ضرورت دنیا کے واسطے اُمرا سے ملنا دونون بیکار معلوم ہوتے ہین و اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ سے ثابت ہے راہ مولا بتانے کی طرف اشارہ ہے کیا وہ لوگ جو اُمرا سے ضرورت دنیا کے نکالنے کے واسطے ملتے ہین اُنھون نے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا نہین پڑھا بس دونون مطالب دونون کے بیکار ہین ؎

مرا عہدیست باجانان کہ تا جان در بدن دارم

ہوا خواہان کویش را چو جانِ خویشتن دارم

۴۴ جمادی الاول روز پنجشنبہ کو آپ تھوڑی دیر مغرب سے پیشتر تشریف لاوین تو اس قسم کی باتین ہوتی چاہیے جس سے مین اور آپ خوش ہون اور لطف ملاقات میسر ہو۔

ساقیا کچھ عطا از بحر کرم | بر بہائے ریزاز جام قدم
تا کند شق پردۂ پندار را | ہم بچشم یار بیند یار را

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و چہارم

عزیز جانم- السلام علیکم- بکر کو دوالے کو اب آپ نیدر والون سے پٹوانا چاہتے ہین بہت اچھا ع

پاے ور زنجیر پیش دوستان | بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پہلے یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ دوزخ کیا ہے اور جنت کیا پھر اُس کے رہنے یا ہونے کی جگہ بھی خود بخود معلوم ہو جاوے گی- مخلوق اول جمال سے یا نور سے مخلوق دویم جلال سے یا نار سے مخلوق سویم کی حقیقت مشترک جلال اور جمال سے یا نور سے اور نار سے کیسی آگ اور کیسا دوزخ کہاں کی جنت اِن دونون مین سے جس پاس جو غالب حقیقت ہو گی اُسکی صورت اُسکو دکھائی جاوے گی- اور اُسی مین اُسکو رہنا ہو گا نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ- نہ آسمان مین نہ زمین مین سب ہمارے پاس ہے- مین تو اِن علما کا قایل نہین ہون جو تاویلین کر کے آگے دن نیا مذہب پیدا کرتے چلے جاتے ہین اور پیٹ نہین بھرتا اقطار السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے ہرگز نہین نکل سکتا مگر سلطان کی محبت مین الا بسلطان یعنی ساتھ سلطان کے تو جب سلطان کا ساتھ ہوا تو خود غایب سلطان رہ گیا اور وہ اقطار السموات والارض سے باہر ہے اللہ اکبر جیسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے آج معنی ہوے اللہ اکبر کے معنی بھی آج آپ انشاء اللہ تعالیٰ سنین گے یہان رات دن چاند سورج ہے اُس عالم مین نہ رات نہ دن تعین کے ساتھ سب جھگڑے ہین لاتعین مین کیا رکھا ہے- جنھون نے روح کو کثافت جسم سے ماند نہین ہونے دیا اُن کے خواب کی دوسرے کو کیون خبر نہین ہوتی برابر ہوتی ہے بلکہ وہ تو بیداری مین سب کچھ دیکھتے

ہین۔ اور عوام کو اسوجہ سے نہین ہوتی کہ اُن کے آئینہ گرد آلودہ ہین ہوا اور ریانی کے مثالین آئے
واسطے روشن دلیلین ہین۔ ہائے مجھکو تو یہ رونا ہے کہ کہان سے تسلی بخش جواب لاؤن سوال
کے ساتھ جو جواب اُس وقت آیا لکھدیا۔ سوچنا سمجھنا تو علم والے کا کام ہے خط پڑھکر فوراً لکھنا
شروع کردیا کہ مُبادا صبح تک بھول نہ جاؤن اس سے زیادہ اور کوئی کیسمجھادیگا۔ ساری رات
پڑی ہے اور میرا محفوظ گھنٹہ باقی ہے تینون سوالون کا جواب تو لکھ چکا مگر مین آپ کا شکریہ
ہی لکھنا بھول گیا واہ کیا خوبصورت آم بھیجے ہین اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ خوب سیرت
نہین ہین مگر مین تو آنکھ کے مزے زیادہ لیتا ہون۔ آج وہ صاحب پھر تشریف لائے اور دوسرے
چند مولوی صاحبان اور بہت لوگ مگر مجھکو تو علمار سے باتین کرنے مین لطف آتا ہے۔ افسوس
یہ ہے کہ مولوی صاحبان میرا مغز خالی کراتے ہین اور آپ خاموش بیٹھے رہتے ہین مجھکو
تو اندلیشہ ہے کہ کہین گروہ طفلون کا ہووے پیچھے یہ شور وغل ہو کہ لیجیو لیجیو۔ اور آگے آگے
ہون رقص مین ہم بدست افشان و پالے کوبان نہ ہونے لگے اور مین اس کا مدت سے خواہشمند
ہون مگر کانے کھد رہے ہون۔ ہون سب خوبصورت ہندوستان مین ایک حاکم دیوانی ہوتا
ہے اور ایک فوجداری یا ایک پولیس اور ایک ملٹری۔ آپ نے دیوانی کی سیر کی ہے فوجداری
کی بھی سیر کر لیجئے۔ مین آپ کو یاد دلاتا ہون آپنے جرنیلی وردی پہنی تھی یا انہین جرنیلی وردی
تو بخشے فوج ہی عطا فرماتے ہین مین ان بخشی صاحب کے صدقے اور ہزار جان سے قربان جسکو
فوج مین بھرتی کر لیتے ہین اعلیٰ سے اعلیٰ قصور پر بھی نام نہین کاٹتے۔ کہ پروردہ کشتن نمردی
بود پر پورا عمل ہے اُس حکم نامہ کا ایک لفافہ تو ہو گیا۔ گیارہ بجے ہین نماز کا تقاضا ہے نماز العشار
خوب ہم خوب پھنستے ہین۔ رات کے حالات کے خط کا انتظار کئے بغیر خط ارسال ہے والسلام
دشوق فقط دعا عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب بست و پنجم

گرامی عزیز جانم۔ السلام علیکم غمنامہ پہنچکر اور بھی زیادہ رنج و فکر کا باعث ہوا احباب کا تقاضہ ہے کہ باوجود اس قدر زیادہ محبت کے آپ کو تعزیت نامہ کیون نہین پہنچا۔ مین کیا جواب دون سوائے اسکے کہ لکھنا نہین آتا جبوقت ایسی متوحش خبر کہین سے آتی ہے تو محبت اور لگاؤ کے موافق صدمہ اور رنج ضرور ہوتا ہے۔ ہان یہ بھی اس کے ساتھ ہے کہ جسطرح تعزیت خانہ مین دور پرے کی رشتہ دار زار قطار رو کر ہمدردی کا ثبوت دیتی ہین اور تحقیقات پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور پرے کی رشتہ دار رونیوالیان اپنے اپنے مرنیوالون کو یاد کرکے روتی ہین اسی طرح مجھکو اپنی موت یاد آجاتی ہے اور وہ آگے نہین بڑھنے دیتی قاعدہ ہے کہ جب اپنا پیٹ بھر جاتا ہے تو ذوی القربا والیتٰمے اور مساکین یاد آتے ہین اپنے مرگ کا ماتم ایسا سخت ہے کہ اس سے مہلت ممکن نہین ؎

سینہ کوب ہر نفسم لذت غم از من پرس — من بمرگ خود گریبان ذوق ماتم از من پرس

باسٹھ سال ہوئے کہ میرا انتقال ہوا اور میرے اختیارات سلب کر لیے گئے۔ مین کیا تھا۔

من کہ ملول گشتمے از نفس فرشتگان — قال و مقال عالمے میکشم از برائے تو

مین نہایت نازک اور پاک اور با اختیار تھا مگر دفعتًا مجھکو موت آگئی اب مین بے اختیار اس قدر ہون کہ دونون پاؤن زمین سے نہین اُٹھا سکتا اور کمزور ایسا ہون کہ مور ضعیف تو سہ منزلہ تک بغیر نردبان جا پہنچتی ہے مگر مین بغیر زینہ کے یک منزلہ پر بھی نہین چڑھ سکتا۔ میرے عزیز سے عزیز کو اگر حاکم جو میرا جیسا آدمی ہے پکڑ لے تو نہین چھڑا سکتا نہ حاکم سے باغی ہونے کی قوت اور نہ اُس کو بُرا کہہ سکنے کی قدرت۔ مجھکو یقین ہے کہ اس موت کے بعد پھر زندہ ضرور ہون گا اور صاحب موت و حیات مجھ سے دریافت کرے گا کہ تو مجھکو اپنا آقا سمجھتا تھا یا برابر والا یا دوست یا دشمن تو اپنی خواہش اور آرزو کے موافق

دنیا کا ہر ایک کام ہونے کی وجہ سے مجھکو آقائے حقیقی مجھتا تھا یا اس کے خلاف ہونے پر آقا سمجھتا تھا ؎

من بہ مرگ خود گریان ذوق ماتم از من پرس

مرنے کے بعد کچھ عرصہ تک تو مین بے خبر رہا اپنی موت کی تمیز ہی نہ ہوئی جب سے اس امر کی تمیز ہوئی ہر لحظہ و ہر آن اپنی موت کا ماتم کر رہا ہون تو اب آپ ہی فرما ئیے کہ خفت را خفتہ کے کند بیدار بہ مین کسی کو تعزیت نامہ کیا لکھون یہ مضمون اپنے ماتم کا اس قدر طولانی ہے کہ ختم ہونے والا نہین مگر آپ آج کل زیادہ اور اس قدر تفکرات مین مبتلا ہین کہ مین اپنے ماتم سے آپ کا رنج بڑھانا پسند نہین کرتا خیر و عافیت سننے کا مشتاق ہون زیادہ والسلام شود

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ از کلیمی منزل

مکتوب بست و ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب موسومہ جناب مولانا محمد سعید صاحب پروفیسر ہند و کالج دہلی +

مولانا آداب بجا لاتا ہون۔ اگر جستجو کیجائے تو فقط اتنا پتہ ملے گا کہ ہندوستان مین تخم نیشکر فلان جگہ سے آیا میرے خیال مین یہ کوئی نہ بتا سکے گا کہ تخم نیشکر کب سے دنیا مین بویا جاتا ہے اور اس کی ابتدا کہان سے ہے ؎

ہان درد عشق کس کو نوازا تھا پیشتر
یہ تو بتا کہان سے تری ابتدا ہوئی

نہ یہ کسی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ آخر یہ کب تک رہے گا ذرہ ذرہ سے تغیر سے اس کے نام بدل جاتے ہین۔ گوڑ بہت تھوڑی محنت اور تغیر سے بن جاتا ہے۔ شکر ذرہ زیادہ محنت لیتی ہے۔ شکر جس کو دہلی مین کھانڈ کہتے ہین اس سے اور زیادہ وقت

[illegible] ہے شراب بھی گڑ کی طرح آسانی سے بنتی ہے۔ مگر شراب بہت دنون مین
تیار ہوتی ہے تو اس مین مستی اور لطف بھی سب سے زیادہ ہے۔

الغرض۔ گوڑ۔ شکر۔ کھانڈ۔ راب۔ شراب۔ یہ پانچ چیزین تو ایسی ہین کہ بغیر دوسری چیز کی آمیزش کے نیشکر سے نکلکر دوسرے نامون سے پکاری جاتی ہین جب اِس مین دوسری چیز کی آمیزش ہو جاوے تو پھر ہزارون نام اس کے ہو جاتے ہین مگر خواہ لاکھون ہی نام کیون نہون جزو اعظم نیشکر ہی ہوتا ہے۔

مولانا۔ میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ سب نیشکر ہے اور جب اس کا پتہ لگانا مشکل ہے کہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا تو اس تحقیقات مین وقت گزارنا بے سود ہے۔ نیشکر اور اس کے تغیرات کو دیکھکر مزے لینے چاہئین اور اصل سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ تاکہ اصلی شیرینی کے ذوق مین بے لطفی نہ ہو۔ اب میران پور کٹرہ مین تازہ گوڑ نہین رہا دیہات سے تازہ تلاش کرا کر انشاء اللہ جلد حاضر کرتا ہون زیادہ حد ادب سب کا آداب

از خانقاہ کلیمیہ عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہٗ +

مکتوب بست و ہفتم

من عاشق بدنامم رسوا سر بازارم	واللہ نبود عارم گر یار بود یارم

عزیز جانم سلمہ۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط مرشد آباد ادر کئی جگہ ہو کر مجھکو رگھونا تھ گنج پوسٹ آفس سے ملا آپ جیسے نیک باطن اور بھولے حضرات سے راستہ مین نہ ملنے کا افسوس رہا حضرت مولانا میرے شفیق اُستاد ہین ایک مدت کے بعد مجھکو اُن سے نیاز حاصل ہوا چونکہ میرے مولانا نہایت صاف باطن اور نیک ہین معلوم نہین کہ میری تعریف مین آپ کو کیا کیا لکھا ہوگا جو آپ نے مجھکو القاب مین قدوۃ السالکین لکھا ہے افسوس مین اس قابل کہان تقدیر کا مارا دور دراز راستہ دید کے واسطے آوارہ و سرگردان

پھرتا ہوں آنکھیں خراب ہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ آپ طبیب ہیں اور جوان صالح آنکھوں کی دوا بوجہ احسن آپ کو آتی ہوگی آپ ہی کوئی تجویز نسخہ کر دیجئے ع

روح قدسی کہ بنظارۂ عالم آمد
بہ تماشائے رخ خوب تو حیران افتاد

مجھکو بھی دکھائی دینے لگے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین کے لمبے چوڑے القاب اس زمانہ میں بہت سے حضرات رکھتے ہیں اور انہیں کو زیب دیتے ہیں میں تو ع

میل اندر دل او بر رخ خوبان افتاد	تا بہ گلزار جہان کرد گذر این بیمین

ہوں مجھے اب تک معلوم نہیں کہ اس سفر کی انتہا کب اور کہاں ہوگی۔ کس راستہ سے واپسی ہوگی یہ بھی معلوم نہیں اگر مذکورۂ بالا امور معلوم ہوتے تو واپسی کیوقت آپ سے ملنے کا وعدہ کر لیتا مگر مجھکو اندیشہ ہے کہ مجھے دیکھنے کے بعد آپ اور وہ حضرات کہ جن سے آپ میری مدح کر چکے ہونگے کہینگے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کا یہی شخص مصداق ہے ع

تا بقی تلبیس ابلیس شقی	علم نبود غیر علم عاشقی
حکمت ایمانیان را ہم بخوان	چند چند از حکمت یونانیان

طب کی کتابوں میں اکثر دیکھا ہے العلم علمان علم الابدان و علم الادیان اور اسپر فخر کیا گیا ہے کہ ادیان پر ابدان کو سبقت دی گئی ہے۔ تو کیا علم الابدان سے مراد طب ہے یہ تو سمجھ میں آتا نہیں بلکہ علم الابدان سے مطلب حقیقت الاشیا ہے کیونکہ جب تک حقیقت شی معلوم نہو حلال و حرام کا کس طرح حکم ہوگا اور حقیقت شی ع

ہم بہ چشم حق لبسوئے حق نگر	در مقید آیت مطلق نگر

میں پوشیدہ رکھی گئی ہے معاف کیجئے گا آج کل طبیعت ٹھیک نہیں۔ دیکھا نہ بھالا صدقہ گئی خالا۔ والا مضمون ہوا جاتا ہے خیر میں تو آپکے مخدوم زادے زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہ از صوبہ بنگال)

مکتوب بست و ہشتم

موسومۂ حافظ یوسف علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ تلہر ؎

دل ہمارا مفت مین بدنام ہے	انکے جلوون کو کوئی کہتا نہیں

السلام علیکم۔ کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون مدت سے انتظار ہے کہ آپ میرا بھی کام کرینگے مین کیا تفصیل کرون ؎

صد ہزار انداز داری دلگسین
من بہر انداز قربانت شوم

مگر ہر مرتبہ کامیابی کی امید ناکامیابی کی صورت مین تبدیل ہوجاتی ہے معاملہ قریب ہوکر بعید ہوجاتا ہے ؎

دین تمنا مین کہ دایم در دل ویران ماست	مدتے شد کاتش شوق تو اندر جان ماست

چاہتا ہون کہ دار یار کی ترائی ہو اور ؎

دیکھا تو عجب خیال کا لیکھا ہم نے	اے درد بہت کیا پرکھا ہم نے
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے	جب آنکھ نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ

ہوجاوے مگر نہین ہوتا کشتی کنارہ پر آکے رہ جاتی ہے اسوقت بچون مین سے کچھ اکرم کی طرف خیال ہے ورنہ یا تو رخصت یا بے خودیا مفقود الخبران تین باتون سے کچھ ہونا چاہئے خیر کچھ ہو + پرواز فطرت ما در دام بال می زد + آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را + واعبد ربك حتى ياتيك اليقين چاہتا ہون۔ قیدین سب بری ہین مذہب کی قید بھی اچھی نہین۔ اور مذہب ہو یا جو کچھ ہو سب ہستی کے ساتھ کی قیدین ہین جب ہستی نہونے کا یقین ہوجائے تو مذہب کہان رہتا ہے افسوس ہے کہ لازوال دولت کے بدلے آنریری مجسٹریٹی قبول کرلیجائے یہ کیا عقل کا

کلام ہے۔ زیادہ والسلام شوق + عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہٗ۔

مکتوب لبست و نہم

گرامی شفیقم شاہزادہ محمد امیر الملک بہادر تیموری سلمہٗ۔

السلام علیکم ٭ ہندو عیسائی آتش پرست کو کس طرح پر مرید کرتے ہیں یہ آپ کا سوال مجھ جیسے ناواقف محض سے اکیلے آپ ہی کا نہیں بلکہ تحریری و تقریری کئی حضرات نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ سب کو مجملاً جواب دیا گیا ہے خطوط کی آمد و رفت اس قدر زیادہ ہے کہ تفصیلی خطوط لکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے اور آجکل میرے گھر کی حالت یہ ہے کہ میری پیرانی صاحبہ قبلہ دہلی سے تشریف لائی ہیں اور سخت بیمار ہیں ۲۹۔ رمضان المبارک کو ڈیڑھ بجے دن کے برخوردار حامد محمود سلمہٗ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا بیوی بچی بچہ بیمار ہیں مہمانداری بیماری گرمی خطوط نویسی آخر کہاں تک ایک دماغ کام کرے مگر میں ہمت کرتا ہوں کہ آپ کے سوال کا مشرح جواب دوں اور اللہ تعالیٰ سے اس خط کی تکمیل کی مدد مانگتا ہوں مجھکو اول تو حیرت ہے کہ ہمارے متقدمین پیشواؤں نے مشرکوں کو موحد اور مسلمان بنایا ہمارے متاخرین پیشواؤں کو مسلمان بنانا تو آتا نہیں ہاں مسلمانوں کو کافر بنانا ضرور آتا ہے یہ کون ہیں اسوقت کے علماء دوسری طرف نظر ڈالی جائے تو عام گروہ اسوقت کے فقرا کا خود کفر شرک الحاد میں گرفتار ہے گور پرستی تصویر پرستی۔ انکا کام ہے یہود اور نصاریٰ پر جرم تھا اور ہے قال النصاریٰ المسیح ابن اللہ وقال الیہود عزیز ابن اللہ اولانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ کیا حضور سرور کائنات کو خدا بنانے میں کسر رکھتی ہیں کیا عالم الغیب نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہا گیا پھر آگے چلکر متقدمین اولیاء کرام کو خدا نہیں سمجھا گیا اپنے پیروں کو خدا نہیں مانا گیا ان کی تصاویر کی پرستش نہیں ہوتی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ بڑے بڑے صوفی نیلی تہ بند باندھ کر گیروی کپڑے پہنکر تصاویر قرآن شریف

دلائل الخیرات مین نہین رکھتے اپنے مکانون مین یہ تصاویر آویزان نہین کرتے۔ یہ کون ہین صوفی
ان کا نکاس کہان سے ہے اصحاب صفہ سے اُن کی کیا تعریف ہے ایک صحابی کا انتقال
ہوا تو ایک درم نکلا دوسرے کا ہوا تو دو درم نکلے جس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر پاکر پہلی اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ ایک داغ اور دو داغ اس زمانے کے
صوفیون کے مرنے کے بعد کس قدر سونا چاندی نکلتا ہے جو ترازو مین وزن ہوتا ہے عدالتون
مین جھگڑتے ہین تو ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور مرید کتنے لاکھون کروڑ
کا ذکر نہین حج کی خبر نہین کونسی زکوٰۃ جس پر خلافت اولیٰ نے نہ ادا کرنے والون پر جہاد کیا۔
ان صوفیون کا دسترخوان اُمراسے زیادہ مکلف ہوتے اس قدر کہ سوائے فرعونی نشست کے
ان سے بیٹھنا مشکل ہائے یہ وہ اسلام ہے جس کے اولیٰ شخص نے خلیفۂ دوم کو یہ کہکر ممبر سے
اُتارا کہ آپ نے رات کو دو کھانے کھائے آپ خلافت کے قابل نہین۔ اب مسلمان اس قدر
عقیدہ کے کمزور ہین کہ ان صوفیون سے کوئی نہین پوچھتا کہ تم مسلمان ہو صوفی ہو مشرک ملحد
ہو بلکہ دست بوسی پابوسی اور سجدہ ان گمراہون کے کئے جاتے ہین جیسی آپ نے بوجہ بے
تکلفی از روئے تحقیقات محبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا اسیطرح مین آپ سے بے تکلف
دریافت کرتا ہون ان مین سے بہت سے ایسے ہین جو ان صفات سے موصوف ہین اور آپ
اُن کی تعظیم دیتے ہین آپنے کسی ایک سے دریافت کیا کہ تم صوفی ہونا درکنار مسلمان بھی ہو یا نہین
اور اگر آتش پرست یا بت پرست ایک مسلمان کے ہاتھ پر شرک اور کفر سے توبہ کرتا ہے تو آپکو
کیون اس کی توبہ پر تعجب ہے اور ان خاص مسلمانون پر جو زکوٰۃ نہین دیتے حج نہین کرتے دغا
اور فریب ان کا کام ہے شرک جلی اور خفی علی الاعلان کرتے مین کیون تعجب نہین اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اِنَّ اللّٰہ لا یغفر ان یشرک ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللّٰہ فقد ضل
ضلالا بعیدا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل
الجنۃ اس آیت شریف اور اس حدیث شریف کے یہ لوگ آپ کے نزدیک مخالف ہین

یاموافق اور وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے سوا جسکو وہ چاہیں مدد کے واسطے پکاریں جو خاص آنحضرت اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس میں شریک کریں زکوٰۃ نہ دیں حج نہ کریں اس آیت شریف کے آپ ان کو موافق سمجھتے ہیں یا مخالف۔ کیا آپ کے نزدیک وہ شخص آتش پرست بت پرست رہتا تو اچھا تھا۔ بجائے اس کے کہ اُس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ کمینہ غلام کو گوارا کر کے شرک اور کفر سے توبہ کی زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب ستّی

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؛ السلام علیکم میں اس کا کیا علاج کروں کہ آپ کو خط نہیں پہنچتا طاعونی اخبار نے نہایت پریشان کر رکھا ہے لوگ یہ سمجھ کر طاعون زمین سے پیدا ہوتا ہے زمین بدل لیتے ہیں آپ غور کیجئے رطب اور یابس جب کتاب مبین میں فرمایا تو قرآن شریف کی دلالت مبین پر نہیں ہو سکتی سوائے ایک خاص فرد کے۔ کون اس سے واقف تھا سچا اور معتبر سمجھکر ایمان لانا پڑا کہ بیشک کلام خاص ہے تو مبین کسطرح ہوا خفی بلکہ اخفی رہا مبین تو اُس کو کہا جاسکتا ہے جس کو عام خاص دیکھیں اور سب اُس کو مانیں خواہ انسان کی کوئی قسم ہو تو اس صورت میں کتاب مبین میں طاعون کا ہونا بھی ثابت ہوا کتاب مبین اپنے ساتھ رطب و یابس سب کچھ لئے پھرتی ہے۔ بہت بڑی نصیحت کا وقت ہے باپ بھائی بیٹا مذہب کو چھوڑ کر فقط ایک کے ساتھ ہو لیں جو کبھی جدا نہیں ہو سکتا پھر طاعون کا خوف نہیں رہے گا وکیل بھاگ گئے ہائی کورٹ بند ہو گیا مگر مدعی مدعیٰ علیہ کی آنکھیں نہیں کھلیں کوئی دینے کے عذاب میں پھنسا رہا کوئی لینے کے اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا آخری سانس میں اگر خود بدولت جلوہ گر ہوں تو دینا پڑتا ہے ورنہ لینا جناب سید قبول بادشاہ صاحب مرحوم نے جو کچھ فرمایا اُسکو میں سمجھا یہ بھی وہی بات ہے ایک طرف بلایا جاتا ہے ایک طرف دکھلایا جاتا ہے صورت تو ایک ہی ہے خواہ برقعہ اوڑھ کر آئے یا گون پہنکر آئے سیاہ ہو یا سفید ؛ من انداز قدت

رزی سا سم ۔ نہ بادشاہ کوئی چیز ہے نہ میں لہٰذا کچھ وسعت رکھتا ہے کوئی مجھے تو لیا مجھے کوئی بہانے تو کیا جانے مروت بیا زما کو تگے زن کن کا فیصلہ بھی آپ کے سامنے ہے یہ خطرہ آپ کے دل میں کئی مرتبہ اور کئی طرح سے ڈالا گیا اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور انجام بخیر ہو ۔

گیا جو کعبہ تو مجنوں نے یہ دعا مانگی
الٰہی مجھ سے جدا ہو نہ الفت لیلیٰ

زیادہ والسلام شوق (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و یکم

عزیز از جان برخوردار سید حامد محمود کلیمی چشتی سلمہٗ الرحمٰن ۔

دُعائے عطائے نفس مطمئنہ کے بعد نگارش ہے کہ کیا تم نے کوئی ایسا باپ دیکھا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے پر قربان ہوا ہو۔ زبانی بہت کہتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے دیکھا۔ میں نے عمل کیا مگر ایسا بیٹا ابھی میں نے نہیں دیکھا جیسے کہ تم حضرات رب العزت سے عطا ہوئے یہ تمکو یقین ہے کہ عالم اسباب میں جو کچھ قدرت نے بیٹے کی تکلیف پر باپ کا بے چین ہونا خمیر میں ڈال دیا ہے اُس سے میں جدا نہیں ہو سکتا مگر میرے خیال میں ایک بات آئی ہے آجکل جیسی جنگ یورپ میں ہو رہی ہے کبھی نہیں ہوئی وہ قومیں جنکو انسانی ہمدردی کا دعوےٰ تھا کس کس طرح انسانوں کی جانیں لے رہی ہیں کسی معاہدہ کی پابند نہیں۔ زمین و آسمان خشکی۔ تری۔ کسی جگہ اور کسی طرح انسان کی جان کو امن نہیں ہر ممکن وسائل کی امداد سے انسان کی جان لیتے ہیں اُس کو بدرجہا سگ و خوک سے بدتر سمجھ رکھا ہے باایں ہمہ جو گروہ اپنے اس دشمن جانی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے پھر بلا خوف و خطر دشمن کے قریب آجاتا ہے اور اُس دشمن پر جسکو یہ ابھی ابھی جان کا لیوا سمجھے ہوئے تھا اس قدر بھروسہ کرتا ہے کہ جس جگہ وہ دشمن لیجانا چاہتا ہے بطیب خاطر و بلا اندیشہ چلا جاتا ہے اور وہ جو ابھی ابھی اسکے

مار ہنگلے فکر مین تھا ایسا دوست ہوجاتا ہے کہ وقت پر بلا کسی مشقت کے کھانا دیتا ہے اگر زخمی ہو تو مرہم پٹی کرتا ہے گویا ہر ایک جزوی اور کلی امر کا کفیل بنجاتا ہے۔ ہائے افسوس ہائے کیا ہم اپنے آقا اپنے مالک سب سے زیادہ چاہنے والے کو اس ظالم دشمن سے بھی بدتر سمجھ رہے ہین اور ہتھیار باندھے ہر وقت تیار ہین یعنی جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کے خلاف رات دن کرتے ہین کبھی مانگتے ہین کبھی اکڑتے ہین کبھی گڑگڑاتے ہین کسیطرح ہار مان کر ہتھیار ڈالکر اُس پر مطمئن نہین ہوتے بلا جو کچھ بندہ پر نازل کی جاتی ہے اُس پر صبر کرنا اور یہ سمجھنا کہ ہمارے حق مین ہمارے آقا ہمارے مالک۔ ہمارے سب سے زیادہ چاہنے والے نے ہمارے واسطے بہتری اسی مین سمجھی ہے یہ نہین ہوتا۔

ایک مرتبہ لوٹ کا مال بہت سا آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اورون سے بہت کم عطا ہوا آپ کے دل مین کمی کا خیال آیا ایک روز دربار عام مقرر ہوا۔ جو کچھ مال دیا گیا تھا اُس کا حساب دہوپ مین کھڑا کر کے لیا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بہ نسبت اور حضرات رضوان اللہ علیہم کے دہوپ کی تکلیف سے بہت جلد نجات ملی مین نے فقرا مین خلیل احمد صاحب کو دیکھا کہ اُن کو وقار الامرا نے مدار المہاری ....

.... سے برطرفی پر پھر خدمت مدار المہاری واپس ملنے کے واسطے دُعا یا چلہ کی غرض سے حیدرآباد بلا کر تھوڑے روز مہمان رکھا دس بارہ ہزار روپیہ نذر کیا مین نے اُس روپیہ کا یہ اثر دیکھا کہ حیدرآباد سے واپس ہوتے ہی اُنہون نے صابریون سے جنگ ٹھرا دی اور بیسیون سالم جانبین سے لکھے گئے اُسوقت مجھکو خیال آیا کہ آخر یہ بلا اِن پر کہان سے نازل ہوئی یہی سمجھ مین آیا ؎

ہیچ جادیدی فقیر بے نوا		سر بتائیدہ چو فرعون از خدا

نوا گران کو یہ روپیہ نہ ملتا بہتر ہوتا ؛

شخصے کہ مفلس است براو شکر لازم است۔ اگر دولت میرسد ممکن است کہ یاد خالق را

محو کند۔ ولاکن قد جعل اللہ لکل شئی قدرا پر ایمان رکھنا چاہیئے جسقدر صدمہ اور رنج دنیا مین
ہوتا ہے وہ ’’میرا ہے‘‘ کی بدولت ہوتا ہے پرائی چیز کو اپنا تصور کر رکھا ہے اور اس پر اسقدر
یقین اور اسکے جاتے رہنے پر روتا چیختا محلہ والون کو جمع کرتا ہے اگر اپنا نہ سمجھتا تو واویلا نہ
کرتا۔ پیارے بیٹے یہ مکان جسکے اندر مین رہتا ہون تم یقین کر لو کہ میرا نہین اور عام و خاص
یہ سمجھتے ہین کہ میرا ہے نہ مین نے اس کو بنایا نہ خریدا نہ کسی نے بخشا اور نہ ہبہ کیا۔ تھوڑے
دن مستعار میرے پاس رہا پھر اس پر کرایہ مقرر ہو گیا ہائے افسوس ہزار افسوس مین نے ایکدن
کا کرایہ بھی اب تک ادا نہین کیا کرایہ نامہ لکھا ہوا ہے رجسٹری شدہ ہے مالک مکان نہایت
دولتمند ہے۔ کرایہ کا تقاضا تک نہین کرتا دولتمندی کے علاوہ خود مختار بھی ہے اُس نے
سمجھ رکھا ہے کہ کرایہ عام جائداد منقولہ سے ایک دن مین قرق کر کے وصول کر لونگا پیارے
فرزند قرقی کے دن کا نہایت فکر ہے جس وقت تمام محلہ والون کے سامنے تو ابھکنی چارپائی
تخت ادنٰی ادنٰی چیزین قرق ہو کر نیلام ہون گی اور یہ ضرور ہو کر رہیگا ہائے جائداد منقولہ
بہت تھوڑی ہے اور کرایہ بہت زیادہ قاعدہ ہے کہ جب مال سے ڈگری وصول نہین
ہوتی تو جیل خانہ جانا پڑتا ہے تم جانتے ہو کہ مجھہ مبتوا کے گھر مین مال ہی کیا ہے بس جیلخانہ
ہو نعوذ باللہ من ذلک رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
زیادہ دُعا۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔ از حیدرآباد دکن۔

مکتوب سی و دوم

عزیزم سلمہٗ۔ بعد دعا آنکہ بیعت اللہ تعالیٰ سے پیر کے ہاتھ پر ایک معاہدہ ہے کہ منہیات
شرعیہ سے ہمیشہ دور رہونگا۔ جب پیر دیکھتا ہے کہ یاران طریقت مین سے ایک یا جو شخص
استقامت سے اُس معاہدے پر قائم ہے اور جو کچھہ تعلیم فقر کی جاتی ہے اُس پر عمل اور
کوشش کرتا ہے پیر خوش ہو کر اُس کو خلافت دیتا ہے تاکہ اور لوگ بھی اُسکو دیکھکر راہ راست

پر آئین یارانِ طریقت کو لازم ہے کہ جب اُن مین سے پیر کسی کو خلافت عطا کرے تو اُسکی تعظیم مثل پیر کے کرین اور پیر کی عدم موجودگی مین جو کچہ دریافت کرنا ہے خلیفہ سے دریافت کرین اور اگر اُس کو دیکھین کہ خلاف شرع شریف ہوگیا نماز و روزہ وغیرہ مین تساہل کرتا ہے یا کبھی پڑھتا ہے کبھی نہین یا اُس معاہدے سے پھر گیا ہے جو بیعت کے وقت کیا ہے تو اُس کی صحبت سے جب تک کہ وہ پھر توبہ نہ کرے یارانِ طریقت کو پرہیز کرنا چاہئے خلافت تو بڑی بات ہے اُسکی بیعت بھی نہین رہتی پس میرے یارانِ طریقت کو چاہئے کہ میرے اس اعلان کو مشتہر کردین تاکہ ایسے لوگون کے فریب مین بھولے لوگ آکر گمراہ نہون والسلام علی من اتبع الہدیٰ ؛ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و سوم

حضرت صاحبزادہ صاحب شاہ عبدالصمد چشتی سلمہٗ - السّلام علیکم ؛

اول مجھکو آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ میری عیادت کے واسطے اجمیر شریف مین میری قیام گاہ پر تشریف لائے اُس کے بعد جیسا کہ مریض عیادت کرنیوالے سے اپنا حال بیان کرتا ہے مجھکو بھی بیان کرنا چاہئے اگر اُسوقت مجھکو آپ کی تشریف آوری کے ہوش ہوتی تو اِس وقت آپ کو اس تحریر کے پڑھنے کی تکلیف نہ ہوتی میرے بخار کیوجہ جلسۂ چندۂ مدرسۂ معینیہ ہی مجھ کو یقین ہے کہ مجھ سے آپ کو زیادہ اُس جلسہ کا انداز ناگوار ہوا ہوگا کیونکہ آپ تہ بند باندھے فقرا کا لباس پہنے ہوئے عمدہ تکیہ سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اور مین تو نہ پیر نہ پیرزادہ نہ پیری پاس نہ وہ اسباب متولی صاحب کی پشت پر بیٹھا تھا میرے مذہب کے علما اور آپ جیسے معزز فقرا چیدہ چیدہ ایک جلسہ مین تشریف فرما ہون اور ایک دنیادار ننگے سر بیٹھا ہو نکھا فقط اُس کو جھلا جارہا ہو ہائے یہ وہی فقرا ہین جنھون نے بادشاہون کی حقیقت نہ سمجھی تھی آج اس ذلت و خواری سے بیٹھے ہین

چونکہ فقرا کا لباس زیب تن ہے کسی سے دریافت کی بھی ضرورت نہین کہ یہ کون ہین صاحبزادہ
صاحب مجھکو آپ کی توہین اور ذلت کے صدمہ نے بیمار ڈال دیا مین نے دیوان صاحب
سے کہا متولی صاحب سے کہا لکھکر دیا مگر میری بھڑاس نہ نکلی میری روح پر ناقابل برداشت
صدمہ تھا اور پھر اُسکو دوسری حرکت نے اور قوت دی اصحاب صفہ مین سے ایک صاحب
پاس ایک درہم نکلا حکم ہوا ایک داغ اب اِن صوفیون کے مرنے کے بعد اس قدر سونا
چاندی نکلتا ہے کہ ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور خواجہ کے نام پر
حال لانے والے نہایت بے شرمی سے گاؤتکیون سے لگے بیٹھے رہے اور ایک پیسہ
کسی نے چندہ نہ دیا جب یہ دعویدار اپنے پیٹ کے سوا نہ پیر کو سمجھے نہ بھائی بھتیجے کو تو متولی
صاحب کو ضرور دنیاداروں کی خوشامد کرنی پڑی مگر واہ ری فراست اُدھر وہ کام نکلا
ادھر ظاہری غلامون کو تازیانہ لگایا دونون کام ہوگئے میرے خیال مین اس سے زیادہ
توہین نہین ہوسکتی اللہ تعالیٰ کیواسطے ان ستہ بندون کو پہلے رحضرت محبوب نبی کا لباس
پہنو اگر بیٹو مانتے تو خرقہ پوشون کی روش اختیار کرو ہمارے متقدمین نے کفار کو ہدایت
کی اور متاخرین مسلمانون کو بدعقیدہ کئے دیتے ہین صاحبزادہ صاحب ذرا انصاف کیجیے
رنڈی قوال چور بھائی بھتیجا سب کا مال بلاخوف وخطر پیٹ مین چلا جاتا ہے اور اُس
جلسہ مین گرہ سے کچھ نہ نکلا ڈاکو بھی ایسے کامون مین حصہ لیتے ہین مگر نہ پیسے تو یہ جھوٹے
نقال ہر ایک جاہ طلبی کے واسطے دوکان کی ترقی کے لیے وہان حاضر ہوتا ہے معاف
کیجیے نہ آپ عیادت کی تکلیف کرتے اور نہ بیمار کا حال سنتے اسوقت حیدرآباد مین
ہون اور پتہ یہ ہے۔

معرفت منشی عبدالرشید صاحب چشتی دیوڑھی نواب غالب جنگ حیدرآباد دکن

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و چہارم

ہوالکل

پلا ساقیا ساغر بنظرہ
مین ہوا نہین تجھکو ہوس ہیجان
جو صورت تو اپنی دکھا دے مجھے

پھنسا دام ہجران مین بد نیسر
کہون کیا کہ مجھ پر ہے بند گران
تو اس قید غم سے چھڑا دے مجھے

پیارے مولانا صوفی چشتی زید فی عشقہ۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا لکھون ؎

اُنکی آنکھون کو کوئی کہتا نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

میری تحریرین آفت کی پرکالہ آپ کا روشن دل چاہنے والا دل قدردان دل۔ پاک باطن دل وہ کیا ہے مجھکو اندازہ نہین۔ مرید کھاتہ نہین۔ غرض دس ہزار سے زائد یاران طریقت ہین جن مین بڑی بڑی عالم اور خلفار مجھکو چاہنے والے ہین پھر آپ مین کون ایسا وصف ہے کہ کلیجی ذرہ ذرہ سی بات آپ کو لکھ بھیجتا ہے اسوقت راز دار سمجھو تو آپ غمگسار سمجھو تو آپ خود سمجھ لین۔ مین اس قدر بیتاب ہون کہ اگر میرے محبوب کا جلوہ نہ ہوتا تو فوراً آکر گلے لگا لیتا۔

پیارے۔ بیشک اتقا ایک نادر اور نایاب دولت ہے جس سے پیر ابراہیم جیسے بزرگوار مالامال ہین مگر اتقا کے اصلی معنی ہین۔ قطع عن ماسوی اللہ تعالےٰ کے اور یہ بغیر عشق ہو نہین سکتا عشق کی ہر آن ظاہری اتقا سے ہزار درجہ افضل ہے یہ عشق کے کرشمہ ہین کہ آپ نے ایک ہزار میل سے کسی کے تعلق کے باعث محبوب کو دیکھ لیا مجھے ابھی کچھ اُن سے فرصت نہ تھی جو حجر اسود پر نظر پڑتی۔ آپ کی تحریر دیکھی بیشک صحیح ہے بھلا آپ کی وید اچھی یا میری کس جگہ سے مضمون شروع کرنا چاہیے تھا کہان سے شروع کر دیا آپ کی ایک رجسٹری کل آئی وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ کو قدمبوسی

لکھدو دعا کرین کہ کلیمی رہ جائے اور مین چل جاؤن پوچھا گیا کہ قدمبوسی کیون؟ کہا کہ جو کلیمی کا چاہنے والا ہے مین اُسپر قربان ہوکر قدمبوس ہون - پھر فرمایئے سراپا عشق؛ سرت گردم؛ اُس آواز کے قربان - مجھکو خواب بہت کم نظر آتے ہین - ایک مرقعہ خواب مین دکھایا گیا جس مین حضرت خواجہ بزرگ اور حضرت غوث پاک اور اُن کی تصویر ہے - یہ مشہور مرقعہ ہے مین نے دیکھا تو وہ دونون حضرات موجود تھے یہ جناب نہ تھے پرسون دیکھا کہ دو فقیر لمبے بالون کے دہلی کے ایک بازار مین جھگڑا کر رہے ہین ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ اگر پانچ برس میرے پاس رہے تو مین تجھکو بتاؤن جس فریق نے یہ دعوی کیا تھا تھوڑی دور اس کا میرا ساتھ ہوا تھوڑی دور جاکر مجھسے کہا کہ کچھ لیگا مین نے کہا کہ جو کچھ آپ کو آتا ہے پہلے اُن ذکر اشغال کے نام لیجئے اگر ضرورت ہوگی تو لونگا - کہا دیکھے گا یا باتین کرے گا مین نے کہا اگر باتین کرنے کی آرزو کرون تو موسی علیہ السلام کی برابری مین بے ادبی ہوتی ہے اور اگر دیکھنے کی آرزو کرون تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہنا تو یہ چاہتا تھا کہ مجنون ہو جاؤن مگر ایک شخص نے مجھکو مخاطب کر لیا اور مین کہان جا رہا ہون پانی پت شریف کا ارادہ ہے - اگرچہ

	آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا		پرواز فطرت ما در دام بال مینزد	

خدا نے ظاہری حاضری کا محتاج نہین رکھا مگر پھر بھی جو فیوض و برکات صاحب خانہ کے اُس کے مسکن مین ہوتے ہین یا جو برکات غار حرا مین اب تک موجود ہین اُنکے حاصل کرنے کی نیت سے اگر وہان تک جانا ہو تو ضرور دوسری قسم کا فیض حاصل ہو سکتا ہے - انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا وَمَآ اُبَرِّئُ النَّفْسَ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ پر ہر لمحہ نظر ہے اور بس - میری پیاری بیٹی کی خدمت مین تسلیم و دعا معاف کیجئے آج کل مین آپ کو زیادہ تکلیف دے رہا ہون زیادہ سلام و شوق فقط

دعا جو کلیمی غفرلہٗ

مکتوب سی و پنجم

عزیز جانم غلام محمود خانصاحب سلمہٗ + السلام علیکم - پیر فقیر مرشد نماز روزہ حج زکوٰۃ پاس انفاس تجدد مراقبہ مکاشفہ سب اس آخری وقت کے درست ہونے کے واسطے ہوا کرتا ہے مین اُس نمک حرام نواز کا کونسے منہ سے شکریہ ادا کرون اور کہان سے ایسی زبان لاؤن جس نے آج تک گزرنے والے یاران طریقت مین سے کسی کا بھی آخر وقت بُرا نہین دیکھایا - مگر یہ ایک خاص بات ہے جس کو نصیب ہوے

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین	اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

میان کمان کا پیر کس مین قوت وہی ذات پاک ہے جو مرید کے عقیدہ کے موافق جلوہ افروز ہوجاتی ہے مجھکو تو ایسی فوتین سنکر رشک آتا ہے اپنے اعمال سے ڈر کر دل تو یہ چاہتا ہے کہ بر وقت موت کوئی زندہ آدمی میری بُری حالت دیکھنے کو موجود نہ ہو مگر باوجود رُوسیاہی کے اُس کی رحمت واسعہ سے قوی اُمید ہے کہ یہ بات جو آپ کی مرحومہ والدہ کو میسر آئی مجھکو بھی میسر ہو پھر عذاب قبر عذاب دوزخ سب ہیچ ہے - مین تو اس واقعہ کے سننے کا مشتاق تھا بھائی ایک دن یہ تو ضرور ہو کر رہے گا مگر کیا اچھا نصیب ہے اُن لوگون کا جو ادہر سے غافل ہوکر ہنستی کھیلتے چلے جائین یہ وہ باتین ہین جو سچے عقیدہ والون نے کتابون مین درج کی ہین آپ کی مرحومہ والدہ نے جو دیکھا وہ خاص میری دلی خواہش کی تصویر تھی میری طرف سے بہت بہت دعا اور سلام

(عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ)

مکتوب سی و ششم

گرامی عزیز جانم مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل - بھائی دنیا مین کوئی کام بند

نہین رہتا سب لوگون کے کام نکل جاتے ہین۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ زچہ خانہ اور شادی سب ہو جاتی ہے جون جون عمر بڑھتی جاتی ہے دنیا کے بکھیڑے بھی بڑھتے ہین۔ آج شادی کل پوتا ہے نواسہ ہے۔ چھٹی دو زچہ خانہ کرو۔ اس عمر مین کوشش کرنا چاہیے کہ دید بھی ہوتی رہے گھر مین ہو یا باہر۔ کیونکہ اگر دید نہ ہوئی تو من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا بلا ضمانت وارنٹ درپیش ہے پاخانہ مین جاؤ اجابت سے فارغ ہو۔ طہارت کرو باہر نکل آؤ۔ دیکھو وہان زیادہ بیٹھنا نہین۔ کہین لیٹ نہ جانا۔ تمام کپڑے نجس ہو جائینگے ہان کبھی قبض کی شکایت بھی ہوتی ہے دیر ہوتی ہے اور کبھی گئے اور آگئے مگر بشارت بھائی ایک نسخہ بڑا چلتا ہوا ہے اگر کوئی جائز نشہ مل جاوے چاہے کپڑے علیحدہ ہون یا قبض ہو کچھ خبر نہین رہتی کیا آپ نے چاند کو دیکھا ہے۔ نہ اُس کے کان ہے نہ آنکھ نہ ناک۔ پھر بھی اُس کو اسقدر خوبصورت سمجھا جاتا ہے کہ خوبصورت کو چاند سے تشبیہ دیتے ہین میرے نزدیک تو یہ تشبیہ غلط ہے۔ اُن کی آنکھون کو کوئی کہتا نہین دل ہمارا مفت مین بدنام ہے چاند کی روشنی کو ذرہ سا پردہ روک لیتا ہے اُن کی روشنی جسد خاکی کے پار ہو جاتی ہے آئیے آپ اور مین ایسی پاک صورت پر قربان ہو جائین دیکھنے والے کیا کہین گے۔

شعر

عاشق از مفتی نہ ترسد می بیار
بلکہ از یرغوئے سلطان نیز ہم

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہ

خاتمہ

مقدس بزرگون کے ملفوظات ومکتوبات اور حالات کومرتب اور مدون کرنے کا طریقہ سلف سے مروّج ہے۔ مورخون نے اس سے مردلی بندگان خدا کو ہدایت کا راستہ ملا اخلاق درست ہوئے اِسلامی معاشرت نے رونق پائی۔ البتہ عربی زبان مین فن تاریخ الرجال کا ذخیرہ مِلسکتا ہے مگر ساتھ سو ہجری کے بعد اس فن کی جانب مسلمانون کی توجہ کم ہوگئی۔ بنی عباس کی سلطنت کے ساتھ اس کا آفتاب عروج بھی ڈوب گیا فارسی مین اس فن کا ذخیرہ محدود اور وہ بھی اس زمانہ مین مفقود ہے مغربی اقوام نے مسلمانون سے زیادہ اِس فن کی جانب توجہ کی چنانچہ صدہا کتب اخلاق وتصوف کا انگریزی فرنچ اور جرمن زبانون مین ترجمہ ہوچکا اور اس ایشائی آفتاب کی روشنی سے یُورپ مستفید ہو رہا ہے تاسف کے ساتھ دیکھا جارہا ہے کہ دو سو سال سے اسطرف جتنے بزرگ ہندوستان مین گزرے ہین اُن کے مکمل حالات اور تالیف وتصنیف کا کوئی پتہ نہین چلتا البتہ چند حکایات وقصص اُن بزرگون کی زبان زد خاص وعام ہین جنکے راویون کا پتہ بمشکل مِلسکتا ہے اگر ان مقدس بزرگون کے حالات قلم بند کئے جاتے یا اُن کی تصانیف کا ذخیرہ جمع کیا جاتا تو آج اُن کی پسندیدہ رفتار اور عمدہ کارنامون کا ایک نمونہ عالم کی رہبری کے لئے موجود ہوتا۔

ہر دانشمند مورخ کا فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے برگزیدہ حضرات کی تحریرات اور حالات کو جمع کرے کیونکہ آیندہ نسلون کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ ایک نہایت ہی کارگر اور قابل قدر ذریعہ ہے لہذا حضرت ذو العلم النافع والعمل الرافع ملاذ الجمہور معاذ الفصل حضرت خواجہ **سیّد قاسم علی شاہ صاحب کلیمی** دہلوی ادام اللہ برکاتہم کے مکتوبات وتحریرات کو بہ کوشش وسعی تمام جمع کرکے ان اوراق مین شایع کیا گیا کہ طالبان مسلک

صدق وصفا کے لیے ترغیب وتحریص ہدایت اور رہبری کا باعث ہو۔
واضح ہو کہ یہ کوئی انشار کی کتاب نہین ہے بلکہ ایک مجموعۂ کارنامہائے راہ طریقت ہے۔
حضرت پیر ومرشد کے مکتوبات بے حد وحساب ہین جو اخلاق وتصوف وموعظت پر محتوی
ہین۔ بنظر اختصار ورفع طوالت چند ہی مکتوبات منتخبہ سے اِن اوراق کو زینت دی گئی
جس کسی نے آپ کی صحبت پائی ہے وہ ضرور اِس امر کی گواہی دے گا کہ اس اشاعت سے
یہ مقصود نہین ہے کہ حضرت ممدوح کے مقامات عالیہ یا کرامات خارقہ کا اظہار کیا جائے
اگر یہی مقصود جامع اوراق کا ہوتا تو ایک علحدہ کتاب دوسرے قرینہ سے مرتب کیجاتی
بلکہ صرف اسیقدر مقصود ہے کہ اس زمانہ کساد بازار علمی مین حضرات صوفیہ صافیہ کی سچی
روش بے لوث طرز معاشرت عمدہ اخلاق وعادات اُن کی نیک تعلیم وتربیت اور مفید ہدایت
سے لوگ واقف ہوجائین اور فائدہ حاصل کرین اور خوش عقیدگی کو محض جبہ ودستار
وطیلسان ہی پر منحصر نہ رکھین چنانچہ اس مختصر مجموعہ مین ہر قسم کی تحریرات موجود ہین جو طالب راہ
یقین کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتی ہین۔ کہین تعلیم و تربیت وپرورش نسبت کے ابواب
مفتوح ہین کہین شمع ہدایت وتنبیہ کی تنویر بکھری ہوئی ہے کہین مشرب توحید وعرفان چھلک
رہا ہے کہین سرچشمۂ عشق ومحبت ابل رہا ہے کہین بحر تنزیہ موج زن ہے کہین گل تشبیہ
کا لہلہاتا چمن ہے کہین پیمانہ جذب وشوق ہے کہین پینران مواجید وذوق ہے۔
غرض اس راستہ کی بھول بھلیان پر ایک معقول تبصرہ ہے۔ نافہمون کی تفہیم اور ناواقفون
کی تعلیم وتربیت کا ذخیرہ ہے ایک سفرۂ عام طریقت بچھا ہوا ہے جس سے ہر شخص اپنے حوصلہ
ولیاقت ومشرب کے مطابق غذائے قلبی وروحی حاصل کرسکتا ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

در کفی جام شراب ودر کفی سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن

تمت بالخیر